Vol III
No 20

Friday
8th January, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	Pages
Business of the House	2007—2010
The Hyderabad Granting of Pattedari Rights of Unoccupied Government Lands Bill 1953 (Leave to introduce not granted)	2010—2016
Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1953 (Bill not taken up)	2016—2018
Resolution re forcible dispossession of lands from bona fide Muslims after Police Action (Voted down)	2018—2020
Statement by Dr Chenna Reddy re food situation in Hyderabad State	2020—2067

NOTE —1 In this Part a star [*] at the beginning of a speech denotes confirmation not received

2 The page Nos of this book should have started with page 1107 to keep continuity with the previous number, but have erroneously started with 2007 hence pages 1107 to 2006 may be treated as blank

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

FRIDAY THE 8TH JANUARY 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Business of the House

Mr Speaker Shri K Anantha Reddy has given notice of a *short notice question* *He is not present in the House* Let us proceed to other business

شری سید حسن (حیدرآباد سٹی) اسمبلی رولس کے سکشن (۸۳) کے تحت اگر کوئی
سوال وسمم ہونے کی وجہ سے ان اسٹارڈ (unstarred) ہوجانے والوں کا جواب ٹیبل (Table)
پر رکھا جانا چاہیے اگر وہ جواب ٹیبل پر نہ رکھا گیا ہو اور سیشن ختم ہوجائے تو کیا
اوسی نوعیت کا سوال علحدہ طور پر کیا جاسکتا ہے یا نہیں

مسٹر اسپیکر سوال یہ ہے کہ

If it is not placed the very day

شری سید حسن جواب جو اوسی دن ٹیبل پر رکھا گیا نہ اسمبلی ختم ہونے تک
جواب آیا اسسٹنٹ سکریٹری صاحب نے کہا کہ کئی سوالات کے جوابات نہیں آئے ہیں
شاید اسمبلی ختم ہونے کے بعد جوابات آئیں تو ایسے سوالات کے متعلق کیا عمل ہوگا
کیونکہ رولس میں (shall lay forthwith) لکھا گیا ہے

Mr Speaker It will be treated as an unstarred question and rules governing unstarred questions shall applicable to it

شری سید حسن اسکے باوجود میں نہیں
(shall lay forthwith) کے الفاظ ہیں

مسٹر اسپیکر وہ تو ایک ضابطہ کی چیز ہے لیکن اگر کوئی پرٹیکولر
(Particular) چیز ہے تو اسکو سری کرنا ہوگا

Whether it was placed on the table of the House that very day or not whether it was placed at all—I have to

look into At any rate it would be considered as an unstarred question and therefore those rules which relate to unstarred questions apply to this case also

میری سپلیمنٹری میں اور ایک مسئلہ پر توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ ہر ڈسمبر
کی پروسیڈنگس (proceedings) میں جب سپیکر صاحب نے حکم دیا ہوں
کے جو الفاظ کہے تھے

Mr Speaker —I cannot allow time for matters like this The hon Member can very well come and see me in my chambers I shall ascertain and look into these matters

श्री व्ही डी देशपांडे (शिप्पागुडा) —म स्पीकर साहब की तवज्जु अक बात की तरफ दिलाना चाहता हू। मैं न पिछली बार भी अिस बात का अिसरार किया था और हर सेशन म करता हू कि हमें असेबली के प्रोसीडिंग्ज जल्दी नही मिलते ह। अबतक हम गये सेशन के प्रोसिडिंग्ज की कापिया भी नही मिली ह मन पिछली मतबा सुझाया था कि लेजिस्लेटिव्ह असेबली के लिये प्रिटिंग का अितजाम अलग होना चाहिये। मन सेक्रेटरी साहब से भी अिस बारे म बातचीत की। अुन्होन कहा कि हमारे यहा से तमाम मटेरियल बराबर जल्दी जा रहा ह लेकिन अुनकी तरफ से ही जल्दी छपकर नही आता ह। अुन्होन यही सजस्ट किया कि अिसके लिये कुछ अितजाम होना चाहिये अिस सेशन के रिपोर्ट भी बजट सेशन म नही मिलगे अिसके बारे म सोचा जाना चाहिये।

Mr Speaker The Minister in charge will also enquire into it

श्री वि के कोरटकर —मुझको तो यह बात अभी मालूम हुअी ह। मैं अिसके बारे म तहकिकात करूगा और कोशिश करूगा कि बजट सेशन तक आपको अिस सेशन के और पिछले सेशन के रिपोर्ट मिल जाय अलबत्ता असेबली का जो काम ह उसे तो प्रायारिटी (Priority)दी जाती ह जितनी कोशिश जल्दी काम करन के लिये हो सकती ह अुतनी तो हम जरूर करेग।

श्री व्ही डी देशपांडे —यहा पर बहुत बार असा ही कहा जाता ह कि हम कोशिश कर रहे ह लेकिन प्रोसिडिंग्ज जल्दी छपवान का अितजाम नही किया जा रहा ह हमन उनके सामने अक स्कीम रखी लेकिन अुसपर कोई गौर नही किया जा रहा ह। मन पिछले सेशन म अक प्रपोजल (Proposal) रखा था लेकिन अुसपर कोई गौर नही किया गया। लेजिस्लेटिव्ह असेबली के लिये यदि अलग प्रेस रखा जाय तो प्रोसिडिंग के छपवान म देर न होगी देर न होन के लिये क्या करना चाहिये अिसके बारे म गव्हनमट को सोचना चाहिये।

مسٹر اسپیکر میں نے بھی یہ محسوس کیا تھا کہ علحدہ پریس

श्री वि के कोरटकर —अिसके बारे म भी सोचा गया था कि अलग प्रेस निकाला जा सकता ह या नही। तो असा मालूम हुआ कि असेबली के लिये प्रेस रखने से अखराजात कुछ कम नही होग और दूसरी बात यह है कि लेजिस्लेटिव्ह असेबली साल म सिर्फ तीन चार महीने के लिये काम करती ह अिसलिये प्रेस को पूरा काम नही मिलेगा। पूरा काम न रहन पर यदि वहा के वर्कर्स को निकाला जाय तो आप ही लोग हमारे पास आयग कि यह तो मजदूरों पर अन्याय हो रहा ह।

مسٹر اسپیکر میں نے یہ سجھاؤ بھی دیا تھا کہ آپکے جو قواعد مرتب ہیں شائع ہوئے ہیں وہ ہم طبع کرا دیں گے نوٹیفکیشنز (Notifications) قواعد یا قانون شائع کرنے کا کام لیجسلیٹو اسمبلی کے پریس کے ذریعہ ہوسکتا ہے

श्री वि के कोरटकर —गवर्नमेंट अिस प्रपोजल पर सोच रही है। लेकिन मेरा खियाल है कि दूसरे किसी भी स्टेट की असेंबली के लिये अलग प्रेस नही है और असे कोई खास प्रपोजल भी अनके सामने नही है कि असेंबली के लिये अलग प्रेस हो।

Mr Speaker I believe the Chief Minister will say something about this A proposal was made to him and I was informed that it is not possible to comply with the proposal

श्री व्ही डी देशपांडे मेरा ख्याल है कि दिल्ली की पार्लमेंट मे अिस तरह से अलग प्रेस है।

مسٹر اسپیکر پارلیمنٹ میں ہی پریس ہے میں نے پاٹسکر صاحب سے پوچھا تھا انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ پریس میں پارلیمنٹ کے کام کو ترجیحی (Priority) دی گئی ہے تاکہ وہ جلد تمام دیا جاسکے پارلیمنٹ کیلئے کوئی علحدہ پریس نہیں ہے شاید چیف منسٹر صاحب بارے میں ان حالات کا اظہار فرمائینگے

چیف منسٹر (شری بی رام کشن راؤ) میں صاحب ہی میں سمجھ رہا تھا کہ اس بارے میں کچھ عرض نہ کروں لیکن مجھے کہنا ہی پڑا بات یہ ہے کہ اس بارے میں غور ہوا تھا لیکن بعض ناگزیر دشواریوں کی وجہ سے ہم اسے قبول نہ کرسکے دوسری چیز جیسا کہ شری ونائک راؤ نے کہا یہ ہے کہ ہمارے پاس لیجسلیٹو اسمبلی کا اتنا کام نہیں ہے کہ اسکے لیے ایک علحدہ پریس رکھا جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ اسٹاف کو درمیان میں معطل رکھنا پڑیگا اسلیے کسی علحدہ پریس کی ضرورت محسوس نہیں کیجارہی ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ پریس میں کچھ مشنری کا اضافہ کرکے اسے اس قابل بنایا جائے کہ جو کام دیئے جارہے ہیں وہ کسی قدر جلد انجام پاسکے اسکی کوشش کیجائیگی اور آئندہ بجٹ کے وقت اس پر غور کرینگے

مسٹر اسپیکر میں نے یہ بھی سجھاؤ پیش کیا تھا کہ سوالات جلد طبع کرکے دیے جائیں

شری بی رام کشن راؤ اسمبلی کے کام کو پرائیرٹی (Priority) دی گئی ہے گزشتہ مرتبہ بلس (Bills) ۲۴ گھنٹوں کے اندر چھپے ہیں

مسٹر اسپیکر بلس (Bills) کو ترجیحی دینا الگ چیز ہے اور ہمارے پاس کا کام جلد چھپنا الگ چیز ہے

شری بی رام کشن راؤ میں نے گورنمنٹ پریس کو ایسے احکام دیے ہیں کہ اسمبلی کے کام کو ٹاپ پرائیرٹی (Top priority) دیجائے

श्री एही डी वैशपाड – अिस तरह के वायदे तो हमारे सामन कई बार किय गय ह। अिस वक्त मुझ गोविंदी नगारेडकी जो बोलते ह अुसकी याद आती ह कि गव्हनमट सिफ वायदे ही करती रहती ह। अभी तक तो हम पिछले सेशन के भी रिपोट नही मिले ह। और अब तो बजट भी प्रिंटिग के लिय जा रहा ह अुसीम पूरा वक्त चला जायगा। बजट सेशन तक तो पहल सेशन के भी रिपोट नही मिलगे और अिस सेशन के भी नही मिलग। सिफ वायदे काफी नही बल्कि मशिनरी बढान का भी अिंतजाम करना चाहिय।

شری جی رام کشن راؤ مجھے خود اسکا احساس ہے بات رائبرری محض کاغذ پر دینے کا سوال نہیں ہے ایکی عملا کوشش کی جارہی ہے لیکن میں یہ وعدہ نہیں کرسکتا کہ اس سیشن کی پرو ڈنگس آنریبل ممبرس کو نکسٹ سیشن (Next session) میں ملسکیگی ہم نے سیسی بل رکلار بای کلار ڈسکس کیا ہے لمبی لمبی تقریریں ہوئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بحث کے کام کے پریسر (Pressure) کی وجہ سے مارچ تک اسکو پورا نہیں کیا جاسکیگا بہر حال کسی طرح ٹمپوریری ہینڈس (Temporary/hands) لیکر جس حد تک ممکن ہو اسکے جلد رکھ سکیں کوشش کیجائیگی

The Hyderabad Granting of Pattedari rights of Unoccupied Government Lands Bill 1953

Mr Speaker Shri K Venkatrama Rao will now move the motion for leave of the House to introduce The Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Lands Bill 1958

Shri K Venkatrama Rao I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Lands Bill 1958

Mr Speaker Motion moved

شری سیش راؤ واگھمارے (بالکہ) ۔ ریزولیوشن پر میری تقریر جاری تھی

مسٹر اسپیکر نک نان آفیشل بل (Non official Bill) ہے پہلے اسکو ختم ہوجانے دیجیے سری کے وی رام راؤ اپنے بل سے متعلق تقریر کریں

سری کے وینکٹ رام راؤ (جنا گونڈور) مسٹر اسپیکر سر ۔ میں حضور والا کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس بل میں کیا پراویژنس (Provisions) رکھے ہیں آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ ہمارے اسٹیٹ میں ٹرمپوک خارج کھاتہ کاشتکاران اراضیات ہیں جنکی نسبت حکومت کی جانب سے بعض گشتیات اور مراسلے جاری کیے گیے ہیں اور ایک حد تک یہ مان لیا گیا ہے کہ جا ہے وہ ٹرمپوک ہو یا خارج کھاتہ یا غیرمزروعہ اندرون ہو یا بیرون ان پر قبضے کا داخلہ سنہ ۱۳۵۹ ف سے قبل کے .... کے کاشتکاران ہونگے

ایسی صورت میں ان قبضوں کو بے دخل نہ کیا جائے اور ان ہی لوگوں کے نام یہ اراضیات پٹہ کردی جائیں اسکے باوجود ہمارا یہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ ایسے اراضیات پر مالگزاری داخل کرنے کے باوجود سوائے جمعبندی اور تاوان کے نام سے قابضین سے وصولیات کیے جاتے ہیں مالگزاری کا نام تک نہیں دس گنا تاوان عاید کیا جاتا ہے اسکی معافی کیلئے ان لوگوں کو مرافعے کرنے پڑتے ہیں اور جب کبھی منسٹر وہاں سے ہیں تو انکے پاس معافی کیلئے درخواستیں پیش کرنی پڑتی ہیں تحصیل اور ڈویژن سے حکومت کے ان احکام کے باوجود جمعبندی میں اسکا عمل نہیں کیا جاتا اور اسطرح سوائے جمعبندی و تاوان کے نام سے کافی رقم وصول کیجاتی ہے میں نے صرف مدت کی حد تک توسیع کرنے کیلئے اس بل میں رکھا ہے حکومت نے یہ مان لیا ہے کہ سنہ ۱۹۴۹ ع کے قبضے برقرار رکھے جائیں ایک زمانہ تھا جبکہ اس وقت کے حکومت کے خلاف ایک جد و جہد جاری تھی اس وجہ سے ایسی جد جہد ہوئی ہیں اور انہیں لیگلائز (Legalise) کردیا گیا ہے ایسے بہت سے لوگ ہیں جو سنہ ۱۹۴۹ ع کے بعد بھی قابض ہوئے ہیں اور ایسے بھی لوگ ہیں جنکا قبضہ زمانے سے چلا آرہا ہے لیکن انکے نام پٹہ نہیں ہوا ہے اسکے علاوہ ایک اور چیز ہے جن لوگوں کے قبضے میں ایسی اراضیات ہیں وہ کوئی بڑے بڑے پٹہ دار نہیں ہیں نہ لینڈ ہنگر (Land Hunger) سے متاثر ہوئے کاشتکار ہیں لمباڑے اور بعض مقامات پر جوگوار وغیرہ ایسی اراضیات پر قابض ہیں انہوں نے ان اراضیات پر اپنا سرمایہ بھی لگایا ہے لیکن ان پر محکمہ جنگلات یا تحصیل سے بے دخلی کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اسلئے میں نے اس قانون میں یہ رکھا ہے کہ جن لوگوں کے ایسے قبضے ہیں وہ علی حالہ برقرار رہیںگے اور ان لوگوں کے نام پٹہ کا عمل ہوگا اس مقصد سے یہ بل لایا گیا ہے اس بل میں (Unoccupied Government land) کی تعریف میں لے رکھی ہے

Kharaj Khata Paramboke Gairan Forest lands reserved or unreserved river bed lands

دریاؤں کے پاٹ میں جو اراضیات عارضی طور پر نکلتی ہیں انکو بھی میں نے شامل کیا ہے۔ اسکے بعد آکوپنٹ (Occupant) کی تعریف میں میں نے یہ رکھا ہے کہ وہی شخص جو اراضی پر مسلسل دو سال سے قبضہ رکھتا ہو باقی ڈفنیشنس (Definitions) وہی ہیں جو قانون مالگزاری میں ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ جنوری سنہ ۱۹۳۶ ع سے ۳ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کے دوران میں کوئی شخص کسی اراضی پر مسلسل دو سال کاشت کیا ہو تو باوجود اسکے کہ کوئی اور قانون یا کسی مانع ہو وہ شخص اس اراضی کا پٹہ دلوانے کا مستحق ہے میں نے جانا ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کی تاریخ اسلئے رکھی ہے کہ اسی تاریخ کو لیجسلیٹو اسمبلی وجود میں آئی اور یہ پورے حیدرآباد کیلئے ایک اہم تاریخی واقعہ ہے۔ اس سے لوگوں میں یہ تصور پیدا ہوگا کہ

پبلک گورنمنٹ آنے یا لیجسلیچر آنے کے بعد ہمیں یہ رعایت کرنی پڑی۔ اسطرح میں نے ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کی رعیتی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ تاریخ رکھی ہے

میں نے بل میں ایک پراویزو (Proviso) بھی ایڈ (add) کیا ہے کہ ۲ ایکڑ خشکی یا ۲ ایکڑ تری سے زائد قبضہ کی صورت میں پٹہ کا عمل ہوگا نہ لمٹ (Limit) سیلنگ ہولڈنگ کی حد تک آتی ہے ور ایسے ہی لوگ جو اپنی زمین اپنے قبضہ میں رکھے ہیں ان کے نام پر پٹہ کیے جاسکیں۔ اسطرح تھوڑی زمین والوں کیلئے اس رعایت کی گنجائش میں نے یہاں رکھی ہے

باقی سیکشنس پروسیجرل (Procedural) ہیں۔ ایک رجسٹر مرتب کیا جائیگا اور اس سلسلے میں تشہیر کیجائیگی اور اسے قابضین کا رجسٹر ثبت کیا جائیگا۔ اگر کوئی عذرداری ہو تو ایک مہینہ کی مدت میں رجوع ہونا رہیگا۔ کسی کو عذر ہونے کی صورت میں میں نے ایک دفعہ رکھنے کیلئے رکھا ہے۔ عموماً تحصیلات میں کاہلی اور سستی کی وجہ سے کارروائیاں پڑی رہتی ہیں۔ اس سے بچانے کیلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ لازمی طور ۵۳ ع کی جمع بندی تک جملہ عملیات اس سے متعلق ہوجانے چاہئیں۔ البتہ عذرات کی صورت میں مالگزاری کی کارروائیوں کے پروسیجر کے لحاظ سے مرافعہ جات وغیرہ کی کارروائیاں ہونگی۔ میں نے یہ بھی رکھا ہے کہ دوران سماعت میں ان قبضوں کو ہٹایا نہ جائیگا۔ آخری دفعہ میں نے یہ رکھا ہے کہ اس قانون کے عمل کے سلسلے میں زبانی یا دستاویزی شہادت پیش کی جاسکتی ہے

یہ اس بل کے مختصر روپ ہیں جنکو میں نے ہاؤس کے سامنے رکھا ہے۔ جو زمینات فارغ القبضہ ہیں، جنکی تقسیم کے متعلق حکومت کے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے اور عموماً جب کبھی منسٹر دورے پر جاتے ہیں یا مال کے عہدہ دار دورے پر جاتے ہیں تو میں مانتا ہوں ان اراضیات کے پٹے بھی دیے جاتے ہیں اور اسمیں ایک طرح کا تاراج ہے۔ تمام آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ صوبہ آندھرا کے ریوینیو منسٹر نے کہا ہے کہ لاکھوں ایکڑ فارغ القبضہ زمین دیجاسکتی ہے۔ لیکن وہاں دو ایک پالیسی بنانا چاہتے ہیں تاکہ اس پالیسی کے لحاظ سے کس طرح اور کسی زمین کس کو دیجائیگی

Mr Speaker The hon Member has to make a brief statement He should not make any lengthy speech

شری کے وینکٹ رام راؤ: بہرحال اس بارے میں حکومت کے پاس پالیسی نہیں ہے۔ میں نے اس پالیسی کو رفلی (Roughly) حکومت کے سامنے رکھا ہے اور یہ حکومت کی کسانوں کے موجب بھی ہے۔ صرف تاریخ آگے بڑھائی گئی ہے۔ کوئی نیا پروسیجر نہیں ہے۔ میں ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ میرے اس بل کو انٹروڈیوس کرنے کی اجازت دیجیے۔

شری بی رام کشن راؤ - سر میں اس بل کی مخالفت کرنے پر مجبور ہوں آنریبل ممبر جنہوں نے اس بل کو پیش کیا ہے فرمایا کہ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری زمینات پر ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے اس میں شک نہیں کہ انہوں نے سب ناجائز قبضوں کو جائز قرار دینے کی تحریک نہیں کی بلکہ ایک براویرو کے ذریعہ اس کی کوشش کی ہے کہ ناجائز قبضوں کے جو کو ۲ ایکر تری یا ۲ ایکر خشکی کی حد تک محدود رکھا جائے اگر کسی نے ۲ ایکر تری اور ۲ ایکر خشکی کی حد تک ناجائز قبضہ کرلیا ہو تو اس کے لیے معاف ہے لیکن دوسرے لوگوں کے لیے وہ جائز ہوگا اسطرح کی شرط کے ساتھ انہوں نے تحریک رکھی ہے میں نے کچھ سسٹم کی عکس بند زمین کو دیکھا ہے ایک طرف تو ہر ایک یہ کہتے ہیں کہ اس بل کو پیش کرنے سے سرکولرس (Circulars) اور احکام اور پالیسی کے خلاف ہے اگر یہ بات ہے تو ایسی صورت میں اس بل کا پیش کرنا ضروری ہے کیونکہ گورنمنٹ نے ایک جو احکام دیے ہیں جو پالیسی بنائی ہے اس کے لحاظ سے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس کے لیے قانون کی بھی ضرورت نہیں لیکن اگر اس سے مختلف ہے تو در اصل یہ ایک پالیسی کا سوال ہے کہ کہاں کیا کرنا چاہیے حکومت نے اس سلسلے میں خاص طور سے مسلسل لاوٹی رولس کے علاوہ بہت سے سرکولرس ریوینیو ڈپارٹمنٹ نے جاری کیے ہیں سمجھ ۴۸ اور ۱۹۴۹ ع کا ایک زمانہ ضرور تھا جبکہ پولس ایکشن کے بعد ملٹری گورنمنٹ کا رجیم (Regime) شروع ہوا تو ابتدا میں لوگوں نے انتھوزیازم (Enthusiasm) میں جوش جو پیدا ہوا تھا اس میں آنریبل ممبر نے جو اس بل کے محرک ہیں اجازت لیکر گورنمنٹ کی زمینات پر قبضہ کرلیا اسطرف کے (راست ساتھ کے) آنریبل ممبرس نے بھی جوش میں اجازت دیے تھے مجھے معلوم ہے کہ ملگنڈہ میں جو کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے ان سے پوچھنے پر انہوں نے بھی کہا کہ چلو کچھ اسی کاشت کرلو دیکھا جائیگا مطالبہ پر عمل ضرور ہو لیکن اسکو روکنے کی ضرورت نہیں ایسا کوئی اصول قرار نہیں دیا جا سکتا کہ محض اس وجہ سے کہ لوگوں کے پاس زمینات نہیں ہیں لینڈلس پیپل (Land less people) کو رسوک گا ر ان کا خارج رکھا نہ قسم کی گورنمنٹ کی زمینات پر قبضہ کرلینے کی اجازت دیجائے یا ایسے جو قبضے ہیں انکو ویلیڈیٹ (Validate) کیا جائے اس قسم کے قبضوں کو جائز قرار دیا جائے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈسٹرکشن کا کیا حشر ہوگا آنریبل ممبر ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کی ایک آربیٹری (Arbitrary) تاریخ دیتے ہیں ۱۹۴۶ ع میں کیا تاریخ تھی کیا حالات تھے کیا ۲ لوح سنہ ۱۹۵۲ ع کو پولس ایکشن کی ویسی ہی ان سرمی تا کوئی اور حرماں تھی میں نہیں سمجھ سکا ستمبر ۱۹۴۸ ع میں جو پولس ایکشن ہوا

श्री वही बी देशपांडे — अुस वक्त आपकी मुबारक हुकूमत नहीं थी ।

سری وی ڈی دیشپانڈے اس وقت آپ کی مبارک حکومت نہ تھی

شری بی۔ رام کشن راؤ: قابل سرکار کاد حکومت اس وقت بھی تھی قابل سرکار کاد حکومت صرف ۲ مارچ سنہ ۹۵۲ ع کو آئی۔ ایرنٹل ممبر کا یہ مطلب ہے۔ لیکن اس سے پہلے جہاں پر سول گورنمنٹ (Civil Government) تھی۔ جو گورنمنٹ تھی وہ اچھی گورنمنٹ تھی۔ ممکن ہے کہ بعض ایرنٹل ممبرس یہ بھی کہیں کہ آج سے پہلی گورنمنٹ اس زمانہ میں بھی اوس وقت بالکل سرٹینٹی (Certainty) تھی لا اینڈ آرڈر رائج جاری تھا۔ اسکے باوجود ناجائز قبضے ہوئے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی معقول ہے۔ اب رہا پالیسی کا سوال کہ لینڈلیس لوگوں کو زمین کس طرح سے دلائی جاسکتی ہے؟ اسکی حد تک کل ہی ہم نے جو قانون پاس کیا اس میں ایک ممبر لائی گئی ہے۔ اب رہا یہ کہ گورنمنٹ کی جو زمینات ہیں ۔ ۔ کا ان برموک خارج رکھا ہے۔ ۔ ۔ ترمیم سے رائلٹی بنجراتی کا رقبہ چھوڑنے سے متعلق تو اسکے لیے ہم نے اس ال لاٹ رولس کے ذریعہ ضروری احکام دیے ہیں اور انکی عمل ہو رہی ہے لیٹسٹ فگرس (Latest figures) کے لحاظ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک لاکھ ایکر کے قریب قریب (گذشتہ مرتبہ میں نے ۹ ہزار بیان کیا تھا) ۔ ۔ کے طور پر میں کہہ رہا ہوں ایک لاکھ ایکر زمینات ہریجن اور دوسرے لینڈلس پرسنس میں تقسیم ہوئی ہیں۔ اسکے لیے بھی ہم نے ترجیح (Priority) رکھی ہے۔ سرکیولر جاری کیا گیا ہے اور اسپر عمل ہو رہا ہے۔ اسکے بعد اگر اس پالیسی کو دہرانا ہے تو اس بل کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں تو یہ ہے کہ ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے۔ ایسا تو نہیں ہوسکتا۔ سرکیولر میں ہم نے یہ رکھا ہے کہ جن لوگوں کے پاس پہلے سے زمین ہے اور وہ زمینات پر قبضہ کرلیے ہیں (میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایسے ہی لوگوں نے ناجائز قبضے کیے ہیں جنکے اسکے پہلے سے زمین ہے) تو انکو یہ رکھا جائے۔ ناجائز قبضے زمین نہ رکھنے والے جن لوگوں نے کیے ہریجن ہوں یا کوئی اور ہوں ان لوگوں کے جو قبضے برابر بحال رکھے گئے ہیں۔ سرکولر کے ذریعہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ انکی جو کچھ بھی زمین ہے انکا اسائنمنٹ (Assignment) ہو۔ بلا کسی اپ سٹ پرائس (upset price) لیے کے انکا قبضہ جاری رکھا جائے۔ اور اگر کوئی نسل پٹواری ہے اسکے پاس پہلے کی زمین موجود ہوتے ہوئے لا اینڈ آرڈر میں کچھ گڑبڑ ہونے کی وجہ سے جھانہ مار کر قبضہ کرلیا ہے تو اسپر تاوان وصول کیا گیا ہے۔

لیکن اسکے ساتھ ایک دوسرا حکم ہمارے پاس یہ بھی موجود ہے کہ کوئی ہریجن یا بیاک ورڈ کلاس کا کوئی شخص یا ایسے لوگ جنکے پاس زمین نہیں ہے اور وہ چھوٹی چھوٹی زمینات پر قبضہ کرلیے ہوں تو انکا قبضہ رہنے دیا جائے اور ان سے کوئی پرائس (Price) بھی نہ لی جائے بشرطیکہ وہ ان زمینات پر کاشت کرتے رہے ہوں۔

دوسری مشکل ہم نے یہ بتلائی ہے کہ تھوڑی بہت زمین رکھنے والے ہیں اور انہوں نے تھوڑی بہت اور زمین پر قبضہ کرلیا ہے ناجائز طریقہ پر ہم کیوں نہ سمجھیں تو ایسی زمین کی مالگزاری کی سولہ گنا اپ سٹ پرائس دیکر قبضہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ زمین اس قسم کی ہو کہ متصلہ ہونے کی وجہ سے اسکی جائز قبضہ کی زمین کی فائدہ مند زراعت کے لیے اسکی ضرورت ہے

اس طریقہ پر ہم نے ویسے قواعد مقرر کیے ہیں اسلیے اس قانون کی ضرورت نہیں ہے میں اسکو مانتا نہیں کہ ۲ مارچ سنہ ۹۵۲ ع تک جن لوگوں نے ناجائز قبضے کرلیے ہیں انکے قبضوں کو جائز قرار دیا جائے

فارسٹ کی زمینات کے لیے ہم نے یہ رکھا ہے کہ اگر فارسٹ کی زمینات پر قبضہ کرلیے اور کاشت کررہے ہیں تو اسکو بھی بحال رکھا جائے سنہ ۹۴۹ ع کے بعد کوئی ایسی صورت نہ تھی درخواست دیتے تو اور اسکی اجازت ملتی اسلیے حکومت اس چیز کے لیے تیار نہیں ہے کہ ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے جو بل پیش کیا گیا ہے میں اسکو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں اگر محکمہ ریونیو ڈپارٹمنٹ کے احکام کا منشا درست مقصد حاصل نہیں ہو رہا ہے لیکن پھر بھی جہاں کہیں ہمکو یہ اطلاع ملی کہ زمین نہ رکھنے والی رعایا کو حقوق نہیں مل رہے ہیں اور انکے قبضوں کو رگولرائز (Regularise) کیا جاسکتا ہے لیکن انکو رگولرائز نہ کرتے ہوئے ولیج آفیسر نے تاوان وغیرہ قائم کیا ہے تو حکومت نے اسکی اصلاح کردی بجز اسکے کہ کوئی قانونی پیچیدگی ہو تحصیلدار کو ایسی تمام صورتوں میں قبضہ کرنے کے لیے حکم دیا گیا ہے اس وجہ سے میں اس قسم کے قانون کی ضرورت نہیں پاتا اسلیے میں امید کرتا ہوں کہ اس بل کو واپس لیا جائیگا اگر ضرورت ہو تو اسکو حسب حال کرنے کے لیے حکومت خود لینڈ ریونیو کوڈ (Land Revenue Code) میں ترمیم کرنے کی اجازت دیگی اس وجہ سے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس بل کو واپس لیا جائے ۔

شری کے وینکٹ رام راؤ میرا بل مدت کو ذرا بڑھانے کے لیے ہے البتہ یہ کہنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کو ہی یہ حکومت وجود میں آئی ۲ مارچ جو کہا گیا ہے اگر تھوڑی دیر کے لیے ہی مسٹر لیڈر آف دی ہاؤس یہ مان لیں کہ انکی حکومت وجود میں آنے کے بعد ہی یہ کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے سنہ ۱۹۴۹ ع کے بعد بھی ایسے بہت سے چھوٹے چھوٹے کاشتکار اور غریب موجود ہیں جن پر برابر زیادتی کی جا رہی ہے اور ان پر قانون جنگلات کے تحت اور دیگر طریقوں سے مقدمات چلائے جا رہے ہیں سزائیں ہورہی ہیں یہ صرف نہ بلکہ اسکے ساتھ ساتھ جان تک بھی معاملہ پہنچ گیا ہے کہ مداخلت بیجا کے مقدمات ان پر کیے جارہے ہیں جن پر لوگوں نے ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے ۔

اسکا عرصہ اسطرف اور اوس طرف کے آٹھ دس ممبرس کو ہوچکا ہے میں یہ نہیں کہتا ور نہ
یہ مسودے بل کا منشا ہے کہ متعلقہ اراضیات مقبضے کئے جائیں جن اراضیات
پر ایک عرصے سے ان کو تسلیم کرلیا جائے اس سے بڑھکر کوئی حق نہیں ہے سنہ ۱۹۴۹ ع
سے عمل نہیں ہو رہا الواقعی قابض ہیں اور سرکاری رقم ادا کرتے رہے ہیں لیکن موضع
کے پٹیل پٹواریوں نے کسی قسم کے رسائد دئے ہیں اور نہ انکا عمل کہاں میں
کتا ہے اراضی کرنے کے سلسلہ میں متعلق شق میں اندراج ہو و اس میں کسی طرح
بھی عمل نہیں ہوسکتا اگر رسائد ہیں بھی تو رسائد مالگزاری کو حکومت ماننے
کے لئے تیار نہیں ہے اس قسم کے کامپلیکیٹیڈ پرابلمس (Complicated problems)
آرہے ہیں اور پیدا ہورہے ہیں ان تمام چیزوں کو حکومت کی درستی
(गृहित) میں لانا میرا مقصد تھا جب حکومت کا یہ منشا ہے
کہ اب جو موجودہ لوگ قابض ہیں ان سے چھینا مقصد ہے تو میں اس میں کوئی
معنے نہیں پاتا جس شخص کے پاس زمین ہے اس سے چھین کر کوئی اور شخص کو
دینگے تو اس میں کوئی مطلب نہیں ہے کیا آپ اس اصول سے متفق ہیں کہ گئے کو
مار کر چیل دی جائے لینڈ ریونیو کی ہاور سے میں اپیل کرتا ہوں کہ موجودہ قابضین
کے جو حقوق ہیں انکا تبادلہ کرکے بعد میں ان کے چھیننے کی کوئی ضرورت نہیں

میں مکرر غور کے لیے اپیل کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

Mr Speaker The question is

Leave be granted to introduce the Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Lands Bill, 1958

The motion was negatived

Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1953

Mr Speaker I would like to inform the House that L A Bill No XXXI of 1953 the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1953 which was introduced on 10th December 1953 has not yet been taken up It is a very short Bill containing two clauses only which are

1 (1) This Act may be called the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1953

(2) It shall come into force at once

2 Section 10 of the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) Act 1950 shall be omitted

This item is of course not included in to day s Agenda but since it is a very small Bill if the House has no objection it can be taken up It would not take much time

شری بی رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر اگر اجازت ہو تو میں ایک منٹ میں اس بل کا مقصد عرض کروں تاکہ ہاؤز اوسے سمجھ سکے اس میں کوئی خاص بات نہیں اگر مجھے اسکی اطلاع ہوتی تو میں کل ہی اوسے پیش کرنے کی کوشش کرتا پہلے اسکو پیش کیا گیا ہے اس بل کی فرسٹ ریڈنگ ہوچکی ہے

کسی عہدہ دار کی بدعنوانیوں کے خلاف تحقیقات کرنے کے لئے جو ٹرائبونل ہے وہ اس سے متعلق رگولیشن میں ترمیم بل پیش کیا گیا ہے اس میں ایک سکشن کی تھوڑی سی ترمیم چاہی جارہی ہے ۔ بات یہ ہے کہ ٹریبونل تحقیقات کرکے اپنی رپورٹ مارکمنڈیشن (Recommendation) گورنمنٹ کے پاس بھیجدیتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو گورنمنٹ کو خود قطعی تجویز کرنی پڑتی ہے یہ مناسب سمجھا گیا اور دوسری جگہوں پر بھی یہ طریقہ ہے کہ قبل اسکے کہ گورنمنٹ کی جانب سے کسی عہدہ دار کے متعلق کوئی قطعی تجویز ہو پبلک سروس کمیشن کو فائل دیکھکر اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے اس ترمیم کا یہی مقصد ہے چونکہ پبلک سروس کمیشن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ بہت بڑی انڈپنڈنٹ باڈی (Independent Body) ہے اور پبلک حقوق کی حفاظت کرتی ہے لہذا اس قسم کی غلطیوں کے لیے سزا دینے کے بارے میں بھی پبلک سروس کمیشن کو رائے دینے کا موقع ملنا چاہیے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ پی ۔ ایس ۔ سی کی رائے لے کے بعد قطعی تجویز ہو صرف اس حد تک یہ چھوٹی سی ترمیم ہے ۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہاؤز اسکو پیش کرنے کی اجازت دیدے اور منظور کرلے تو آسانی ہو جائیگی ورنہ ڈیڑھ دو مہینے تک انتظار کرنا پڑیگا

श्री वही डी० देशपांडे—आम तौर पर अिजाजत देने के लिय कोई एतराज नहीं होना चाहिय था। लेकिन जब यह बिल हाअुस के सामने आया तो हमने अुस पर सोचा। हम अुसमें कुछ तरमीम करने की जरूरत मालूम होती है और अुसमें रिट्रोस्पेक्टिव्ह अिफक्ट (Retrospective effect) भी रखने की जरूरत है। हम सोच रहे थे कि अिसलिये हम अिस पर अमेंडमेंट देंग। लेकिन अिसकी नोटीस आज ही मिली अिसलिय तरमीम भी नहीं दे सकते। जिस वक्त ये रूल्स अमल में आय अुस वक्त से अिसका अमल होना चाहिय। और जो केसेस पेंडिंग (Pending) में पडी है वे भी पब्लिक सर्विस कमीशन की तरफ जानी चाहिय। लेकिन नोटीस आज ही मिलने के कारण अमेन्डमेंट देने के लिय वक्त नहीं है। अिसलिय मैं कहूंगा कि आयंदा सेशन में अिसको रखा जाय ताकि अुस वक्त हम तरमीमात भी ला सकेंगे और अपने खियालात भी जाहिर कर सकेंगे। अिस लिये आयंदा सेशन में अिसको लाना मैं मुनासिब समझता हूं।

Mr Speaker We shall take it up at 5 30 or 6 in the evening, if it would be possible

Shri V D Deshpande I do not think it would be possible

Mr Speaker In that case, we shall takeup the resolution

Resolution re forcible dispossession of lands from Bonafied Muslims after Police action

श्री व्ही डी देशपांडे —कब्ल जिसके कि ऑनरेबल मेंबरान जिसपर अपनी तकरीर शुरू करे मैं यह अर्ज करना चाहता हूं कि हर सेशन में हमें तजरबा होता आ रहा है कि अकाध रेजोल्यूशन से ज्यादा रेजोल्यूशन्स हाअुस में डिसकस (Discuss) नही होते । और अव्वाम के प्राब्लेम्स (Problems) क्या है जिस पर विचार नही होता । हम चाहते हैं कि ज्यादा से ज्यादा नॉन आफिशयल रेजोल्यूशन्स हाअुस में डिसकस हो सके ताकि जनता की राय क्या है यह ट्रेजरी बेंचेस (Treasury Benches) को मालूम हो सके । जिस लिये मैं अर्ज करना चाहता हूं कि आम तौर पर यह डायरेक्शन हो कि दो या तीन घंटे तक ही हर नॉन आफिशियल रेजोल्यूशन पर बहस हो । आज तक जो कुछ हुआ अुसके बारे में मै कुछ नही कहना चाहता लेकिन जिसके बाद हम जिसी तरह से चले । अभी जिस रेजोल्यूशन पर बहस चल रही है अुसके अूपर भी अेक दिन तक बहस हो चुकी है और जिसके बाद जो रेजोल्यूशन है वह फूड प्राजिस (Food prices) पर है और वह ज्यादा अहम है जिसलिये आज साढेचार के बाद अुस पर बहस करने का अगर हाअुस को मौका मिल जाय तो मुनासिब होगा । जिस लिये मैं यह प्रपोज (Propose) करता हूं कि जिस पर का डिसकशन (discussion) क्लोज (Close) कर दिया जाय । ट्रेजरी बेंचेस से कोई बोलना चाहे तो बोल सकते हैं । बाद में मूव्हर आफ दि रेजोल्यूशन जवाब दें और अुसके बाद हम दूसरा रेजोल्यूशन ले सकते है ।

Mr Speaker If the hon Member moves a closure motion, it is for the members to decide

شری وی بی رام کشن راؤ - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس کا مطلب یہ نہیں کہ کلوژر موشن موو کیا جائے - بلکہ وہ یہ سجسٹ (Suggest) کر رہے ہیں کہ اس ریزولیوشن پر ڈسکشن کم کیا جائے تاکہ دوسرے ریزولیوشنس بھی لے لیے جائیں -

مسٹر اسپیکر - لیکن یہ چیز تو آنریبل ممبرس کے اختیار میں ہے -

شری وی بی رام کشن راؤ - اسلئے وہی سجسٹ کر رہے ہیں -

श्री व्ही डी देशपांडे —साढे चार बजे तक अगर हम जिसको खतम कर सके तो बाद के वक्त में हम दूसरा रेजोल्यूशन ले सकेंगे ।

شری بی - رام کسن راؤ - میرا خیال یہ ہے کہ آنریبل ممبر جو تقریر کر رہے ہیں وہ ختم ہونے کے بعد منسٹر متعلقہ کو جواب کا موقع دیا جائے اور اس کے بعد آنریبل موور جواب دیں تو ٹھیک ہوگا۔ مجھے دیگر ریزولیوشن پر بحث کرنے کے لیے کوئی عذر نہیں ہوگا۔

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे:—मिस्टर स्पीकर सर, चूंकि लीडर आफ दि हाअुस और लीडर आफ अपोजीशन दोनों मुत्तफिक है कि अिस पर बहस जल्दी खतम की जाय अिसलिये हाअुस का ज्यादा समय न लेते हुये थोड़े से शब्दो में मैं अपना भाषण खतम करता हूं।

गत बारी में अिस प्रस्ताव पर मैं बहस कर रहा था। अुस जानिब के मेंबरों ने रेजोल्यूशन लाया है अुसका जो मकसद है और जिन लोगों पर बीती है और जिनका नुकसान सचमुच हुआ है अुस हद तक हम जरूर हमदर्दी रखते हैं। लेकिन सवाल यह है कि क्या गवर्नमेंटने अिस के बारे में कुछ किया है और जो कुछ किया है अिस कदर नाकाफी है कि फिर अिस जानिब के मेंबरों के पास यह मसला लाकर अुनके जरिये अिसकी तकमील कराअी जाय। मैं समझता हूं कि गवर्नमेंट ने अिसके अूपर काफी सोचा है और लाखों रुपये खर्च किये है और कर रही है। गवर्नमेंट की अेक मशीनरी है और अुसकी जानिब से हर तरह से अिसकी जो स्कीम थी अुसको अब अमल में लाया जा रहा है। अब दो तीन साल के पहले जो हालत थी वह अिस समय नहीं है और वह नार्मल तरीके पर आ चुकी है। मेरे सामने खुद अेक वाकया पेश आया। मेरे तहसील के कअी बेवाओं के नाम से वजायफ की तकसीम करने का काम कमेटी की तरफ से चल रहा था। अेक बेवा के वजीफे की रकम लेकर जब हम अुसके घर पर पहुचे तो अिस रकम की तकसीम करने वाली कमेटी के सामने अेक मेरे मुसलमान दोस्त ने आकर कहा कि अिस बेवा को रकम देने का आपने तय कर लिया है अुस बेवा ने अब अब्दुल रहमान नामी शख्स के निकासानी कर ली है और अब अुनको अेक बच्चा भी पैदा हो गया है वह अब खुशहाल है। अैसी बहुतसी सूरतें है कि पहले जैसी हालत न रहने की वजह से हम अिस पर नजरसानी करके पहले की हालत की रूह से अिस मसले को अिस समय हल नहीं कर सकते। पहले की हालत की बहुत नाखुशगवार थी, अुस वक्त वे अिमदाद के मुस्तहक थे। आज भी जहां कहीं अिसके निस्बत अिन्तजाम करने की जरूरत है वहां वह किया जाना चाहिये। लेकिन गवर्नमेंट अुसकी जानिब तवज्जह दे रही है। मैं मेरे बिदर डिस्ट्रिक्ट के हद तक अर्ज करूंगा अभी अभी दो महीने हुअे वहां पर तकरीबन दो हजार टिन देने के अहकामात हुकूमत की तरफ से हुअे है। अिसकी निस्बत सर्क्यूलर्स जारी हुअे है कमेटी मुकर्रर की गअी है और अुनकी तकसीम भी सेशन के बाद पन्द्रा रोज के अन्दर होनेवाली है। जब गवर्नमेंट यह कदम अुठा रही है, पैसा और टिन तकसीम कर रही है तो मैं नहीं समझता कि अिस समय यह रेजोल्यूशन लाकर कोअी और खास मकसद पूरा हो सकता है। अिसलिये मैं आनरेबल दोस्त से प्रार्थना करूंगा कि वे अिस रेजोल्यूशन को वापिस ले।

दूसरी चीज यह है कि अिस रेजोल्यूशन के सिलसिले में अेक आनरेबल मेंबर ने यह कहा था कि नाजायज कब्जेजात जो हुये हैं अुनमें निलगा का नाम भी है। कहा गया कि यहां के अेक काजीसाहब के खत पर यहां के अेक अेम् अल अे ने कब्जा कर लिया। मुझे ताज्जुब है कि किस कदर गलत बयानात से काम लिया जा रहा है। मैं जाती वाकफियत रखता हूं और अिस लिये मैं यह अर्ज करूंगा कि

श्री वी० डी० देशपांडे ——क्या वह अेम् अल् अे आप ही हैं ?

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे ——हां निलगा से मैं ही अेम अल अे हूं अिसलिये ही जरूरत पडी कि मैं अुसका जवाब दूं। अुन काजी साहब का मैं ही वकील हूं अभी भी मैं अुनकी तरफ से दूसरे मुकदमात में पैरवी कर रहा हूं और अैसा कोअी नाजायज कब्जा नहीं किया गया है यह मैं हाअुस के सामने बता देना चाहता हूं। अिसलिये यह अेतराज सिवा छोटे अुडान के और कोई कूवत नहीं रखता यह मुझे साफ तौर से अर्ज करना है। अिधर अुधर के कुछ अेतराजात लाकर किसी मायनारिटी की तादाद हासिल करने का अिसमें मकसद है तो बात अलग है लेकिन वह अैसे रेजोल्यूशन का मकसद नहिं होना चाहिये। अिस लिये मैं अर्ज करूंगा कि कोअी रेजोल्यूशन लाना है या तकरीर करना है तो जिम्मदारी के साथ सच्चे वाकयात को सामने रखकर तकरीर करना चाहिये। वरना यह असेंबली हाल है यहां असी चीजें नहीं होनी चाहिये। जो रेजोल्यूशन आया है मैं आनरेबल मेंबर से ख्वाहिश करूंगा कि अुसको वे वापिस ले।

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి—(నిర్మల్-జనరల్)

అధ్యక్షమహాశయా,

పోలీసుయాక్షను అయిన తరువాత తురకలపైన ఏదైతే అత్యాచారాలు జరిగిందో అది చాలా విచారకరమైనవిషయము. ఎందుకనగా, మేము చూచాము, ఎన్నో అత్యాచారాలు, అన్యాయాలు జరిగాయి. ఇదీ అంతా అన్యాయంగా జరిగింది. ఎవరో ఒకరు ఇద్దరు పెద్ద తురకలు అత్యాచారము చేశారని తురకలందరినీ, కొద్దిపాటివాళ్ళను, బీదవాళ్ళను, బీద తురకలను అన్యాయము చేయుట, వారి ఆస్తులను అపహరించుట విచారకరము "తిన్నకుక్కను కొట్టక అన్నికుక్కలను కొట్టినట్లుగా" ఉంది. అనేక మంది తురకల ఇళ్ళు దోచుకోబడ్డాయి. భూములు లాక్కోబడ్డాయి. ఎన్నోచోట్ల మేము చూచాము. స్త్రీలను మానభంగాలు చేశారు. ఒక పద్యం చదువుతాను

[MR DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

" చంపదగినయట్టి శత్రువు తనచేత
చిక్కెనేని కీడు చేయకుండ
పొసగమేలుచేసి పొమ్మనుటయే చాలు
విశ్వదాభిరామ వినురవేమ "

ఈ పద్యములో ఉన్నది ఏమిటి? ఇటువంటి పవిత్రమైన హిందూధర్మము ఉండగా ఈ విధంగా అత్యాచారము జరుగుట విచారకరము

"ఉపకారికి నుపకారము విపరీతముగాదు సేయ వివరింపంగ
అపకారికి నుపకారము నెపమెన్నక సేయువాడు నేర్పరి సుమతీ"

అని పద్యములో చెప్పినట్లుగా ఉపకారికి ఉపకారము చేయుట గొప్పకాదు. అపకారికి ఉపకారము చేయుట గొప్ప. కాని ఇప్పుడు చూస్తున్నదేమంటే ఎన్నో అత్యాచారాలు చేయబడ్డాయి. మనది జాతి, మత వర్గభేదములేని రాజ్యమని నెహ్రూగారు చెప్పారు. ఇటువంటి జాతి మత వర్గభేదము లేని రాజ్యములో ఇటువంటి అన్యాయములు జరిగిపోయుంటే దీనిని గురించి శ్రద్ధ వహించాలి. మా జిల్లాలో., నాందేడ్ జిల్లా లోపల పోలీసు యాక్షన్ జరుగువేళ అనేకమంది తురక పోరడులను చెప్పుకొని తొలగించాడు. అనేకమంది స్త్రీలను అత్యాచారాలు చేశారు కాబట్టి, ప్రభుత్వము చేయవలసినది ఒక కమిటీ వేసి ఆ కమిటీలో ఎక్కువమంది తురకలను తీసుకో వలసి ఉన్నది. ఎవరి ఆకలిని వారు చెప్పవలసినదే గాని ఇతరులు చెప్పవలసినది గాదు. అందు చేత ఎక్కువమంది తురకలను కమిటీలో వేస్తే వారి కష్టాలను చెప్పుకోగలరు. నాకు ఒక జీతగాడు ఉండేవాడు. అతడు చాలా బీదస్థితిలో ఉండేవాడు. అప్పుడప్పుడు గింజలు ఇస్తూండే వాళ్ళము. గింజలు ఇచ్చినా కష్టపడుతూనే ఉండేవాడు "తిన్నా ఉపవాసము, తినకపోయినా ఉపవాసము" అని అంటూండేవాడు. తిన్నప్పుడు ఉపవాసం ఎట్లా అంటే—దాని అర్థము నాకు ఒకసారి తెలిసివచ్చింది. నిజాము నవాబు ఏలిన కాలంలో నేను నిర్మల్ జేలులో ఉన్నప్పుడు ప్రొద్దున ఒకరొట్టె, సాయంత్రం ఒకరొట్టె ఇచ్చేవారు. ఆ ఒక రొట్టెను తినకపూర్వము ఎలా వున్నదో, తిన్నతరువాతకూడా అలాగే వున్నది. అలాగే తిన్నా ఉపవాసమే తినకపోయినా ఉపవాసముగానే వున్నది. అయితే ఇప్పుడు ఎవరైతే ఇళ్ళు పోగొట్టుకొన్నారో, ఎవరైతే నష్టపడ్డారో, ఎవరియొక్క ఇండ్లు ఆక్రమించుకోబడ్డాయో, ఎవరి భూములు అపహరించబడ్డాయో వారిని గురించి శ్రద్ధ వహించి వారికి మేలు కలిగించవలసియున్నది. కాబట్టి మనము మహాత్ముడైన గాంధీ మహాత్ముని వాక్యములు విని, వారు చెప్పినట్లు నడుచుకోవాలి. "ఆ వర్గమువారు యీ వర్గమువారు పెళ్ళిళ్ళు చేసుకోవచ్చును, అందరు కలిసి అన్నం తినవచ్చును" అని చెప్పినందువల్ల, లాభం లేదు. కాబట్టి నేరం ఎవరి భూములైతే అపహరించబడ్డాయో ఎవరికైతే అన్యాయం జరిగిందో, వారికి న్యాయం కలిగించాలి. వారిని గురించి శ్రద్ధ వహించే కొరకు యీ రిజల్యూషను (Resolution) నేరము ఉపయోగానికి తీసుకు వస్తారని ఆశిస్తున్నాను.

منسٹر فار ہوم اینڈ ری ہیبلیٹیشن (سری دگمبر راؤ بندو) مسٹر اسپیکر سر۔ جو قرارداد هاوز کے سامنے پیش ہوئی ہے اس پر اس سے پہلے پورے ایک دن تک بحث ہوئی ہے اور آج بھی دو تقریریں ہوئیں ۔ اس قرارداد میں جو مطالبہ کیا گیا ہے اوس مطالبہ سے کسی قدر شکر ہے میں جو ہیں یہاں بیان کی گئی ہیں ۔ عام طور پر ری ہیبلیٹیشن (Rehabilitation) کا مسئلہ بھی یہاں زیر بحث لایا گیا ادھر سے اور ادھر سے کئی آنریبل ممبرس نے بڑے اچھے حالات کا اظہار کیا ۔ میں اس قرارداد کے پیچھے جو اسپرٹ (Spirit) ہے اوس سے متفق ہوں اور هاوز کے سامنے

یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جس وقت حیدرآباد انٹگریٹ (Integrate)
نہیں ہوا تھا دستور یہاں متعلق نہیں کیا گیا تھا اوس وقت میں نے بھی اوس زمانے کے
متعدد لوگوں کے سامنے یہ مطالبہ رکھا تھا میں یہ سمجھتا تھا کہ نارمل پروسیجر
(Normal procedure) کے تحت پناہ گزینوں کے خلاف ضابطہ کے تحت
کارروائی کرنے کے بجے ورکروں و ظاہر ہے کہ عجلت کے ساتھ انصاف نہیں مل سکے گا
اس لحاظ سے میں نے خود یہ مطالبہ کیا تھا لیکن جب انٹگریشن ہوگیا اور دستور
یہاں سے متعلق ہوگیا تو اسکے بعد اس مسئلہ کی نوعیت اور اسکے حل سے متعلق میں نے
اپنے اون دوستوں سے کافی بحث کی جو اس مسئلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں جو ری ہیبلیٹیشن
کمیٹی (Rehabilitation Committee) کے جو ارکان ہیں ان میں سے
اکبر علی خان صاحب بیرسٹر اور وہ لوگ جو اس بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں
اون سے میں نے بات چیت کی بعد میں ہم جس نتیجہ پر پہنچے اسکی بنا پر کوشش
کر رہے ہیں قرار داد میں ایک اسپیشل کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ
خواہش کی گئی ہے کہ اوس کی نوعیت جوڈیشری (Judiciary) ہو
تا کہ کمیشن وہاں جاکر دریافت کرے اور وہیں فیصلہ صادر کرے جو لوگ قانونی
پیشہ کرتے ہیں یا قانونی معلومات رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم کوئی عمل اسطرح
کا نہیں کرسکیں گے سنٹرل گورنمنٹ کے جو بھی قوانین و ضوابط یہاں نافذ ہیں ان کے
خلاف نہ کوئی بل یہاں لاسکتے ہیں اور نہ کوئی کام حکومت کی طرف سے کرسکتے ہیں
اسلئے کہ ہمکو دستور کے دائرے میں جو کچھ کرنا ہے کرنا ہوگا اگر کوئی جوڈیشری
اختیارات رکھنے والا کمیشن مقرر کیا جائے جسکو یہ اختیارات دئے جائیں کہ وہ فیصلہ
کرے تو یہ ضابطہ کے خلاف ہوگا ہائیکورٹ نے متعدد فیصلے کئے ہیں کہ اس قسم
کے اختیارات نہیں دئے جاسکتے اگر اس قسم کا اختیار کسی کمیشن کو دیا جائے تو
ممکن ہے کہ ہائیکورٹ اس کو رد کردے ان پہلوؤں پر غور کرکے ہم نے جو طریقہ
اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ناجائز پناہ گزینوں کے سلسلہ میں ہمارے پاس عثمان آباد اور بیدر
کے تعلق سے کمشنوں نے ناکافی مواد جمع کیا تھا اسلئے کلکٹروں سے کہا گیا کہ وہ پر
سمجھکر فریقین میں سمجھوتہ کرائیں اور سمجھوتہ ہو جانے کے بعد قبضے کی واپسی کی
کارروائی کریں چنانچہ یہ طریقہ بڑی حد تک کامیاب رہا تقریباً چھ سو مقدمات کے متعلق
سوسوا سو ایسے کیس ہیں جنکے بارے میں کلکٹر کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ یہ ایسے
کیس ہیں جنکے متعلق قطعی طور پر یہ رائے نہیں قائم کی جاسکتی کہ یہ ناجائز قبضے
ہیں تاہم انکی چھان بین کی جا رہی ہے اب صرف (۳ ۳۲) مقدمات ایسے باقی
ہیں جنکا فیصلہ نہیں ہوا ہے اس سے آپکو اندازہ ہوگا کہ بیشتر مقدمات کا تصفیہ
ہوچکا ہے اس میں شک نہیں کہ عثمان آباد کے مقابلہ میں بیدر میں کام کم ہوا ہے
لیکن اب وہاں بھی کام شروع ہوچکا ہے ۔ ملا عبد الباسط صاحب جو ابتدا سے اس

ہمارے میں کافی دلچسپی سے کام کر رہے ہیں وہ ڈسٹرکٹ جج بھی رہ چکے ہیں انکو اس کام کے لیے اسپیشل ایڈوکیٹ مقرر کیا گیا ہے اور انکے تحت کام کرنے کے لیے اسپیشل افسر کو مقرر کیا گیا ہے۔ پہلے ٹوکلکٹروں کے ذریعہ ناجائز قبضوں کو برخاست کرنے کی کوشش کی جائیگی اور اسکے بعد ان آفیسرس کے ذریعہ اگر ان ذرائع سے کام پوری طرح ہوسکے تو ہم نے یہ طے کیا ہے کہ ری ہیبلیٹیشن کمیٹی (Rehabilitation Committee) کے ذریعہ مصارف برداشت کرکے مقدمات چلائے جائیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسکی نوبت نہیں آئیگی میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے اضلاع سے جتنے جتنے جو شکایتیں آئی ہیں وہ کم ہیں پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسی شکایات بالکل نہیں ہیں اس سلسلہ میں بھی وہی عمل کیا جائیگا جو بلدہ عثمان آباد کے لیے کیا گیا ہے خاص انہاریٹی کو مقرر کرنے کا جو مطالبہ کیا گیا ہے اگر ایسا عمل کیا جائے تو اس میں تاخیر اس وجہ سے ہوگی کہ کئی مواضعات تعلقوں اور اضلاع میں یہ مقدمات ہیں جہاں جہاں اس قسم کے مقدمات ہیں اس کمیشن کو پھر کر کام کرنا ہوگا جس میں تاخیر کا اندیشہ ہے اسلیے مناسب یہی ہوگا کہ جہاں جہاں مقدمات ہیں انہی ضلع کی عدالت میں ایسے مقدمات دائر ہوں اس سے فیصلہ جلد تر ہی سے ہوسکیں گے اس کام کی تکمیل کے لیے ایسے لوگوں کا تقرر کیا گیا ہے جو اسبارے میں دلچسپی رکھتے ہیں جو طریقہ قانون اور ضابطہ کے تحت مناسب سمجھا جاسکتا ہے میں پھر یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ میں اس قرار داد کی اسپرٹ سے بالکل متفق ہوں اور اسبارے میں کافی ہمدردی کے ساتھ سوچنے کے لیے گورنمنٹ بھی تیار ہے میں آنریبل ممبرس سے کہونگا کہ جب وہ اپنی اپنی کانسٹی ٹیونسیز (Constituencies) میں جائیں تو انہیں وہاں اسبارے میں جو معلومات ہوں ان سے مجھے واقف کرائیں یا سکریٹری ری ہیبلیٹیشن کمیٹی کو مطلع کریں اسکے بعد اگر ضرورت ہوتو عدالت کے ذریعہ یا انتظامی طور پر قبضہ جات واپس دلانے کی گورنمنٹ کوشش کریگی ان الفاظ کے ساتھ میں موور آف دی ریزولیوشن سے درخواست کرونگا کہ انعقاد کمیشن کے لیے جو ریزولیوشن انہوں نے پیش کیا ہے اسے پریس (Press) نہ کریں

شری ڈاسی شنکر راؤ (عادل آباد) مسٹر اسپیکر سر ہوم صاحب کے آنریبل ممبرس نے اور منسٹر متعلقہ نے جو دلائل میری اس قرارداد کو واپس لینے کے لیے پیش کیے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ ان میں کوئی خاص بات پائی جاتی ہے تمام تقریروں کے سننے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اسپرٹ کو جو اس قرارداد کے پیچھے کارفرما ہے آنریبل ممبرس اچھی سمجھتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ بد عنوانیاں اب بھی باقی ہیں اور اس کو قبول کیا ہے کہ قبضہ ہائے ناجائز اب بھی باقی ہیں بیوائیں ہیں اور ان کی انسداد ضروری ہے لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ کمیشن کی ضرورت نہیں ہے اور جو طریقہ کار اختیار

کیا گیا ہے وکالت ہے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جس جوڈیشل پاور (Judicial power) رکھنے والے کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ اس کے بنانے کا ہم کو اختیار نہیں ہے۔ جب ایسا ہے تو میری اس قرارداد کو روبعمل لانے میں جو مشکل دشواریاں ہیں ان کو اس میں سے خارج کرکے باقی حصہ کی حد تک میں رزولیوشن کو قبول کرلیا جا سکتا ہے۔ اس کو کسی دوسرے طریقہ سے امنڈ (Amend) کرنے کیلئے منسٹر صاحب تیار ہو جائیں تو مجھے عذر نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ میں انہوں نے کہا کہ اس کمیشن کی ضرورت ہی نہیں ہے جو کہ بہت سارے مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اب صرف ۲۳ مقدمات باقی ہیں ان کو بھی اسی طرح ختم کیا جا سکتا ہے مگر جہاں تک مجھے علم ہے (کیونکہ میں ان معاملات پر سب کم گیا ہوں) اس کے اوپر میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے لحاظ سے کہہ سکتا ہوں کہ ریونیو منسٹر صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ غیر صحیح ہے۔ میں جن مواضعات میں گیا ہوں وہاں بے اب لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اس سلسلہ میں میں دو ہی مواضعات کے نام بتاؤں گا۔ ایک ونگیموڑی ہے وہاں ساٹھ آٹھ مقدمات اجارہ بندیوں کے ہیں اور دوسرے دوسرا ایک موضع ہے وہاں ایک مقدمہ کا فیصلہ اس طرح کیا گیا ہے کہ اگر اراضی دو بھیلے ہو تو لیکر چھوڑ دی جائے کیا یہ منسٹر صاحب اس فیصلہ کو صحیح فیصلہ سمجھتے ہیں۔ معلوم ہو کہ یہ فیصلہ کلکٹر صاحب نے کیا ہے مطالبہ یہ ہو کہ قبضہ نہیں ہو بلکہ اجارہ طور پر اس طرح لوگوں نے زمینیں حاصل کئے ہیں اثرات اور گورنمنٹ مشنری کو اپنے ہاتھ میں لیکر اس طرح کے فیصلے کرائے گئے ہیں جو ریونیو منسٹر کی توجہ میں نہیں ہیں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ایسا کمیشن مقرر کیا جائے کہ اب جو پاورس حاصل ہیں اوس حد تک ریونیو منسٹر امید ہے لا سکتے ہیں۔ جلدرگ میں وہاں ایک جماعہ عدالت سے ہوا ہے جس کے باوجود قبضہ نہیں مل رہا ہے۔ قبضہ حاصل کرنے کے لئے وہ لوگ جاتے ہیں تو ان کو مار کر بھگا دیا جاتا ہے۔ جب ممکن ہے کہ مالکان اراضی نے یہ سمجھا ہو کہ اب ہماری کوئی داد رسی نہیں ہوسکتی اس لئے خاموش بیٹھ گئے ہوں۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ گزارش نہیں ہے غلط ہوگا۔ ہمیں حالات کی جانچ کرنی چاہیے کہ حقیقت حال کیا ہے۔ جو قبضے کلکٹروں کے ہوئے ہیں ان کو چھوڑ دیجئے جب منسٹر صاحب کے ہاں فیصلے جانے کے باوجود قبضہ نہیں دیا جاتا ہے جن میں بلکہ پولیس ایکشن کے دوران میں عدالت میں مالکان کو گھیر کر ان پر دباو ڈال کر بیانات دلوائے گئے ہیں۔ اس طرح کے کئی کیسس ہیں اس لئے میرا مطالبہ یہ ہے کہ اس کمیشن کو قبول کیا جانا چاہیے البتہ پاورس کا جو سوال ہے اس میں آپ امنڈمنٹ لاسکتے ہیں۔

گورنمنٹ کا کام اب تک کس حد تک ہوا ہے کیا ہوا میں نے پہلے ہی اسکی وضاحت کی ہے جنوری سنہ ۱۹۵۳ ء تک گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ اعداد و شمار اکٹھا کئے مگر باضابطہ ضلعوں اور دیہاتوں کے اعداد و شمار نہیں آئے منسٹر صاحب نے اسکے بارے میں کچھ نہیں کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسٹاٹسٹیکل ڈپارٹمنٹ (Statistical Department) کی جانب سے ضلع صدر میں کچھ لوگ اس کام کیلئے مقرر کیے گئے ہیں لیکن دوسرے ضلعوں میں اب تک ایسے کوئی انتظامات نہیں ہوئے ہیں جیسے ہی بیوائیں ہیں انہیں مدد درکار ہے جب کبھی کوئی دی اقتدار آدمی وہاں جاتا ہے وہ درخواستیں دیتی ہیں ۔ مگر انکا کچھ بس نہیں چلتا کہ وہ منسٹر کے مکان تک یا آر ڈسٹرکٹ منسٹرس کے مکانوں تک جاسکیں اسلئے کہ وہاں کے انفلوینشل (Influential) لوگ ان پر دباؤ ڈالتے ہیں جسکی وجہ سے وہ یہاں نہیں آسکتے ایسی صورت میں یہ سمجھنا کہ انکی کافی مدد کی جارہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے

تقاوی کے سلسلے میں بھی مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جیسے لوگ لٹ چکے ہیں انہیں تقاوی دیگئی تھی ۔ اب وہاں جبر تقاوی وصول کی جارہی ہے انکے مکانات اور مویشیوں کا ہراج کیا جارہا ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تقاوی واپس کرنے کیلئے تو تیار ہیں لیکن اس سال فصل اچھی نہیں ہوئی ہے اسلئے واپسی کی مدت میں توسیع کی جائے لیکن اسپر غور نہیں کیا جاتا اور واپسی کیلئے ظلم کیا جارہا ہے

بستیوں کی تعمیر کیلئے ممکن ہے گورنمنٹ کے حساب سے کافی پیسہ خرچ کیا گیا ہو لیکن حقیقت ہے کہ اگر ان مختلف مقامات کو دیکھا جائے جہاں مکانوں کے چھت غائب ہوگئے تھے تو معلوم ہوگا کہ کیا حالت ہے مجھے تو کہیں بھی ایسے مکانوں پر بستیں نظر نہیں آئے ڈھوکی ایک موضع ہے جہاں ایسے تیار ۸ ۹ مکانات ہیں میں نے دیکھا وہاں تو مجھے کسی ایک مکان پر بھی یہ بستیں نظر نہیں آئے ایسی حالت میں یہ کہنا کہ حکومت جس طرح کام کررہی ہے وہ کافی ہے یا کافی ہوجائیگا میں نہیں سمجھتا کہ صحیح ہوگا

اس سے پہلے بھی باز آبادکاری کیلئے ایک کمیٹی ۸ لوگوں پر مشتمل بنائی گئی تھی ان لوگوں نے اس بارے میں ریکارڈ حاصل کیا ایسے لوگوں کی (ایک فہرست بنائے ہوئے) ابھی موجود فہرست ہے اس فہرست کے موجب صرف ۵۰۴ آدمیوں کو قبضہ دلایا گیا ہے اس سے زیادہ ناجائز قبضے نہیں ہٹائے گئے اور اصل مالکوں کو انکے مکانات و جائداد واپس نہیں ہوئی ۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ پولیس ایکشن سے پہلے جن لوگوں نے کاشتکاروں پر مظالم ڈھا کر انکی زمینات زبردستی چھین لی تھی اور زمینات یا مکانات پر قبضہ کرلیا تھا ان جائدادوں پر دوبارہ قبضہ کرلیا گیا ہو تو وہ قبضہ ہٹایا جائے ۔ ایسے قبضوں کیلئے میں نہیں کہہ رہا ہوں البتہ جہاں حقیقی طور پر ظلم ہوا

ہے جہاں مظالم ڈھائے گئے ہیں جہاں جابر مالکوں سے زمینات یا مکانات چھینے گئے ہیں ان مقبوضوں کو ہٹایا جائے چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کے زمینات پر بھی ناجائز قبضہ کرلیا ہے ویسے ناجائز قابضین کو ہٹانے کی ضرورت ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کمیشن قائم کرنے میں اسلئے پس و پیش کررہی ہے کہ یہ نیک سیٹ جس قدر کام کیا ہے وہ باہر جائیگا اور معلوم ہوجائیگا کہ وہ کیا ہے اس سے حکومت کی نا اہلی اور ناکارکردگی ثابت ہوگی بلکہ ممکن ہے آنریبل منسٹر قاری ہی ہٹالینے کمیشن بٹھانا نہ چاہتے ہوں تو یہ اور حیرت ہے ورنہ حقیقت میں کمیشن کا مطالبہ تھا اور انصاف پر مبنی ہے کیونکہ یہ تمام چیزیں موجود ہیں اور میں نے خود دیکھا ہے اودھر کے آنریبل ممبرس بھی سمجھتے ہیں لیکن چونکہ ان پر پارٹی کا وہپ ہے اسلئے وہ مخالفت کرتے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اسطرح کے مظلوموں کو فائدہ پہنچانا کوئی بری بات نہیں ہے میں اودھر کے آنریبل ممبرس سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اچھے کام میں پارٹی کے وہپ کی پروا نہ کرتے ہوئے اس ریزولیوشن کی تائید کریں میں یہ اپیل کرتے ہوئے ہی تقریر ختم کرتا ہوں

Mr Deputy Speaker Does the hon member want his resolution to be put to vote ?

Shri Daji Shankar Rao Yes Sir

Mr Deputy Speaker The Question

شری داجی شنکر راؤ ووٹ پر رکھنے سے پہلے میں ایک اور عرض کردینا چاہتا ہوں اگر آنریبل منسٹر اس ریزولیوشن میں کسی قسم کا امنڈمنٹ کرنا چاہتے ہیں تو میں اسکو قبول کرنے کیلئے تیار ہوں کم سے کم وہ ایسا امنڈمنٹ (ways and means) دریافت کرنے کیلئے کمیشن اپوائنٹ کرنے آنریبل منسٹر تیار ہوں تو مجھے یہ قبول ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر آپ جو کچھ کہنا تھا وہ پہلے کہہ چکے ہیں میں ووٹ پر رکھتا ہوں

شریمتی معصومہ بیگم (شاہ علی بنڈہ) اسپیکر سر چونکہ میں بھی اس سب کمیٹی میں تھی جو ناجائز قبضہ جات سے متعلق قائم ہوئی تھی

مسٹر ڈپٹی اسپیکر لیکن اب اس ریزولیوشن پر کچھ کہنے کا موقع نہیں ہے ۔

شریمتی معصومہ بیگم مگر میں سمجھتی ہوں آنریبل منسٹر صاحب اس حد تک قبول کرلینگے کہ کمیشن کی بجائے ایک کمیٹی بنائی جائے اور ریزولیوشن کو اسطرح ترمیم کردیا جائے کہ

Requests the Rehabilitation Committee to appoint a Committee to investigate such cases of unlawful possession and suggest ways and means of returning them to their law full owners

آنریبل ممبر سن جو کرسکتے ہیں

Shri D G Bindu That has already been done

Smt Masuma Begum I am not in favour of a Commission but if the

Shri D G Bindu What I mean to say is the Committee is already functioning

Mr Deputy Speaker The question is

This Assembly is of opinion that in the wake of the police action in several places of Hyderabad State the suppressed feelings of certain sections of the people run high leading to forcible dispossession of rightfully owned lands of even bonafide Muslim peasants and other Muslims this situation has created great hardship to considerable sections of poorer Muslims and their dependants for whom it has been difficult to get justice through normal procedure and channels

In the interest of development of the State on secular basis and with a view to doing justice and creating better conditions of security and confidence in the minority community this Assembly recommends to the Government of Hyderabad to appoint a Commission consisting of official and non official members including the members of the minority community empowering them to investigate into all the regrettable events wherever necessary in relation to the background of the problems prior to the Police Action and give as far as possible decisions on spot providing immediate relief to the sufferers on just basis and suggest ways and means for redress in other cases

The motion was negatived

Shri Daji Shanker Rao I demand a division sir

The House then divided

Ayes—55 Noes —75

The Motion was negatived

The Deputy Speaker We shall now take up the next resolution in the list

[*Mr Speaker in the Chair*]

श्री व्ही० बी० देशपांडे –अध्यक्ष महोदय यह जो दूसरा रेजोल्यूशन हाउस के सामने है चीलीज (Chillies) टमरिन (Tamarind) और पल्सेस् (Pulces) के जो भाव बढ रहे ह उसके बारे म ह। जब यह रेजोल्यूशन लाया गया था तब हालात कुछ और थ। यह जो भाव बढ रहे है उसके अलग अलग पहलू पर आज गौर करने की जरूरत ह दरमियान म हालात में कुछ तबदीलिया भी हुई ह फूडप्रावलम (Food Problem) के तमाम पहलुओपर गौर करन की जरूरत है। इस लिए में आनरेबल लिडर ऑफ दी हाउस से यह दरखास्त करना चाहता हू की बहस सिफ इसी हदतक महदूद न करते हुए तमाम फूड प्राबलम पर गौर किया जाय तो ज्यादा अच्छा होगा। अभी हाल ही मे गव्हनमट ऑफ इंडियान कोस ग्रेन (Coarse gram) को डिकंट्रोल (Decontrol) कर दिया ह इन सब बातो पर गौर होन की जरूरत ह। इस लिये म यह दरख्वास्त करता हू कि इस प्रस्ताव के बजाय आमतौर पर फूड प लिसी के बारे म बहस होगी तो अच्छा होगा। यदि यह डिसकशन सिफ रेजोल्यूशन के हदतक ही महदूद न हो तो मुनासिब होगा असा म समझता हू।

سری بی رام کشن راؤ دروليوس تو صرف چلیز اور ٹمرنڈ کے لیے تھا لیکن پرنسل لیڈر ب دی اپوزیسن کی خواہس یہ ہے کہ اس میدان کو ذرا وسیع کرکے چاول گیہوں اور دوسری یہ روں کے بارے میں بھی بحث کریں مجھے اس میں کوئی عذر نہیں ہے

مسٹر اسپیکر وہ اکسرا میں نا ہے

سری بی رام کشن راؤ (the principle of *ejusdem generis*) کا اگر انٹرپریٹیسن کیا جائے تو اسکے لحاظ سے یہ چیز اکسرا میں نہیں آسکتی اس میں ٹیمرنڈ اور چلیز کے بجائے کوئی چیز داخل ہوسکتی ہے

(پیاز لہسن ادرک کی آوازیں آئیں)

ہاں پیاز لہسن وغیرہ ایسی چیزیں اونین (Onion) ہو یا گارلک (Garlic) آسکتی ہے لیکن اس سے بڑھکر وسیع میدان نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن فوڈ سچویشن پر جنرل بحث ہونا ٹھیک ہی ہے تاکہ حکومت کے پاس جو بھی مواد ہے وہ ہاؤس کے سامنے رکھا جائے اور ممبروں کے توسط سے بھی اس سے واقف ہوسکتے ہیں میں فوڈ منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہے کہ وہ ہاؤس کے سامنے سارے واقعات رکھ سکتے ہیں

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock

[The House re assembled after recess at Half Past Five of the Clock]

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Statement by Dr Chenna Reddy re Food Situation In Hyderabad State

مسٹر اسپیکر فوڈ سچویشن (Food Situation) کے کنسڈریشن کے سلسلہ میں میں یہ زیادہ مناسب سمجھتا ہوں کہ فوڈ اینڈ سپلائی منسٹر تمام واقعات ہاوز کے سامنے رکھیں تاکہ ہاوز کو یہ ٹھیک طور پر سمجھ سکے کہ پوزیشن کیا ہے ؟ گورنمنٹ کی جانب سے کیا کیا کیا گیا ہے اور گورنمنٹ آگے کیا کیا کرنا چاہتی ہے اسکے بعد میں سمجھتا ہوں کہ معزز ارکان کو عوام کی مشکلات کو پیش کرنے میں سہولت ہوگی ۔ اس سے ڈسکشن میں بھی سہولت ہوگی اور ریپیٹیشن (Repetition) بھی نہ ہوگا ۔ ڈسکشن کے سلسلہ میں آنریبل ممبرس سے میری ایک ہی درخواست رہیگی کہ وہ اپنے کریٹیسزم (Criticism) کو کنسٹرکٹیو کریٹیسزم (Constructive criticism) کی حد تک محدود رکھیں تاکہ یہ مسئلہ ٹھیک طور پر حل ہوسکے ۔ آنریبل فوڈ منسٹر پہلے اپنا بیان دینگے

* منسٹر فار فوڈ ، سپلائی اینڈ اگریکلچر (ڈاکٹر چنا ریڈی) مسٹر اسپیکر میں اسکو ایک اچھا موقع سمجھتا ہوں کہ فوڈ سچویشن کے سلسلہ میں اس رزولیوشن کے اسکوپ (Scope) کے علاوہ پورا پکچر ہاوز کے سامنے رکھکر پیش کروں اسلئے کہ سارے سچویشن کو اس رزولیوشن کے ذریعہ ایک دفعہ میں ہاوز کے ذریعہ

Mr Speaker There is no resolution as yet It has not been moved

* ڈاکٹر چنا ریڈی رزولیوشن کے علاوہ جو موقع دیا گیا ہے اسکو ٹھیک اس وجہ سے سمجھتا ہوں کہ پورا سچویشن ہاوز کے سامنے آئے گا اور اسکے ذریعہ عوام کو بھی پوری تفصیلات معلوم ہوسکیں گی دوسری چیز یہ کہ جہاں جو کریٹیسزم ہوگا اور آنریبل ممبرس اپنا اپنا تجربہ بیان کرینگے گورنمنٹ اور سپلائی ڈپارٹمنٹ اسکا نوٹ کر ضروری کارروائی کریگی اس پر غور کریگی اور عمل کرنے کی کوشش کریگی گذشتہ دو سال میں حیدرآباد میں سارے ہندوستان کے ساتھ ساتھ غذائی صورت حال میں کافی تبدیلیاں ہوئی ہیں تبدیلیاں ان معنوں میں کہ پہلے جو کنٹرول تھا اور نقل و حمل پر جو پابندیاں تھیں دھیرے دھیرے انکو کم کرنے کی طرف سنٹرل گورنمنٹ اور مختلف اسٹیٹس کی گورنمنٹس رجوع ہوئیں ۔ حیدرآباد میں بھی ہم اس قسم کی کافی تبدیلیاں کرسکے

غذائی صورت حال کے سلسلہ میں پہلے میں اس پہلو سے متعلق تفصیلات عرض کرنا چاہتا ہوں جو عام طور پر چاول جوار اور گیہوں سے تعلق رکھتا ہے دوسرا جو پہلو ہے وہ اون کی جو ضروریات ہیں وہ غذائی اجناس کے اس زمرہ میں آتی ہیں جس میں املی مرچ وغیرہ بھی ہیں

چاول کی حد تک میں ہاوز کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں گورنمنٹ راثر کلسو ترس سے وصول کرتی رہی اور باہر گورنمنٹ آف انڈیا کے ذریعہ سورلڈ (Imported) یا مختلف اسٹیٹس سے امپورٹ کرکے یہاں کے راشنڈ ایریا میں راشننگ کی دوکانوں اور فیر پرائس شاپس (Fair Price Shops) کے ذریعہ تقسیم کرتی رہی ہے حیدرآباد کے ضلاع ورنگل وغیرہ میں چلے روانہ ہوا اوس اور اسکے بعد ہم اوس فی شخص دے سکتے ہیں اسکو سادہ بڑھا کر ہم اور جو میں ہم اوس تک ہم دے ہیں بعد میں اسکو ڈی راشنڈ (Derationed) کردیا گیا اس وقت حیدرآباد میں راشننگ ہے اور اس کو ہم اوس سے لیکر ہم اوس تک بڑھا دیا گیا ہے حیدرآباد کی جو بھی ضروریات ہیں اسکے لیے عام طور پر ہر روز تقریباً ایک لاکھ پلے) فی ماہ آف ٹیک (Off take) ہوتا تھا اس وقت بھی مختلف اضلاع اور مواضعات میں کہیں تو پھیلے اور کہیں جو لے دیے جاتے ہیں موومنٹ (Movement) کی جو پابندیاں تھیں ان کو دور کرکے پورے اضلاع میں جہاں لیوی کے کلکشن (Collection) کا کام ختم ہو جاتا ہے پورے اضلاع میں فری لی (Freely) منتقل کرنے کی اجازت دیگئی ہے اسکی وجہ سے قیمتوں میں کمی ہوئی ہے اور اسکی دستیابی بھی نسبتاً زیادہ آسان ہوگئی ہے مرہٹواڑہ میں جہاں چاول کی پیداوار نہیں ہے وہاں ہم چند بیوپاریوں کو اسکی اجازت دیتے کہ تلنگانہ سے لائیں تو مشکل سی ہو جاتی تھی اسکی تقسیم اور فروخت پر کنٹرول نہیں کرسکتے تھے ہم نے ایک طرح مناسب سمجھا کہ کوآپریٹیو سوسائٹیز جو ہر تعلقہ میں ناکارہ کے نام سے ہیں وہاں کے آفیسروں کی رکمنڈیشن پر انکو ضروری مقدار کا کوٹا دیا جائے تا کہ جہاں پر چاول کی پیداوار نہیں ہے وہاں پر چاول لایا جاسکے مجھے افسوس ہے کہ اسکا خاطر خواہ فائدہ ہوسکتا تھا وہاں کی کوآپریٹیو سوسائٹیز کے آفیسرس اسکو اس ڈھنگ سے نہیں کیے مگر اسکے سوائے سپلائی ڈپارٹمنٹ کے پاس کوئی اور طریقہ نہ تھا کہ ان اضلاع میں جہاں پیداوار نہیں ہوئی اسکو سپلائی کریں

اب اس وقت سپلائی ڈپارٹمنٹ کو جو پروکیورمنٹ (Procurement) کرنا ہے پرانے سسٹم سے وصول کرنے کا کام جاری ہے وصول کرنے کی حد تک گذشتہ سال سنہ ۱۹۵۲ ۱۹۵۳ء کا میں ذکر کرتا ہوں جبکہ کراپس (Crops) متاثر ہوئے بارش دیر سے ہونے کی وجہ سے اسقدر کراپس متاثر ہوئے کہ ہماری گورنمنٹ جہاں سنہ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ء میں اسی ہزار ٹن ہوا اسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۵۲-۱۹۵۳ء

میں ۔ لاکھ ہزار ٹن ہوا ۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمیں ۳ ہزار ٹن ملا ۔ ۴ ہزار ٹن کا ہم کوٹا مانگے لیکن ۳ ہزار ٹن دیا گیا لیکن اسکے بعد ۳ ہزار ٹن بھی لینے کی ضرورت نہیں ہوئی ۔ آج ہمارا جو اسٹاک ہے وہ ۸ ہزار ٹن ہے ۔ چاول کی تقسیم کے سلسلہ میں ایک چیز میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو رسد اندر بار میں وہاں لائسنس سسٹم کا طریقہ جاری کیا گیا ۔ لائسنس سسٹم کا مطلب یہ ہے کہ رب رکھے ہوئے حیدرآباد اور سکندرآباد کے شہروں میں چاول لایا اور وہاں کے راشن کارڈس پر چاول تقسیم کرتا ہم نے گذشتہ اگسٹ سنہ ۱۹۵۲ع سے اس طریقہ کو رائج کیا ۔ اسکی وجہ سہولت یہ ہے کہ بہت سے راشن شاپس سے کوٹا دینا پڑتا ہے ۔ کئی جگہوں سے یہ شکایت ضرور کی گئی کہ باہر جو چاول لیا ہے اور گورنمنٹ کے جو راشن شاپس ہیں ان سے جو چاول ملتا ہے ۔ کی کوالیٹی میں کافی فرق ہے ۔ اس چیز پر کافی سوچ بچار کرنے اور انویسٹیگیشن کرنے کے بعد ڈپارٹمنٹ جس نتیجہ پر پہنچا وہ میں ہاؤز کے سامنے رکھتا ہوں ۔ اوس رائے میں جبکہ چاول پر راشن تھا ملنگ (Milling) اور پالسنگ (Polishing) پر پابندیاں رکھنے کا منصوبہ کیا گیا تھا ۔ اس میں ایک تو مقدار کا پائنٹ تھا اور دوسرے نیوٹریشن (Nutrition) کا پائنٹ آف ویو (Point of view) تھا وٹامن کی سپلائی کرنے کی خاطر اس کا انتظام کیا گیا تھا ۔ کئی مرتبہ یہ محسوس کیا گیا کہ راشن شاپس سے جو چاول دئے جاتے ہیں اون پر بعض کلر (Colour) کی وجہ سے اعتراضات کئے جاتے ہیں ۔ میں اپنی معلومات کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ کنسومرس (Consumers) بھی راشن شاپس سے چاول حاصل کرنے کے بعد اوسکی ملنگ کرنے اور سفید ہو جانے کے بعد اوسکو نکالتے ہیں ۔ اس کی وجہ سے اوسکی کوانٹی (Quantity) پر اثر پڑتا ہے ۔ پہلے ہم بغیر پالسنگ اور ملنگ کے چاول لیتے تھے اوس کا اوسط (۶۹) پرسنٹ آتا تھا لیکن ڈپارٹمنٹ نے جانچ کی تو معلوم ہوا کہ پوری طرح ملنگ اور پالسنگ کرنے کے بعد (قطعی طور پر تو فگرس نہیں رکھ سکتا اندازاً فگرس رکھ سکتا ہوں) ۲ فیصد اوتار ہوتا ہے یعنی دو فیصدی چاول کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے ۔ چونکہ اتفاق سے میں میڈیکل ڈاکٹر بھی ہوں وٹامن بی کی ضرورت کو محسوس کرتا ہوں ۔ اوسکے علاوہ عام طور پر لوگوں کو چاول کی کوالیٹی کی بھی شکایت تھی اوسکو دور کرنے کے لیے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ پالسنگ پر ریسٹرکشن کو نکال دینا چاہیے کیونکہ اگر پالسنگ کی جائے تو کوالیٹی کے متعلق عام طور پر جو شکایت ہے وہ دور ہوسکتی ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ ایسا کرنے سے (۶۹) فیصد کی بجائے اوسط (۶) پرسنٹ ہوجائیگا اور بعد رکم ہونے کی وجہ سے قیمتوں میں زیادتی ہوگی ۔ اس لحاظ سے بھی ہم نے سوچا مگر کوالیٹی کی شکایت تو دور ہوسکتی تھی ۔ جب سنٹرل گورنمنٹ کے فوڈ منسٹر سری رفیع احمد قدوائی یہاں آئے تو اون سے اور ڈائرکٹر جنرل آف فوڈ سری کرشنا سوامی سے ڈسکس کیا انہوں نے اس پر رضامندی ظاہر کی ۔ چنانچہ اس پر ہمارا ڈپارٹمنٹ اور سپلائی ڈپارٹمنٹ غور کر رہا ہے ۔ مجھے امید

ہے کہ بہت جلد اس کا فیصلہ ہو جائیگا لیکن اس عمل سے یہ مطلب نہ نکالنا چاہیے کہ حیدرآباد گورنمنٹ کا مقصد قیمتوں میں اضافہ کرنا ہے اس سال سے ہم اچھا چاول دے سکتے ہیں اس سال حیدرآباد میں اچھی بارش ہونے کی وجہ سے اور جاپانی طریقہ کاشت کو استعمال کرنے کی وجہ سے فصلیں اچھی ہوئیں اور بروقت ہارویسٹ (Harvest) ہوا شارٹ ٹرم پاڈی (Short term paddy) مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے ضرور متاثر ہوئی لیکن لانگ ٹرم پاڈی اس سے متاثر نہیں ہوئی اور نتیجہ کے طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سال فصلیں اچھی رہیں اور پروکیورمنٹ عمدگی اور تیزی سے جاری ہے اس لیے میرا یہ اندازہ ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم کو اس مرتبہ گورنمنٹ آف انڈیا یا دوسرے اسٹیٹس سے چاول امپورٹ کرنے کی نوبت نہیں آئیگی اس ہاؤز میں کئی مرتبہ پروکیورمنٹ ریٹ اور ایشو ریٹس (Issue rates) میں جو فرق ہوتا ہے اس پر اعتراض کیا گیا میں نے اوس وقت یہ بتلایا تھا کہ پروکیورمنٹ اور ایشو ریٹس میں فرق ہونے کے کیا وجوہات ہیں باہر سے جو رائس ہم امپورٹ کرتے ہیں مثلاً جاپان سے یا ہندوستان سے باہر کے علاقوں سے تو (۳) روپیہ فی من کے حساب سے ہم کو چاول لینا پڑتا ہے اسی طرح اوڑیسہ اور و ں سے (۳) روپیہ فی من کے حساب سے لینا پڑتا ہے اسی طرح مدھیہ پردیش سے لیا جائے تو ۱۶ سے لیکر ۲ روپیہ فی من تک پڑتا ہے اس کے لیے ٹرانسپورٹ چارجس بھی دینے پڑتے ہیں ۔ اس لیے پروکیورمنٹ ریٹ اور ایشو ریٹس میں فرق ہوتا تھا اس مرتبہ ہم کو باہر سے چاول امپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں رہیگی اس لیے مجھے امید ہے کہ لائسنسنگ ٹو ڈسٹرکٹس نکالدینے کے بعد چلنے کے ہی دنوں سے ہم عوام کو چاول دے سکینگے اس وقت جو اسٹاک ہمارے پاس موجود ہے وہ (۸) ہزار ٹن ہے اور ابھی پروکیورمنٹ جاری ہے ڈپارٹمنٹ کو توقع ہے کہ جنوری کے ختم تک پروکیورمنٹ کا کام مکمل ہو جائیگا ہمارا ٹارگٹ (۴) ہزار ٹن کا ہے ماہانہ چار ہزار ٹن سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہیں ہوگا اس طرح امید ہے کہ ہم (۴) ہزار ٹن وصول کرلے سکینگے ۔ اس وقت تو ( ) مہینوں کا اسٹاک موجود ہے چاول کے سلسلہ میں مزید کوئی فیصلہ کرنا ہوگا تو اس کے متعلق غور کرینگے میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں راشن شاپ سسٹم کی وجہ سے چاول کی کوالیٹی اور قیمتوں میں فرق پایا جاتا ہے اوسے میں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں حیدرآباد اور سکندرآباد میں چونکہ راشن شاپس کے ذریعہ باضابطہ چاول تقسیم کیا جاتا ہے اس لیے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی لیوی کی وصول کے زمانے میں موومنٹس (Movements) پر جو ریسٹرکشنس تھے وہ ہم نے سے عائد کیے ہیں اسکی وجہ سے شروع شروع میں سپلائی میں مشکلات ہوئیں اور قیمتوں میں اضافہ ہوا لیکن گزشتہ دو ہفتوں میں اس کا فیصلہ کیا گیا کہ اسکی ضرورت نہیں ہے پروکیورمنٹ اچھا ہو رہا تھا اس وجہ سے موومنٹس پر جو پابندیاں تھیں اون کو دور کردیا گیا بعض جگہ آئسپیل اور نان آئسپیل لوگوں نے حالات کے لحاظ سے لیوی کی

وصولی کے وقت بھی ان پابندیوں کو نکال دیا۔ ضلع ورنگل ، تعلقہ جنگاں اور دوسرے تعلقوں میں بھی اس قسم کا کام کیا گیا۔ اس لیے سرپلس فری ہو جانے کی وجہ سے قیمتیں دھیرے دھیرے کم ہوتی جا رہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاول کی حد تک کوئی سختی نہیں ہے۔

جوار کی حد تک میں یہ کہونگا کہ ڈی کنٹرول (Decontrol) سے پہلے تک اس پر بھی پابندیاں تھیں اور راشن شاپس کے ذریعہ یہ تقسیم کی جاتی تھی۔ گزشتہ سال جوار کی حد تک کراپس اچھے تھے اور پاڈی کی حد تک خراب تھے۔ سنہ ۱۹۵۲ ع میں ہمارے گوداموں میں جو جوار تھی وہ (۴) ٹن تھی خاص کر سال کے شروع میں اون چار مہینوں میں جنہیں لین منتھس (Lean months) کہا جاتا ہے اور جن میں جوار کی ضرورت ہوتی ہے ہم نے کافی مقدار میں جوار سپلائی کی۔ اس بات کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے کہ فلاں شخص کاشتکار ہے اوسکو جوار کی ضرورت نہیں اس قسم کی پابندیوں کو برخاست کرکے ہم نے کافی مقدار میں جوار سپلائی کی۔ گزشتہ سال سنہ ۱۹۵۲ ع کے آخر میں ہمارے پاس کے فگرس کے لحاظ سے پاڈی (Paddy) کا کافی اسٹاک موجود تھا اور جوار کی قیمتیں بھی کم ہوتی جا رہی تھیں۔ اس لیے حیدرآباد و سکندرآباد میں اس کو ڈی راشن (Deration) کیا گیا اور ہم نے یہ سمجھا کہ اسکو راشن شاپس کے ذریعہ سپلائی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لیے جنوری سے ہم نے اسکی سپلائی بند کردی۔ دو تین مہینے قیمتوں پر کنٹرول رہا لیکن بعد میں جب لین منتھس شروع ہوئے تو جسطرح ان مہینوں میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں حیدرآباد اور سکندرآباد میں بھی مشکلات پیدا ہونی شروع ہوگئیں۔ چنانچہ پھر ہم نے راشن کے ذریعہ اسکی سپلائی شروع کردی۔ گزشتہ چار مہینوں سے برابر یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ قیمتوں میں زیادتی ہوگئی ہے۔ اس لحاظ سے پہلے فی دوکان پانچ پلے جوار دینے کی بجائے اس میں اضافہ کیا گیا اور آخر میں تو یہ طے کیا گیا کہ جس کسی دوکان پر جتنی مقدار میں جوار کی ضرورت ہو اوتنی مقدار دیجائے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر آج کل مارکٹ کے جو ریٹس ہیں وہ میں ہاوز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ پیلی جوار کی قیمت کم سے کم ۳ روپیہ اور زیادہ سے زیادہ (۲۰) روپیہ فی پلہ۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے اشیورنس (Issue rates) (۳) روپیہ فی پلہ ہیں یعنی پیلی جوار ہم (۳) روپیہ فی پلہ کے حساب سے دیتے ہیں۔ اسی طرح سے جوار سفید کی قیمت کم سے کم (۴۴) روپیہ اور زیادہ سے زیادہ (۲۷) روپیہ جوار جینی اور ساہوری کی قیمت کم سے کم (۳۰ ۸) اور زیادہ سے زیادہ (۳۴ ۴۴) روپیہ لیکن حیدرآباد و سکندرآباد میں راشن کی دوکانوں پر جوار دینے کی وجہ سے یہ قیمتیں کم ہوگئی ہیں۔ گزشتہ دو ہفتوں سے حیدرآباد کے مختلف اضلاع سے میرے پاس تشویشناک رپورٹس آرہی ہیں اور اس ہاوز کے ارکان ممبرس نے بھی رپورٹیں دی ہیں کہ قیمتوں میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس لیے ڈپارٹمنٹ نے اپنے عہدہ داروں کو آرڈرس جاری کیے کہ

جہاں کہیں اس قسم سے وصول میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں پھر اسی سال پھر قائم کئے
جا کر جوار کی تقسیم کا انتظام کیا جائے ۔ کل یا پرسوں مرہٹواڑہ کے ایک آنریبل ممبر
اس سلسلہ میں میرے پاس آئے تھے ۔ وہ کہتے تھے کہ اس مرتبہ جوار کے کراپس کافی حد تک
خراب ہوئے ۔ ہاروسٹ کے زمانہ میں بے وقت کی بارش ہونے کی وجہ سے فصلوں کو کافی
نقصان پہنچا ۔ چنانچہ وہاں کے کسانوں سے پروکیورمنٹ کرنے کا جو طریقہ تھا
ڈپارٹمنٹ نے اوس کو بند کردیا اور اس کے بجائے جو کاشتکار مارکٹ میں اناج لاتے ہیں
اور جو لائسنس ہولڈرس ہیں اون سے ۲۰ فیصد ۔ ۴۰ فیصد مختلف اضلاع میں وہاں
کے حالات کے لحاظ سے تعین کرکے وصول کی جاتی ہے ۔ اس مرتبہ دو تین مہینوں کے
اندر پروکیورمنٹ نہیں ہوسکا کیونکہ فصلیں خراب ہونے کی وجہ سے مارکٹ میں
کافی جوار نہیں آسکی ۔ اس لحاظ سے سپلائی ڈپارٹمنٹ نے یہ طے کیا کہ پروکیورمنٹ بند
کردیا جائے اور بعد میں جب وصول میں اضافہ ہو تو پھر اسی سال کے دوران کسی
قسم کا انتظام کیا جائے ۔ اور میں ہاؤز کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں
بھی اسکی ضرورت ہوگی فوراً رو بہ عمل کردیا جائیگا ۔ اس وقت اسٹاک میں (۷) ہزار ٹن جوار
موجود ہے جہاں کہیں یہ معلوم ہو تو آنریبل ممبر مہربانی کرکے بتائیں تو وہاں فوراً
فوراً اس ساپہ قائم کرکے جوار تقسیم کی جائیگی

گزشتہ ہفتہ گورنمنٹ آف انڈیا نے کورس گرینس (Coarse grains) کے
بارے میں اپنی پالیسی کے سلسلہ میں یہ طے کیا کہ انٹر سٹیٹ موومنٹ یعنی ایک
اسٹیٹ سے دوسرے سٹیٹ میں جوار لیجانے پر جو پابندی تھی اوس کو برخاست کردیا
حیدرآباد اور مدھیہ پردیش یہ دو ایسے اسٹیٹس ہیں جو سارے ہندوستان میں جوار
کے لیے سرپلس مانے جاتے ہیں لیکن گزشتہ سال اگرچہ کہ ہمارے کراپس مدھیہ پردیش
کے کراپس سے اچھے رہے لیکن حیدرآباد گورنمنٹ ایسی پابندیوں کو اٹھالینے کے معاملہ میں
رائے نہیں دی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ اس سال یہ پابندی برخاست کرنا مناسب
نہیں ۔ اس مرتبہ گورنمنٹ آف انڈیا اس مسئلہ کو اچھے طور پر سوچ رہی ہے ۔ ہرس میں
جو فیگرس ہے ہیں اون کے لحاظ سے اس سال سارے ہندوستان میں کاشت کے رقبہ میں
دو ملین ایکر اضافہ ہوا اس بنا پر انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ ایسی پابندی کو نکال دیا جائے
میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کافی فائدہ حیدرآباد کو ہوگا کیونکہ اس سال ہمارے ہاں جوار
کی فصلیں خراب ہیں ۔ ابھی حال میں سری رنج چند ملدوی آئے تھے اون سے ڈسکس
کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مدھیہ پردیش میں پیلی جوار کا ریٹ (Rate) سات روپیہ
گلداری میں تھا اور سفید جوار ۸ ۔ ۹ روپیہ فی من کے حساب سے ہے ۔ وہاں کے کاشتکاروں
کو کافی قیمتیں دلانے کا سوال تھا اسطرح سے پابندی کو برخاست کرنے کی وجہ سے
وہاں کے کاشتکاروں کو کافی قیمتیں ملنے کا راستہ پیدا ہوگیا اور اسکے ساتھ ساتھ اون
اسٹیٹس کے لئے بھی یہ فائدہ مند ثابت ہوا جہاں جوار کی فصلیں خراب تھیں ۔ یعنی جو
جوار کے معاملہ میں ایک ڈیفسٹ سٹیٹ (Deficit State) ہے اونکو

کنٹرول میں لانے کی گنجائش پیدا ہوئی اسطرح وہاں بھی جو تراپس ر جوار دستیاب ہوسکے گی ان دانوں کو تحویل رکھتے ہوے میں گورنمنٹ آف انڈیا کے منصفانہ کو جو ن مدنظر کیونکہ کہ انکی اس کمی سے مشکلیں پیدا ہوئیں اور یہی ہے کہ اس عمل کی وجہ سے قیمتیں کافی کم ہو جاسکیں ورنہ اسکا امکان تھا کہ جوار کی قیمتیں بڑھ جاتیں حیدرآباد میں ہر جواری سا علاقہ ہے جہاں جوار کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے لیکن وہاں کی حد تک بھی یہ اندیشہ پیدا ہوگیا تھا کہ شاید وہاں جوار کی قیمت ہ روپیہ تک چلی جائے گی اس اندیشہ سے تشویش پیدا ہوگئی تھی لیکن اب میں ریسٹ ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اب وہ حالات باقی نہیں رہے اور اس تشویش کی ضرورت نہیں رہی جوار کی قیمت پنجاب اور مدھیہ پردیش میں ۲ روپیہ تک آ گئی ہے بعض جگہ سے سرحد پار جوار کی اسمگلنگ کی شکایتیں بھی تھیں لیکن اب سکا بھی انسداد ہوسکا ہے اس وقت سات ہزار ٹن جوار ہمارے ہاں موجود ہے ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ کسی قسم کی تشویش کی ضرورت نہیں ہے

گیہوں کے سلسلہ میں بھی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں حیدرآباد میں گیہوں سادی غذا کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا ہے میرے یہ کہنے کی یہ منشا نہیں ہے کہ میں گیہوں کھانے والوں کی اہمیت کو گھٹا رہا ہوں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ حیدرآباد میں گیہوں کی لوکل پیداوار کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے اسی لئے امریکہ سے جو گیہوں امپورٹ (Import) ہوتا ہے اسکو یہاں پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا جاتا میں گیہوں کے بارے میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں گیہوں کا کافی اسٹاک موجود ہے ایک وقت وہ تھا کہ ہم جسقدر بھی اناج باہر سے لے سکتے تھے ہمیں لینا پڑا اناج کا جمع کرنا ایک طریقہ ہوگیا تھا کیونکہ اوس وقت ضرورت تھی سنہ ۱۹۵۲ء میں گورنمنٹ آف حیدرآباد نے جو بھی اناج مل سکا اوسکو حاصل کیا اسکے بعد ہمارے پاس ۲ ہزار ٹن گیہوں کا اسٹاک ہوگیا جسکو ہم نے دھیرے دھیرے ریلیز کرنا شروع کیا ایک وقت وہ بھی تھا کہ جوار کے ساتھ گیہوں لینا لازمی تھا ورنہ جوار نہیں دیجاتی تھی کیونکہ اکثر لوگ گیہوں کھانے کے عادی نہیں تھے اسلئے گیہوں کو اسٹاک سے خارج کرنے کے لیے ایسا کرنا پڑا ہمارے پاس ہ ہزار ٹن گیہوں کا اسٹاک تھا وہ ایسا گیہوں تھا جو حیدرآباد میں پروکیور (Procure) کیا گیا تھا یہاں لوکل ورائٹی (Local variety) کو پسند کیا جاتا ہے لیکن اوس گیہوں کو نکالنے کا بھی ایک سوال تھا اور گیہوں کو نکالنے کے سلسلہ میں حیدرآباد گورنمنٹ کو کچھ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ رقمی نقصان کیا ہوا اسکے اعداد میرے پاس اس وقت نہیں ہیں ۱۶ روپیہ فی پلہ کے حساب سے ۲۴ ہزار ٹن گیہوں ہمکو بیچنا پڑا۔ سارے ہندوستان میں یہی قصہ ہوا اسلئے کہ گیہوں کا اسٹاک موجود تھا اور دوسرے غذائی اجناس جیسے جیسے فراہم ہوتے گئے گیہوں کی طرف سے لوگوں کی

بوجہ ہٹی گئی سمجھ نہ ہوا کہ (۱۰-۸-۳) فی من کے حساب سے دینا طے کیا گیا ہے
حیدرآباد نے بھی ... ہزار ٹن لیے۔ اسکو مرچنٹس کے ذریعہ ریلیز (Release)
کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ اسٹاک سنٹرل گورنمنٹ کے دینے سے اور سنٹرل گورنمنٹ
کی ذمہ داری سے جمع کیا گیا اور اسکو گوداموں میں لانے کا انتظام کیا گیا۔ گیہوں کے
استعمال کو فروغ دینے کے لیے اسکی قیمت کو پندرہ روپیہ آٹھ آنے سے گھٹا کر ڈیڑھ روپیہ
کمی کر کے چودہ روپیہ قرار دیگئی جو آجکل راشن شاپ میں حساب چھ آنہ چھ پائی
فی سیر فروخت کیا جا رہا ہے۔ آج مجھ سے ایک آنریبل ممبر نے دریافت کیا کہ کیا اس
قسم کا گیہوں دینا بند کردیا گیا ہے؟ میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بند نہیں کیا گیا
ہے وہ راشن شاپس کے ذریعہ آج بھی سپلائی کیا جا رہا ہے۔ گیہوں کی دو اقسام ہوتی ہیں۔
سفید اور لال۔ امپورٹ کیے ہوئے گیہوں میں سفید گیہوں پسند کیا جاتا ہے۔ ہمیں
جو دو ہزار ٹن گیہوں ملے ان میں چودہ سو ٹن ایسے گیہوں تھے جو سفید
تھے۔ ہم نے بھونگیر کے گودام سے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ گذشتہ تین
ہفتوں سے یہ چودہ سو ٹن گیہوں زیر استعمال رہے۔ ابھی کل ہی میرے پاس ڈائرکٹر فوڈ
(Director, Food) کی رپورٹ آئی ہے کہ وہ سفید گیہوں ختم ہوگیا ہے اسلیے
لال گیہوں اجرا کیا جائیگا۔ اگر ہم دونوں قسم کا گیہوں ایک ساتھ اجرا کرتے یعنی
نصف لال گیہوں اور نصف سفید تو لوگوں کو اعتراض ہوتا اور ہر ایک سفید گیہوں کا
ہی مطالبہ کرتا۔ اسلیے ہم نے پہلے سفید گیہوں سربراہ کیا اور اسکے بعد اب لال گیہوں
دینے والے ہیں۔ صرف رنگ کا فرق ہے ورنہ غذائیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سرکار جو سو ٹن
جو گیہوں باقی رکھتا ہے اوس کے خرچ ہونے کے بعد مجھے امید ہے کہ حیدرآباد کو
جتنا اس قسم کے گیہوں کی ضرورت ہوگی گورنمنٹ اف انڈیا ۱۴ روپیہ فی من کے
حساب سے دینے کی منظوری دیگی۔ پندرہ روپیہ آٹھ آنے کے حساب سے لینے والوں
کیلیے ہم نے ایک ہزار ٹن کی پابندی رکھی ہے۔ گیہوں کی حد تک ایک مختصر پکچر میں
آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آج گیہوں کا مارکٹ ریٹ یہ ہے۔ دیسی گیہوں (۲۲)
روپیہ سے ہے اور دوسرا گیہوں (۱۶) روپیہ کے حساب سے ہے اور راشن شاپ میں
(۱۴-۶-۸) کے حساب سے ملتا ہے۔

اسکے بعد جوار کے سلسلہ میں مجھے ایک چیز عرض کرنا ہے۔ کہا گیا کہ
حیدرآباد گورنمنٹ نے کافی جوار باہر بھیجدی اسلیے یہ پوزیشن پیدا ہوگیا۔ میں یہ
عرض کرونگا کہ جوار کو لیوی راشن کرنے کے لیے کاشتکاروں سے راست وصول کرنے کے
طریقہ کو مسدود کرکے ٹریڈ (Trade) کے طریقہ سے وصول کرنے کا انتظام
کیا گیا۔ (۷) ہزار ٹن اوس وقت اسٹاک تھا۔ سنٹرل گورنمنٹ کے مطالبہ پر ہم نے
سپلائی کیا۔ اگر سنٹرل گورنمنٹ کے مطالبہ پر ہم سپلائی نہ کرتے تو ٹھیک نہ ہوتا اور
دوسری بات یہ تھی کہ اتنے بڑے اسٹاک کو ہم زیادہ دنوں تک محفوظ رکھتے تو یہ
جوار سب پرانی ہو جاتی اور اسکا کیا حشر ہوتا۔ اسکے بعد قیمتوں میں کیا فرق ہوسکتا

تھا اسکی وضاحت کرنا میں ضروری نہیں سمجھتا کیونکہ آنریبل ممبرس خود اسکا اندازہ کرسکتے ہیں ۔ سنہ ۱۹۵۲ء میں جو جوار باہر بھیجی گئی تھی میں اسکی تفصیلات کمی اور سوال کے سلسلہ میں ہاؤز کے سامنے پیش کرچکا ہوں ۔ لیکن جب ہم پرائس سپورٹ کے ذریعہ جوار کو فروخت کرنا طے کیا گیا تو ہم نے باہر بھیجنا بند کردیا اکسپورٹ نہیں کیا ۔ ماہ نومبر میں البتہ ڈیڑھ سو ٹن مدراس کو اور ڈیڑھ سو ٹن بمبئی گورنمنٹ کو دیئے گئے ہیں ۔ وہاں کی ضروریات جیسے ہی بڑھی گئیں ہم نے باہر بھیجنا بند کردیا ۔ اور اب ساٹھ ہزار ٹن جوار اسٹاک میں موجود ہے ۔ جوار میں ہم کو نقصان سے بچنا تھا اور اسکے سوا چارہ نہیں تھا کہ ہم اپنا اسٹاک دوسری جگہ بھیجیں اور اس سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوسکتا ہے کہ چاول وغیرہ کی ہم کو ضرورت ہوتو ہم دوسرے اسٹیٹس سے لے سکتے ہیں ۔ یہ صحیح ہے کہ چار پانچ اضلاع میں فصلیں خراب ہوئی ہیں ۔ ایسی صورت میں اگر ضرورت پڑے تو ہم باہر سے اناج لے سکتے ہیں یہ صحیح ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں خریف کی فصلیں خراب ہوئی ہیں اور ربیع کی توقعات بھی کچھ اچھی نہیں ہیں لیکن اس کمی کی تلافی دوسری جگہوں سے ہوسکتی ہے

املی و پیاز ۔ املی اور پیاز کے سلسلہ میں حیدرآباد گورنمنٹ یا کسی اور اسٹیٹ میں کسی قسم کی پابندی یا کنٹرول نہیں ہے ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے قیمتوں میں اضافہ یا کمی کاشتکاروں کے احساس بیع جوری پر منحصر ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی پانچ روپیہ اسکا بھاؤ رہتا ہے تو کبھی دس چالیس تک پہنچ جاتا ہے ۔ اس سال فصلیں خراب ہونے کی وجہ سے اور دوسرے وجوہات کی بنا پر گورنمنٹ آف انڈیا نے یہاں کی حد تک یہ طے کیا ہے کہ انڈیا سے باہر سارا اکسپورٹ (Export) کرنے کی اجازت نہ دی جائے

جون اور جولائی میں جب یہاں پرائسس میں ایکدم اضافہ ہوا تو حیدرآباد گورنمنٹ نے سنٹرل کو اس بارے میں ریپریزنٹ (Represent) کیا ۔ دوسرے اسٹیٹس نے بھی ایسے ریپریزنٹیشنس (Representations) کیے ۔ اس کے بعد ملک سے باہر اکسپورٹ (Export) کو بالکل بند کردیا گیا حیدرآباد گورنمنٹ نے یہ بھی ریپریزنٹ کیا کہ حیدرآباد سے جو اکسپورٹ کیا جاتا ہے اس کو روکا جائے ۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کو منظور نہیں کیا ۔ ابھی ابھی گذشتہ چند مہینوں میں قیمتیں کم ہوئی ہیں ۔ مارچ ۱۹۵۲ء میں جہاں تمرہنڈ (Tamarind) کا بھاؤ ۰-۱۰-۲ فی من (۱۲ سیر) تھا ڈسمبر میں (۶-۳-۰) ہوا ۔ یہ شاد نگر مارکٹ کے فگرس ہیں ۔ اسی طرح یونیفارملی (uniformly) ہر جگہ کو دیکھیے ۔ تمرہنڈ جنوری ۱۹۵۲ء میں (۰-۱۰-۵۵) فی من تھا اور فروری میں (۰-۱۰-۳) فی من ریٹ اس طرح وقار آباد میں ہوا ۔ میں حیدرآباد کے دس بڑے مارکٹس کے ریٹس بتلا رہا ہوں ۔ حیدرآباد کی حد تک ۵ سے ۲۲-۱۲-۰ ریٹ ہوا ۔ اسی طرح جنوری میں ۹۵ روپیے تھی فروری میں ۶۰

روپسے ہوئی وغار آباد کی حد تک ۲ سے ۵ء۲ روپسے ہوئی اسی طرح باجرکی حد تک جنوری میں ۳ ہ ۵ ی پلہ تھی وہ فروری میں (۹ ۹) ہوگئی ان نمبروں کو بتلانے سے مطلب یہ ہے کہ جنوری فروری میں عام طور پر ہر سیزن میں ما کٹلی (Mukedly) ہوتا ہے کراپس کی مارکٹ میں ویلیلیبی (Availability) کی وجہ سے گیہوں کی حد تک ایک خاص چیز دیکھی گئی ہے وہ یہ کہ گیہوں کے دروں پر ملک کا حق دینے کے بعد بہت سے رہنے کرنے گئے وہ بھی ایک فیکٹر ہے صرف یہی ایک فیکٹر نہیں مگر یہ ایک فیکٹر ضرور ہے جس کی وجہ سے گیہوں کے پروڈکشن میں کمی ہوئی اور قیمتوں میں اضافہ ہوا چنانچہ حکومت حیدرآباد اس بات پر غور کررہی ہے کہ اس کو کس طرح روکا جاسکتا ہے

تیل کی قیمتیں بھی گذشتہ دو مہینوں کے اندر کافی کم ہوئی ہیں دالوں کی قیمتوں میں بھی کافی کمی ہوئی ہے میں تیل کی لسٹ ہاؤس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تیل کی قیمت (۳) کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ (۸) ہے تیل (۳) ملکا آئیل (۵) لن سیڈ آئیل (Linseed oil) (۹ ۸) یہ ۶ ڈسمبر کے ریٹس ہیں اس کے بعد کے ریٹس نہیں ہیں لیکن ان کے لحاظ سے بھی کافی کمی ہوئی ہے

سری بھگوان راؤ گاڑوے (عثمر) کیا یہ تیل کے لسٹ ریٹس ہیں؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ہاں اس طرح میں مطلب

سری بھگوان راؤ گاڑوے آج تیل کا بھاو ۲۶ سے ۳ روپیے فی من ہے ڈھائی روپے سیر ہے

ڈاکٹر چنا ریڈی میں نے ۶ ڈسمبر کے ریٹس آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں میں نے اس طرح ہاؤس کے سامنے فلہ سجو نس کا ایک پکچر رکھا ہے آنریبل ممبرس اس پر مزید کامنٹس (Comments) دیں تو جو تفصیلات ضروری اور ویلیبل (Available) ہونگی انہیں میں ہاؤس کے سامنے رکھوں گا ہاں شکر کی حد تک میں کہنا بھول گیا تھا شکر بھی ڈی راس ہوئی ہے اور گورنمنٹ نے فری مارکٹ کے لئے اس کو ریلیز (Release) کیا ہے حیدرآباد میں شوگر فیکٹری دی بگسٹ فیکٹری ان انڈیا (The biggest Factory in India) ہے وہ ۷۰ سے ۸۰ فیصد ضرورت کو پورا کرتی ہے اس کا کافی حصہ حیدرآباد میں ریلیز کیا جاتا ہے گذشتہ چند دنوں پہلے شکر کی قیمت بڑھ گئی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کے ریلیز کا آرڈر دیا تھا اور یہ زمانہ شوگر فیکٹری میں شوگر کرشنگ سیزن (Sugar crushing Season) کا ہوتا ہے ان دنوں واگنس کی مشکلات کی وجہ سے قیمتیں بڑھ گئی تھیں اور دوسرا وجہ

ں سے زیادہ تک قیمت پہنچ گئی تھی گو سوکرڈی راس کی گئی ہے اوپن مارکٹ
کی گنجائش ہے لیکن اس کے باوجود سپلائی ڈپارٹمنٹ اس پر نگرانی رکھتا ہے کہ جس
قیمت پر اوپن ریلز کیا جاتا ہے عوام کو قریب قریب اس قیمت پر مارکٹ میں ملتی ہے تاہم
مگر اصل دشواری یہ ہے کہ یہ رسی سال سے بند کردی گئی ہے لیکن سوگر
فیکٹری سے بات چیت کرکے جو اسٹ مقرر ہوئی ہے اس پر دینے کا انتظام
کیا گیا ہے جا جہ اس وقت شکر (۸ ۲) کی سیر کے حساب سے ہر رسی سال پر
ملتی ہے اوپن مارکٹ کامپٹیشن (Open Market Competition) کی
وجہ سے (۱۸) روپیہ کی بلہ سے (۱۴) روپیہ کی پھیلہ کردی گئی ہے اور
مارکٹ میں اس کی کافی مقدار موجود ہے مجھے امید ہے کہ شکر کی کوئی انکسس
محسوس (Anxious Situation) نہ ہوگی اور لوگوں کو کافی مقدار میں مل سکے گی

* **श्री व्ही डी देशपांडे** —अध्यक्ष महोदय आनरेबल मिनिस्टर फार फड अ ड सप्लाय न जो चीज हमारे सामन रखी ह और जो फिगर हमारे सामन रखा ह कि आज अनाज के हालात अच्छे ह अुससे मालम होता ह कि सही जो हालात ह अुनको अडर अस्टिमट (Under estimate) किया गया ह।

पहले म जवार के सिलसिले म कुछ अज करना चाहता हू मेरे पास जो फिगस अिसकी किमतो के बारे म ह जो कि अक दो दिन पहले के ह अुनके लिहाज से मुख्तलिफ डिस्ट्रिक्टस म क्या हालात आज राअिस (Rice) के बारे में ह वह मैं आपके सामन रखना चाहता हू। जहा आदिलाबाद में चावल की किमत २४ से ३१ रुपये फी पल्ला है वहा पर गुलबर्गा रायचुर और बीदरमें ४६ रुपय से ५२ रुपये फी पल्लातक किमते बढी हुअी ह। अिन किमतो का मुकाबला आदिलाबाद की कीमतो से किया जाय तो मालम होगा कि यह कीमते दुगन से भी ज्यादा ह मेरा कहना यह है कि हुकमत हैदराबाद ने जो अपनी अक्सपोट पालिसी (Export Policy) रखी ह वह सही नही ह आज ग व्हनमट आफ अिंडियान जो अनाज के अिंटरस्टेटमुव्हमट (Inter state Movement) को फरी रखन की पालिसी रखी ह वह हालात के लिहाज से ठीक नही ह यदि हम जरूरत पडी तो मध्यप्रदेश आदि दीगर स्टटो से ज्वारी मिल सकती ह यह सही ह लेकिन जो फरी ट्रड (Free trade) जिसके लिय रखा गया ह वह सही नही ह। अिस तरह फरी ट्रड रखना म मुनासीब नही समझता हू गुलबर्गा और रायचुर के रिपोट ह कि वहा पर ज्वारी के भाव काफी बढते जा रहे ह औरंगाबाद की रिपोट ह कि वहा जो जवार दी जा रही है वह निलवा जाति की ह और यह बिलकुल खान के लायक नही ह अुसमें काफी पानी ह और यह गीली ह। अितनाही नही बल्कि मेडिकल आफिसर की भी यही रिपोट ह कि वह ज्वार खान के लायक नही ह बबअी मद्रास आदि स्टटो न असे लेन से भी अिनकार किया है। मन सुना है कि अिस महिन से अलबत्ता सफद चाल ज्वार दी जा रही ह। लेकिन आम तौर पर जो ज्वारी दी जाती है वह अच्छी नही ह और कट्रोल न होन की वजह से बाहर कीमते बढ रही ह सरकार जो अनाज सप्लाय करती ह वह अच्छा न होन की वजह से लोगो को बाहर से ज्यादा कीमतो पर अनाज लेन पर मजबूर होना पडता ह। आज बाजार म फी रुपये को तीन सेर जवारी मिल रही है।

आज हुकूमत की तो डीकंट्रोल की पॉलिसी है। जिसको ठीक से चलाना है तो पहले गव्हर्नमेंट के पास अनाज का काफी स्टाक होना जरूरी है ताकि किसी भी मौके पर उसे रिलीज (Release) किया जा सके और मार्केट पर चेक (Check) रहे। सारे हिंदुस्तान की ही आज डिकंट्रोल की पालिसी है। लेकिन यह देखा जाना चाहिये कि अलग अलग सूबों में या डिस्ट्रिक्टस में ज्यादा डिसपॅरिटी (Disparity) नही होनी चाहिये।

आज के हालात यह है कि जो लोअर अिनकम ग्रूप्स (Lower income Groups उनके अकानॉमिक हालात अच्छे नही हैं। ज्वारी की फसल अच्छी नही है। अिस लिये अिस सिलसिले है में मैं कुछ सजशन्स (Suggestions) ऑनरेबल फूड अँन्ड सप्लाय मिनिस्टर के सामने रखना चाहता हू। पहली बात मैं यह कहना चाहता हू कि बाहर के स्टेटो को जो ज्वारी भेजी जा रही है वह बिलकुल बाहर नही भेजी जानी चाहिये। अनाज के जो भाव बढ रहे हैं उनको रोकने के लिये गव्हर्नमेंट को चाहिये कि चीप ग्रेन शाप (Cheap grain shop) के जरिये से अनाज अव्वाम को मुहैया करने का अिंतजाम करे। जब से डिकंट्रोल होगया है तब से ब्लॅक मार्केट Black market। मैं लेकिन ब्लॅक मार्केट तो नही कहा जा सकता है क्योंकि अभी तो डीकंट्रोल हुआ है तो आभी ब्लॅक मार्केट या व्हाअिट मार्केट (White Market) हो अुसमें कीमते बढती जा रही है। अुसको रोकने के लिये चीप ग्रेन शॉप खोल कर अुसके जरिये से अनाज देने का अिंतजाम करना चाहिये।

मिनिस्टर साहब ने फरमाया कि हमारे सरकारी गोदामो में ज्वार का ७००० टन स्टॉक मौजूद है। लेकिन मुझे शक है कि यह जो कीमते आज बढ रही हैं अुसका मुकाबला अितने स्टॉक से किया जा सकता है या नही ? ज्वार की हद्दतक तो जो जायजा मिनिस्टर साहबने लिया है वह ठीक नहीं है। असे हालात में अितने स्टॉक से गव्हर्नमेंट हालात का मुकाबला कसे करेगी ? औरंगाबाद के हालात तो मने आपके सामने रखे ही है। अुन पर ध्यान देना जरूरी है। वहा अच्छा अनाज भेजा जाना चाहिये।

अब चावल के सिलसिले में जो मुख्तलिफ अजलाओ के फिगर्स मेरे पास है वह मै आपके सामने रखना चाहता हू। निजामाबाद वरंगल और महबूबाबाद में चावल की कीमत फी पल्ला ४६ रुपये से लेकर ५६ रुपये तक है। अिसके मुकाबले में औरंगाबाद में ९६ रुपये से लेकर, १०५ रुपये, गुलबर्गा में ८५ रुपये से लेकर ९६ रुपये तक, रायचुर में ८५ रुपये से १०० रुपये तक असी चावल की कीमते है। तेलंगना के अरिया में जहा चावल की कीमत ४६ रुपये से ५६ रुपये फी पल्ला है और रायचूर औरंगाबाद आदि मुकामात पर वह १०० १०५ तक है यानी करीब दुगनी से भी ज्यादा है। यह जो भाव में डिसपॅरिटी है अुसका मुकाबला जनता को करना पड रहा है। आज फूड डिपार्टमेंट का यह काम है कि वह कुछ असा अिंतेजाम करे कि अुससे जो कीमते बढ रही है वह बढने न पायें, और लोगो को सस्ते दामो पर अनाज मिल सके। अिसके लिये मेरा सजेशन यही है कि असे जगहो पर फेअर प्राअिस ग्रेन शॉप (Fair Price grain shop) खोले जाने चाहिये। यदि असा किया जाय तो ही जो भाव बढरहे है अुनका मुकाबला किया जा सकता है। अभी तो अिंटर डिस्ट्रिक्ट मुव्हमेंट पर जो रिस्ट्रीक्शन था वह हटा दिया गया है। अिसका नतीजा यह हुआ है कि जहा जो चीजें पैदा

होती है वहा तो अुसकी कीमत कम है, लेकिन जहा यह माल पैदा नही होता वहा पर यह कीमते ज्यादा बढ रही है। और जैसा कि मैने बताया कअी मुकामात पर यह कीमते दुगनी तक भी बढ गअी है।

जो कीमते हैदराबाद शहर में और दूसरी जगहो पर बढ रही है अुनके बारे में कअी पार्टियो ने और यहा के वीमेन्स कौन्सिल ने भी मिनिस्टर साहब के पास रिप्रजेंटेशन किया है असा मैने सुना है यह देखा गया है कि गवर्नमेंट रेशन शॉप में कीमत कम होती है और अुसी अनाज की कीमत लायसेन्स शॉप में ज्यादा होती है। रेशन शॉप में जो अनाज की क्वालीटी (Quality) होती है वह अच्छी नहीं होती। अिसलिये लोगो को मजबूरन लायसेन्स शाप से लेना पड़ता है। और दाम ज्यादा देने पड़ते है। प्रायव्हेट दुकानो में दाम दुगन तक बढ जाते है। यह ठीक नही है। रेशन शाप में भी अच्छी क्वालीटी रखी जानी चाहिये ताकि लोगो को मजबूरन ज्यादा दाम न देना पडे।

यह भी अेक शिकायत है कि जो लायसेन्स शॉप है अुनको जितना राअिस मगाने की अिजाजत है अुससे ज्यादा राअिस मगाया जाता है और अुससे ब्लॅक मार्केट ज्यादा बढता है। जो ज्यादा राअिस मगाया जाता है अुसे बाद में ब्लॅक मार्केट मे बेचा जाता है। अिस सिलसिले में शहर में तो काफी गडबडी हो रही है। डिपार्टमेंट के बडे ऑफसर से लेकर अिनस्पेक्टर्स और नीचे तक सबको यह बाते मालूम है। लेकिन वे सब अुसमें मिले हुअे रहते है और बडे आफसर भी करप्शन (Corruption) करते है। मिनिस्टर साहब यदि चाहे तो मै अिसके तफसीलात देने के लिये भी तयार हू। फूड डिपार्टमेंट में करप्शन होता है और अुसका असर कीमतो पर भी होता है और नतीजतन कीमत बढती है।

[MR DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

अिन सब हालात को देखते हुअे न सिर्फ फेअर प्राअिस शॉप की जरूरत है बल्कि गरीब लोगो के लिये खास तौर पर चीप ग्रेन शाप की भी जरूरत है। आज तो हमारे सामने बेरोजगारी का मसला है। आज शहर में करीब १५०० मजदूर बेरोजगार हो रहे है। अेक तरफ बेरोजगारी बढ रही है और दूसरी तरफ कीमते भी बढ रही है। अिस अनाज के मोसम में यह कीमते दुगनी बढी है। अिसके बाद और कितनी बढेंगी मालूम नही। अैसे हालात में जो गरीब लोग है अुनके लिये फेअर प्राअिस शॉप्स, और चीप ग्रेन शाप्स, खोले जाने चाहिये जिससे अुनको कम दामो पर अनाज मिल सके

गेहू के बारे में मै मानता हू कि यह कोअी स्टेपल फूड (Staple food) नही है। अुसके बारे में मुझे ज्यादा तजरूबा भी नही है जो मै हाअुस के सामने रख सकू। लेकिन टेमरिन (Tamarind) ओनियन्स (Onions) और आअिल्स (Oils) के सिलसिले में मुझे कहना है। और खासकर टमरिन और ऑअिल्स के बारे में मै कहूगा कि सेल्स टेक्स का मसला जब हमारे सामने आया था अुसी वक्त मै ने यह चीज हाअुस के सामने लाअी थी कि सेल्स टेक्स की अिजाजत टेमरिन और चिली वगैरा पर देने से यहा के भाव बढनेवाले है। भाव बढने के और भी वजूहात है यह मै मानता हू। लेकिन अुनमें से यह भी अेक वजह है कि ये चीजें यहा बेचने के मुकाबले में अगर बाहर बेची जायें तो ज्यादा फायदेमद होती है। क्योंकि वहा टॅक्स नही देना पडता। लेकिन यहा जो टॅक्स लगाया गया है अुसके नतीजे के तौर पर यहा भाव बढे हुअे है।

ये तमाम बाते म हाअुस के सामन रखना चाहता था। अिसके बारे में ज्यादा तफसीलात जो दूसरे आनरेबल मेंबरस अिस पर तकरीर फर्मायेंग अुस वक्त वे हाअुस के सामन रखेंग। म अितना ही अर्ज करना चाहता हू कि डीकन्ट्रोल करते वक्त हमको बहुत ही काशसली (Cautiously) स्टेप्स (Steps) लेन की जरूरत है। क्योंकि अगर डीकन्ट्रोल (Decontrol) की वजह से महंगाओी बढती है स्माल अिनकम ग्रुप्स (Small income groups) का नुकसान होता है तो वह डीकन्ट्रोल की पॉलिसी हमारे मुल्क के लिये फायदेमंद नहीं हो सकती। अिसका खियाल न किया जाय तो लोगों का नुकसान होगा। पहले काफी स्टाक (Stock) जमा करके झोंस (Zones) बनाकर हर कदम पर हमको अुससे फायदा होगा या नहीं अिसका विचार करके फिर आगे बढना होगा। लेकिन मुझ अंदेशा ह कि हुकूमत काशस स्टेप्स ले रही है या नहीं। तजुरूबे से हम देख रहे ह कि असा नहीं हो रहा ह। जनता में घबराहट ह कि अिस तरह से अगर कीमते बढगी तो हम अपनी कम अुजरतो से अुनका मुकाबला किस तरह से कर सकते हैं। म हुकूमत से अुम्मीद करता हू कि अिस सिलसिले म जरूरी अकदाम किया जायगा।

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد عام) مسٹر اسپیکر سر آج حکومت کی اغذیہ کی پالیسی پر بحث کرنے کا جو موقع دیا گیا ہے وہ ایک اچھا موقع ہے اس وقت عوام میں ایک بے چینی ضرور ہے اور جوار جو خاص کر عام لوگوں یا زیادہ تر پاپولیشن (Population) کی مکھیہ غذا ہے اس کی قیمت کافی بڑھ رہی ہے جیسا کہ ابھی آنریبل منسٹر نے فرمایا لین ایرس (Lean year) میں ہی جوار پیدا کرتا ہے۔ اساڑ اور ساون دو مہینے ایسے ہیں جس میں جوار کی قیمت بڑھتی ہے۔ ہمارے پاس ربیع اور خریف کی جو جوار ہوتی ہے اگر ان کی فصلیں اچھی ہوتیں تو ممکن ہے کہ اتنی قیمت نہ بڑھتی۔ لیکن خریف کی فصل کا یہ حال ہے کہ جہاں ۲ پھلیے ہوتے تھے وہاں مشکل سے ۵ پھلیے پیدا ہوئے ہیں کپاس کراپس کی حالت بھی اسی طرح ہے کہ جتنا خرچہ کسان نے اس پر کیا ہے وہ خرچہ بھی اس کو واپس نہیں ملا ربیع کی جوار کے متعلق اگر امیدیں اچھی ہوتیں تو یہ ممکن تھا کہ جو اسٹاک ہولڈرس ہیں جوار بیچنا شروع کرتے۔ لیکن ربیع کی جوار بھی اچھی نہیں ہو رہی ہے۔ تخم ریزی کے وقت ایک خاص قسم کی بیماری پودوں میں ہوئی۔ حکومت کا اس وقت یہ اقدام کہ انٹر اسٹیٹ موومنٹ (Inter state movement) کی پابندی اٹھا لی گئی موزوں ہوا ہے۔ اپنے پاس سارپلس (shortage) ہوتے ہوئے باہر سے جوار آسکتی اور یہاں کی ڈراسٹک کنٹرول (Neutral) کرسکی میں اس کی امید نہیں کرتا کیونکہ ہمارے پاس سے ہی جوار مدھیہ پردیش اور بمبئی کو بھیجی جاتی ہے۔ خاص کر بمبئی تو ہماری ہی جوار پر زندہ رہتا ہے۔

جب کنٹرول تھا تو سمگلنگ (Smuggling) کا ایک عجیب طریقہ رائج تھا۔ نہ صرف بیل گاڑیوں اور موٹروں پر جوار کی سمگلنگ ہوتی تھی بلکہ موٹروں اور اس سے بھی بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ لاشوں کی ارتھی میں لوڈ کرکے لیجائے

بھی ۔ چور راستہ میں چوری کرتے ہیں لیکن یہاں دن میں ٹرین کے ذریعہ اسمبلی ممبر ہونے کے باوجود ٹرین سے اسمگلنگ کا ایک نیا طریقہ لاہور میں رائج تھا اوس زمانہ میں اسی سے متعلق کہا گیا ۔ بدقسمتی ہے کہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی کلکٹر صاحب کو دو لاریاں پکڑ کر دی گئیں اب تک نہیں معلوم کہ اس کا کیا ہوا سپلائی ڈپارٹمنٹ نے کیا کیا معلوم نہیں کلکٹر سے کہا جاتا ہے کہ آپ سستی و کسعی و وہ کہتے ہیں کہ اڈمنسٹریشن (Administration) میں جانے کا آپ کو اختیار نہیں ہے اب کوئی اور خبر لائیے تو اس پر ہم غور کرسکتے ہیں اڈمنسٹریشن کی ایک کمیونٹی (Community) ہوگئی ہے ایسے ذات بھائی پر دھبہ آنے والا ہوتا تو کوئی نہ کوئی ابھرنے والا ہوتا تو اس کو ڈیفنڈ (Defend) کرنا شروع کرتے ہیں لاہور کے لوگ اسمگلروں کو بتلائے کہ یہ جوار سندی میں جارہی ہے تو انہوں نے بتلایا کہ ہم مجبور ہیں ہم کچھ نہیں کرسکتے یہ دھندہ بن گئی تھی نہ صرف لاہور میں بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی ایسا ہو رہا ہے وہاں تو جو ندی پر لیجاتے ہیں ریل سے ابھی فرمایا کہ نیر اسٹیٹ ہونے کی وجہ سے اسمگلنگ ہوئی میں یہ تو نہیں کہتا کہ کیونکہ چور چوری کرتا ہے اس لیے سامان ہی گھر میں نہ ہو یا زرعی مزدور ٹھیک کام نہیں کرتے اس لیے فصلیں ہی نہ اگائی جائیں تو یہ کوئی بحث نہیں ہے لیکن ہمارے پاس پروڈکشن (Production) میں جو کمی ہوئی وہ اڈمنسٹریشن کی کمزوری کی وجہ سے ہوئی

اسکے بعد میں ضمنوں کے سلسلہ میں عرض کرتا ہوں ڈی کنٹرول پالیسی سے پہلے بھی ایک ہفتہ سے لاہور میں جوار کی قیمت ۵ تا ۵۵ روپیہ پلہ پرلی میں ۲۵ روپیہ و گمر میں ۲۵ تا ۵ روپے رنگ میں ۵۵ روپیہ یہ ریع کی جوار کا مین (Main) علاقہ ہے ترنھی میں ۲۵ روپیہ اور ناندڑ میں ۵ روپیہ تک قیمت گئی ہے ممکن ہے کہ انکے گرنٹ کی فگرس میں زیر ہونا لیکن میں یہ ایسا عرض بتلاسکتا ہوں کہ ربیع کی تخم ریزی ہوئی تو ہمارے ایک ممبر نے یہ رپورٹ دی کہ سولہ آنہ تک ہوا ہے گروتھ بہت پیدا ہوئی مگر اسکو باہر بھیجنے کی تو یہ گورنمنٹ پالیسی اختیار نہ کرتی تو اچھا تھا دراصل گروتھ کی پیداوار بھی نہیں ہوئی ہے غلط رپورٹ دینے والے محکومت کو خوش کرنے کیلئے رسپانسبل (Responsible) عہدہ داروں میں بھی نہ رہا (Trend) ہے جوئی راد وصول کرنے اور اپنے صاحب کی خاطر کو ابھی بتلانے کیلئے بعض اوقات نہ خوش ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ڈائرکٹ (Direct) دیہاتوں میں جاکر حالات نہیں دیکھتے فصلوں سے واقف نہیں ہوتے اور ہوتے بھی ہے تو بھی عملاً کچھ نہیں کرتے ۔

گیہوں اور چاول کے متعلق بھی آنریبل منسٹر نے کہا ہے میں اس وقت یہ تو کہونگا مارکٹ میں سے انکے اٹھ جانے سے پرائس نکلنے جاری ہو سکتا کہ وہ مشکل ا کٹے (Psychological effect) انکے ذرائس میں بھی آسکتا ہے لیکن ایسا ہی کافی نہیں ہے حکومت نے اسکے لیے جو کچھ کیا ہے وہ اپنی جگہ ٹھیک ہی ہے لیکن حیدرآباد کیلئے یہ مناسب موقع نہ تھا

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے اس چاول کا ایک زیادہ سے گیہوں کا بھی زیادہ ہے کنزمپشن کے لحاظ سے برا حال ہے کہ جوار زیادہ کنزیوم ہوتی ہے اور اسکا پروڈکشن بھی زیادہ ہے کم و بیش تلنگانہ میں پروڈکشن زیادہ ہے لیکن صرف سات ہزار ٹن حکومت کے پاس ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے فراخ دلی کے ساتھ جوار باہر بھیجدی اب قیمت بڑھ گئی ہے اور اوپن مارکٹ میں پرائس کم ہونے کا امکان نہیں ہے جس کی جوار کم آنے کی وجہ سے بھی پرائس ویسی ہی رہینگی نیز ہم گھر میں جب کھانے کو نہیں ہے تو پھر باہر کے ریاستوں میں بھیجتے وقت اسکا خیال کیا جاتا کہ جوار کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے غریبوں کو تو چھوڑ دیجیے وہ بھی یہ دیکھتے ہیں کہ آئندہ فصل کیسی آئیگی اسکے لحاظ سے وہ بازار میں لاتے ہیں غریب کسانوں کا یہ حال ہے کہ (جسے اردو میں کیا کہتے ہیں) کھلہ ہوتا ہے تو اسکو اسکے ساہوکار اور دھوبی وغیرہ مزدوروں کا بھی مسئلہ رہتا ہے اس لیے وہ جوار کا اسٹاک نہیں کرسکتا اس لیے نرخ بڑھ جانے کی وجہ سے اس شخص کی زندگی پر اثر ہوتا ہے کیونکہ اسکی زیادہ سے زیادہ آمدنی کھانے کیلئے خرچ ہوجاتی ہے اور اسکو آئندہ فصلوں کی تیاری کیلئے جو خرچہ کرنا پڑتا ہے وہ نہیں جاسکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آنے والی فصل پر اس کا اثر ہوتا ہے اس لیے غریب کاشتکاروں کے لیے اور بیکار مزدوروں کے لیے ہم نے چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کا ڈیمانڈ (Demand) کیا تھا میرا خیال ہے کہ حکومت اس پر ضرور غور کریگی وہاں لوگوں کو کام نہیں ملتا اور کام نہ ملنے کی وجہ سے پیسہ بھی نہیں ہے پھر تھوڑا بہت بچ کر جو پیسہ کسی نے جمع کیے ہوں تو اناج کی اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ وہ اس کے لیے خرچ ہوجاتا ہے اس لیے میں حکومت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس کے پاس کافی اسٹاک غلہ کا ہے تو وہ فراخ دلی سے ہر تعلقہ میں ساتھ ساتھ چیپ گرین شاپس بھی قائم کرے یہ ایک اچھا مشورہ ہے کہ آئندہ سے جوار باہر نہیں بھیجی جائیگی ورنہ پچھلے دنوں کہ حیدرآباد جو ایک اوور پروڈکشن (Over production) کا اسٹیٹ ہے اسکو اور جگہ سے بھیک مانگنے کی نوبت آئیگی اس لیے مجھے امید ہے کہ حکومت اس پر کافی غور کریگی

شری سید احمد حسین (ہنگولی) مسٹر اسپیکر سر غذائی مسئلہ کے بارے میں بحث کرنے کا اس آنریبل ایوان کو موقع دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ضرورت اس بات کی بھی کہ اس مسئلہ کا مفصل جائزہ لینے کے لیے اور اس کے ہر پہلو کو

واضح طور پر حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لیے کافی وقت دیا جاتا۔ جو وقت دیا گیا ہے وہ کافی نہیں ہوسکتا لیکن بہرحال اسی وقت کو غنیمت جان کر میں چند ضروری امور کی طرف اشارہ کروں گا

آنریبل سپلائی منسٹر نے ابھی اپنا جو پالیسی اسٹیٹمنٹ یہاں دیا اوس میں حسب دستور اور جیسا کہ عام طور پر ہمارے حکمرانوں کا طریقہ ہوگیا ہے یہ بتایا کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے۔ ان الفاظ کو ہم مسلسل کئی سال سے سنتے آرہے ہیں لیکن پچھلے کئی سال سے جب سے کہ کانگریسی حکومت برسرکار ہے اور منسٹری برسر اقتدار آئی ہے تجربہ اور عمل یہ بتا رہا کہ صورت حال دن بہ دن بدتر ہوتی جارہی ہے گزشتہ سال سے حکومت کی غذائی پالیسی میں ایک بنیادی تبدیلی ہوا کہ بجائے مرکزی سرکار اور اسٹیٹ کی سرکاروں نے راشن اور کنٹرول کے نظام کو ختم کرنے کی طرف قدم اٹھانا شروع کیا۔ عام طور پر کنٹرول اور راشن کے نظام میں جو خرابیاں محسوس کی جاتی ہیں اون کی سب سے بڑی وجہ نظم و نسق کی مشنری کی خرابی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ عوام اس پالیسی سے مطمئن نہیں تھے۔ چنانچہ جب حکومت نے کنٹرول کو ختم کرنے اور راشن کو برخاست کرنے کی طرف قدم اٹھایا تو لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ ایک اچھا قدم ہے۔ یہ تو عام احساس تھی لیکن حکومت کی احساس اس بارے میں یہ تھی اور خود حکومت کے ارباب اقتدار اور ذمہ دار لوگ یہ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح اس ذمہ داری سے دست برداری حاصل کرلیجائے حالانکہ ہر مہذب اور جمہوری حکومت کا یہ فرض اولین ہوتا ہے کہ اپنے ملک کی عوام کی بنیادی ضرورتوں اور سب سے بڑی ضرورت غذا کا انتظام کرے۔ لیکن ہماری حکومت نے یہ محسوس کرلیا کہ پچھلے چار پانچ سالوں میں جس طرح کے عوام چاہتے تھے وہ اس کا انتظام کرنے کے قابل نہیں رہی۔ اس لیے اس ذمہ داری سے دست بردار ہونے کی خاطر راشن کو ختم کرنے کی طرف قدم اٹھایا۔ اور یہ قدم پچھلے دو سال کے تجربوں سے ثابت ہوا کہ ایک مہلک قدم ہے۔ اگر راشن ختم کرکے کنٹرول برخاست کرکے ایسے انتظامات کیے جاتے کہ چور بازاری کی روک تھام ہو بلیک مارکیٹر (Black marketeer) اور دوسرے مارکیٹ کے دلال بن (Middlemen) پر گرفت ہو اور غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ نہ ہونے پاتے تو ہوسکتا تھا کہ عوام اس نئی پالیسی سے مطمئن ہوتے۔ لیکن پچھلے ڈیڑھ سال سے خاص طور پر حیدرآباد میں ہر گوشہ سے حکومت سے یہ مطالبہ کیا جاتا رہا کہ اس پالیسی کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ آنریبل سپلائی منسٹر بیان کرتے ہیں کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے لیکن اگر پردے کے پیچھے نظر ڈالی جائے تو ہر شخص یہ جان لیگا محسوس کرلیگا اور سمجھ لیگا کہ اس پالیسی کی وجہ سے نہ صرف اناج کے داموں میں اضافہ کردیا گیا بلکہ غذائی مصیبت ایسے بحران سے دوچار ہورہی ہے جس کا انجام اور زیادہ خطرناک ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس وقت اس پالیسی میں بنیادی

بدقسمتی کی جانب میں مثال کے طور پر یہ عرض آنریبل ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ راشن کا نظام برخواست کرنے اور بے لطف احساس برتتے کنٹرول اٹھا لینے کے بعد گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا تھا کہ لیسنس شاپس (Licensed shops) سے اناج ملسکیگا اور اوسکی قیمتیں راشن کی قیمتوں سے بہت کم ہو گی لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا حکومت نے اپنے بیان سے منہ پھیر لیا اور جتنی مقدار میں اناج کی ضرورت تھی وہ ہی مقدار سپلائی کرنے سے دست برداری اختیار کرلی شروع کی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لیسنس شاپس کی دوکانوں میں بھی قیمتوں میں اضافہ ہونا شروع ہوا اور ان دوکانوں پر غلہ نایاب ہونے لگا میں اس ہاؤز کے سامنے چند دن پہلے کی ایک بات رکھنا چاہتا ہوں حیدرآباد کے ڈپٹی میئر کی ایک راشن کی دوکان معظم جاہی مارکٹ میں موجود ہے جب میں اون کے پاس گیا اور صورت حال کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہاں جیسے اناج کی ضرورت ہوتی ہے اون کا چوتھائی حصہ بھی باوجود کوشش کے حاصل نہیں ہوا اسکے علاوہ راشن کی دوکانوں پر جو اناج سپلائی کیا جاتا ہے وہ کافی ناقص ہوتا ہے ممکن ہے کہ سپلائی منسٹر صاحب کی نظر میں یہ چیز ایک میڈیکل ڈاکٹر (Medical Doctor) ہونے کے وٹامنس (Vitamins) نظر آتے ہوں اور وہ کیڑے مکوڑوں کو کنکر پتھر کو وٹامن تصور کرتے ہوں یہ اونکی ہی ڈسکوری ہوسکتی ہے جس قسم کے نمونے نظر آتے ہیں اور جس قسم کا راشن سپلائی کیا جاتا ہے اگر وقت ہوتا اور اگر پہلے سے ہی علم ہوتا تو میں وہ سیمپلس پیش کرتا جو راشن کی دوکانوں پر نمونے کے طور پر گورنمنٹ کی طرف سے دکھائی ہیں اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عجیب قسم کی ادویات کا ایک مرکب ہے اس کے علاوہ راشن کی دوکان پر جتنی مقدار اناج کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی سپلائی نہیں کیا اور اوپن مارکٹ کو قانونی جواز عطا کردیا اس جواز کی وجہ سے اوپن مارکٹ (Open market) دفعۃً دفعۃً بھیانک ہوتا گیا اور ایک سال کے اندر حیدرآباد اور سکندرآباد میں قیمتیں کافی بڑھ گئیں جوار چاول گیہوں اور دوسرے اجناس کی قیمتوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کی قیمتوں میں ۲۸ فیصدے لیکر (۵۰) فیصد تک بڑھی ہیں اور بعض اناج کی قیمتوں میں دو سو سے لیکر تین سو فیصد تک اضافہ ہوا آنریبل سپلائی منسٹر نے اس بیان میں یہ فرمایا کہ اس سال فصلیں اچھی رہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جوار کی فصل خراب رہی پچھلے سال فصلیں خراب ہوئی تھیں اس لیے اناج کی صورت حال بہتر نہیں تھی اس سال فصلیں اچھی ہوئیں اس لیے صورت حال بہتر ہوگی لیکن جوار کی نسبت میں فصل کی خرابی کی وجہ سے اضافہ ہوا میں سمجھتا ہوں کہ اون کے بیان میں اس قسم کے تضاد کی وجہ سے ہم کسی طرح سے اون کے بیان کو صحیح نہیں سمجھتے اون کو چاہیے کہ صورت حال کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ اس وقت ملک کے اندر جو غذائی صورت حال پیدا ہورہی ہے اور جو سنگٹ (सकट) پیدا ہورہا ہے اور معاشی بحران دن بہ دن تیزی سے ترقی کرتا جارہا ہے اوسکو دور کرنے یا

کم کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ وقت چونکہ کم ہے اس لیے میں زیادہ تفصیل میں نہ جا کر بعض چند ضروری تجاویز ہاؤز کے آگے رکھونگا کہ اون کو کس طرح سے روبہ عمل لایا جاسکتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں میں حکومت سے اور آنریبل سپلائی منسٹر سے درخواست کرونگا کہ آج حیدرآباد کے اندر مختلف اداروں کی ملی جلی تنظیمیں قائم ہیں جو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و فکر کر رہی ہیں۔ انہوں نے چند ایک تجاویز جمع کیے ہیں اور حکومت کے آگے نمائندگی بھی کی ہے اون سے مشورہ کر کے ضروری قدم (اگر وہ اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتی ہے تو) اٹھا سکتی ہے اور ان کے مشورہ سے فائدہ حاصل کر سکتی ہے۔ ان تنظیموں کے ساتھ بحث مباحثہ کر کے ایک راستہ نکالا جاسکتا ہے اور صورت حال کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

اس سلسلہ میں مختصر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے ٹھیک سال پہلے جب مرکزی حکومت کے وزیر اعظم یہاں آئے تھے اور جس وقت حکومت ہند کی جانب سے دیجانے والی سبسیڈی (Subsidy) بند کردی گئی تھی جسکی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوا اس وقت حکومت ہند نے اعلان کیا تھا کہ جوار اور چاول کی قیمت میں اضافہ نہ ہونے والا ہے۔ اس وقت یہاں کے لوگوں نے جس میں کسی خاص سیاسی جماعت سیاسی مکتب خیال کے ہی لوگ نہیں تھے بلکہ مختلف گروہ کے نمائندوں نے عوامی غذائی کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی بنائی تھی مرکزی حکومت کے وزیر اعظم آنریبل چیف منسٹر اور سپلائی منسٹر سے اس سلسلہ میں بات چیت کی۔ پورے شہر میں ایک ایسی کھلبلی مچ گئی تھی جس کی وجہ سے حکومت کو اوس وقت جھک جانا پڑا۔ چنانچہ اس دباؤ سے مجبور ہو کر حکومت ہند مطالبات کو مان لیا تھا اور قطعی الفاظ میں یقین دلایا تھا کہ قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ میں ثبوت کی اون رپورٹ کو رکھ سکتا ہوں جن میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں۔ خود آنریبل سپلائی منسٹر اور دوسرے آنریبل منسٹرس جانتے ہیں۔ مرکزی وزیر اعظم نے یہ یقین دلایا تھا کہ اس سے زیادہ قیمتیں نہیں بڑھینگی لیکن چند مہینوں کے بعد یاد نہیں رہا۔ غالبا حکومت نے اور کانگریسی ارباب اقتدار نے یہ سمجھا تھا کہ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ اس لیے دو چار مہینوں کے بعد ہی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا۔ لیکن آج کل عوام کا حافظہ اتنا کمزور نہیں ہے جیسا کہ حکومت نے سمجھا۔ میں دو چار مثالوں کے ذریعہ یہ بتانے کی کوشش کرونگا کہ قیمتوں میں کتنی تیزی سے اضافہ ہوا۔ جوار کی قیمت جو پہلے تھی اور موجودہ قیمت پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ تقریبا ( ) فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ جناب ڈپٹی سپلائی منسٹر صاحب نے ... کے سلسلہ میں کچھ کہا۔ ... سمجھا یہ ہوگا کہ وہ سرکاری گزٹ میں چھپے معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت پسندانہ نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ان میں بہت اہمیت معلوم ہوگی۔ ایک اور چیز جسکو ڈپٹی منسٹر صاحب نے ہاؤز کے سامنے واضح نہیں کیا ہے اوسکی جانب اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے سال یہ قیمتیں جبکہ حالی

میں بھی اب جو قیمتیں انہوں نے بتائی ہیں وہ سکہ کلدار میں ہیں غالباً کہ کی طرف انہوں نے اشارہ نہیں کیا اس کی وجہ سے بھی تھوڑا بہت فرق پیدا ہوتا ہے سول سپلائی منسٹر کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال جب عوامی نمائندوں نے ... اور ... سے ملاقات کی تھی تو انہوں نے یہ یقین دلایا تھا کہ اس وقت جو قیمتیں مقرر ہیں اون میں اضافہ نہیں ہوگا اوس وقت فی روپیہ ... سیر جوار ملتی تھی لیکن آج جوار کا یہ حال ہے کہ (...) کلدار سے لیکر ... کلدار میں ... سیر ملتی ہے اس کے اسباب کیا ہیں ۔ قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اوسکے ڈیفنس (Defence) کے واسطے حکومت مختلف بیان کرتی ہے ابھی آنریبل سول سپلائی منسٹر نے یہ کہا کہ ہم چونکہ مرکزی حکومت کی پالیسی کے تابع ہیں اس لیے یہاں جوار کی قیمتوں میں جو اضافہ ہورہا ہے اوسکی ہم روک تھام نہیں کرسکتے انہوں نے یہ بات صاف صاف الفاظ میں تو نہیں کہی لیکن ان کے بیان کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور مرکزی حکومت کی غذائی پالیسی سے انحراف نہیں کیا جاسکتا میں وثوق سے زور مطالبہ کرونگا کہ مرکز کی اس قسم کی غلامی یہ ... نظروں سے دیکھی جاسکتی ہے اور یہ اس قسم کی غلامی کو برداشت کیا جاسکتا ہے جسکی وجہ سے یہاں کے لاکھوں عوام مصیبت غذائی بحران سے دوچار ہوجائیں میں کہونگا کہ اس قسم کا نظریہ ایک ناقابل معافی جرم کی حیثیت رکھتا ہے جسکو یہاں کے عوام کبھی معاف نہ کرسکیں گے ہم اسکو ایک مجرمانہ پالیسی سمجھنے پر مجبور ہیں عوام کے جائز مطالبات کے بارے میں عوام کی ضروریات کے پیش نظر اسٹیٹ گورنمنٹ مرکزی حکومت پر دباو ڈال سکتی ہے اور یہ کہہ سکتی ہے کہ اوسکی پالیسی سے یہاں کی غذائی صورت حال بگڑتی نظر آرہی ہے لہذا اس پالیسی میں تغیر بعد ضرورت ضروری ہے یہاں گیہوں اور چاول کے بارے میں اعداد و شمار بتائے گئے اور دوسرے اشیاء محتاج کی قیمتوں کا ذکر کیا گیا لیکن سول سپلائی منسٹر صاحب نے یہ بتانے کی زحمت گوارا نہ فرمائی کہ آج کے نرخوں اور پچھلے سال کے نرخوں کے فرق کا تناسب کیا ہے اور نہ انہوں نے یہ وضاحت فرمائی کہ اگر نرخوں کا تناسب بڑھ رہا ہے اور بیشا بڑھ رہا ہے تو اوسکی روک تھام کیلئے کیا طریقے اختیار کیے گئے اور اب کیا انسدادی تدابیر اختیار کیجانے والی ہیں کچھ موہوم سا اشارہ تو انہوں نے کیا ضرور ہے شاید انکے ذہن میں کسی حد تک وہ جامع صورت رکھتا ہو لیکن ہاوز ان اشارات کو سمجھ نہ سکا میں سمجھتا ہوں کہ قاصر رہا ہمارا مطالبہ آنریبل سول سپلائی منسٹر سے اور حکومت سے یہ ہے کہ وہ دیہاتوں اضلاع اور شہر کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کی جانب توجہ کریں اور احتیاط کے ساتھ قدم اٹھائے اور جہاں جہاں ضرورت ہو مزید راشن شاپس (Ration shops) قائم کیے جائیں اور کارڈ ہولڈرس (Card holders) کو عمدہ قسم کے اناج کی سپلائی کا انتظام کیا جائے اوپن مارکٹس (Open market) میں غذائی اجناس وغیرہ کے جو دام بڑھ رہے ہیں اوسکی روک تھام کیجائے اور قیمتوں کا تعین کیا جائے ۔ غذائی بحران کی وجہ سے بڑھتی ہوئی بیروزگاری کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ

حسب گزارش ساہوکاروں کے غلہ کا انتظام کیا جائے ۔ اگر یہ محسوس ہو کہ راشن کی موجودہ دکانیں دیہی حصوں میں جو اسمیں نہ رہ سکیں کھولی جائیں اور جہاں دکانیں کم ہیں وہاں زیادہ تعداد کیا جائے اور معروف شہروں سے کم قیمت پر سربراہی کا انتظام کیا جائے جس سے مستحق افراد فائدہ اٹھاسکیں ۔ دوسری اہم چیز یہ ہے کہ تمام متعلقہ اداروں سے مشورہ کیا جاکر تفصیلات معلوم کرنے کے بعد جلد سے جلد ایسا اقدام کیا جانا چاہیے کہ جس سے سبسیڈی (Subsidy) یہ ہوتی ہے (یعنی جون کے مہینے سے) اوس وقت قیمتوں کی جو سطح تھی وہی سطح پر اناج کے دام قائم ہوسکیں ۔ اس مرتبہ اصلی اسمبلی میں اور باہر کہا گیا اور دی ہے اور حکومت کی انتظامی مشنری سے کہ ہو اناج کی قیمت وہی سطح پر قائم رہ سکی ہیں جو پچھلے سال جون کے مہینے میں تھی لیکن اگر حسب ذیل ہی صلاحیتوں پر توجہ کیا گیا اور متعلقہ اداروں سے جو ان امور کے متعلق رکھتے ہیں مشورہ کی ضرورت محسوس کرلی جو سکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام بہت سی تکلیف دہ صورت حالات سے دوچار ہو جائینگے اور انہیں سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑیگا اسلئے مسٹر منسٹر صاحب کو چاہیے کہ وہ متعلقہ اداروں سے نہ صرف اداروں سے بلکہ اضلاع کے نمائندوں کے ساتھ لوگوں سے مشورہ کرکے ایک مشاورتی کمیٹی بنا کر مشورہ کریں تاکہ لوگوں کو فائدہ کی جانب جو توجہ رکھتے ہیں تاکہ یہ تشویشناک اور ہیبتناک صورت کا مقابلہ کیا جاسکے ۔ صرف اسی طرح اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ مستقل طور پر بڑھتی ہوئی قیمتوں کو کس طرح روکا جاسکتا ہے ۔ یہ وقت کا ایک اہم ترین مسئلہ ہے اور اناج پر کسطرح کنٹرول باقی رکھا جاسکتا ہے ایک ضروری سوال کی حیثیت رکھتا ہے ۔ یہ سوال ایسا نہیں ہے کہ اسکے حل کیلئے مرکز کے جواب کا انتظار کیا جائے بلکہ اسکے حل کیلئے پہلی ساعت میں کوشش کرنا چاہیے ۔ کیونکہ یہ کوئی عارضی صورت نہیں ہے بلکہ اسکی اصل بنیاد ہماری زراعتی پالیسی ہے ۔ میں کسی خاص بات کی طرف اشارہ کرنا نہیں چاہتا لیکن اتنا کہونگا کہ جب تک ہماری زرعی پالیسی کی بنیادیں ٹھیک نہ ہونگی ہماری غذائی پالیسی اسی طرح کمزور دلدلی رہیگی اور منتشر حالت میں رہیگی اور اوس کی بدولت ہم ہمیشہ ہیبتناک صورت اور تشویشناک حالات پیدا کر کے رہینگی ۔

اگر ہم تسلیم کرتے ہیں کہ کنٹرول انٹراسٹیٹ (Interstate) ہونا چاہیے اور بعد میں سنٹرل گورنمنٹ سے کچھ ورا احکام آجاتے ہیں تو ہم ایسے متعلقہ احکام کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں ۔ ان پابندیوں کی وجہ سے اس الٹ پھیر کی وجہ سے چند لوگوں کو بلیک مارکیٹنگ (Black marketing) کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن اس سے عوام کی مشکلات بڑھ جاتی ہیں اور غذائی مسائل مزید پریشان کن ہوجاتے ہیں جو عوام کو مضطرب کردیتے ہیں لیکن انکو زیادہ سے زیادہ منافع سے سروکار رہتا ہے ۔ حکومت کے ارباب اقتدار کو چاہیے وہ ان مسائل کو حل کرنے کے بنیادی

وسائل تلاش کریں ہمارے دوسرے ہمسروں کی جانب توجہ کرنا بہت ضروری ہے جو یہ کہ رئیس ماہوں نرخ جو اناج سر راہ لیا جاتا ہے وہ اس مقدار میں سپلائی کیا جانا چاہئے جس کہ ضروری ہے گرانہ ہو بلاک مارکٹ پر کنٹرول قائم رکھسکتا ہے دوسری صورت یہ کہ جس اناج کی قیمت بازاری قیمت سے کم ہو ورنہ مجبوراً ہر شخص بلاک مارکٹ سے خریدنا ہی بہتر سمجھیگا قلتوں کی کمی کے بارے میں بھی دوسرے اداروں سے مشورہ کر کے طے کئے جائیں بہرحال یہ وہ بھیانک مسائل ہیں جن میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے جس سے کسی طرح چشم پوشی نہیں کیجاسکتی محض فرضی اعداد و شمار کے ذریعہ ان حالات پر لاکھ پردہ ڈالنے کی کوشش کیجائے وہ سطح عام پر آ ہی جاتے ہیں کیونکہ یہ وہ مسئلہ ہے جس سے عوام کا تعلق ہے سپلائی منسٹر صاحب بازار میں جائیں اور عوام سے قریب ہوں منسٹر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک عام آدمی کی حیثیت سے جائیں عوام کو یہ پتہ نہ چلے کہ منسٹر صاحب آرہے ہیں اور حالات دریافت کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ حکومت کے بارے میں عوام کس طرح سوچتے ہیں انکے کیا احساسات اور کیا جذبات ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ اس وقت کو عوام میں جائینگے کہ اس حکومت نے نہ صرف دوسرے مسائل کو حل کرنے کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھایا بلکہ غذائی مسئلہ جو ایک اہم مسئلہ ہے اسکو حل کرنے میں بھی سخت ناکام رہی ہے نہیں نہیں کہ ناکام رہی ہے بلکہ اوس نے عوام کے منہ سے نوالے چھینے ہیں لوگوں کی قوت خرید گر گئی ہے اور بری طرح گر گئی ہے ۸ فیصد گھرانے ایسے ہیں جو دو وقت کھانا نہیں کھا سکتے بیروزگاروں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ رہی ہے ظاہر ہے کہ مجھے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ جنکو روزگار کے ذرائع میسر نہ ہوں وہ کس طرح اپنی زندگی گزارتے ہونگے اس بارے میں ہر شخص خود محسوس کرسکتا ہے دوسرا شخص جو روزگار سے لگا ہوا ہے اوسکی حالت یہ ہے کہ پہلے کسی نہ کسی طرح دو وقت کی روٹی اسکو میسر آجاتی تھی لیکن گرانی اس درجے پر پہنچ چکی ہے کہ اسکو ایک وقت کی روٹی بھی ملنا مشکل ہے میں اس بارے میں آنریبل سپلائی منسٹر صاحب کو سیریس چیلنج (Serious challenge) کرتا ہوں اور جو حالات میں نے بیان کیے ہیں اونکو ثابت کرنے کیلئے تیار ہوں وہ چلیں اور دیکھیں کہ لوگوں کی دشواریاں کیا ہیں وہ غور کریں اور حقیقت پسندی کے نقطہ نظر سے کوئی قدم اٹھائیں کہ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہوسکیں جو بھیانک صورت اور جیسا کہ حالات ہمارے مشاہدہ میں آرہے ہیں اون سے گزر کرتے ہوئے کب تک سپلائی منسٹر صاحب یہ کہتے رہینگے کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے اناج درآمد کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں کوئی جارحی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان اسباب کی وجہ سے صورت حال اور زیادہ بھیانک ہوگئی ہے لوگ تشویش کا اظہار کرنے لگے ہیں جب زیادہ بے چینی پیدا ہوجاتی ہے اخبارات میں کچھ آرٹیکلس (Articles) آتے ہیں اور لوگ عوام کے حالات کی نمائندگی کرتے ہیں تو سپلائی منسٹر صاحب اپنا ایک اسٹیٹمنٹ (Statement) دیدیتے ہیں

کہ سب کچھ ٹھیک ہے غذائی حالت اطمینان بخش ہے کیونکہ ایسا کچھ وجود ہے۔ بعض گڑبڑی بیشی وغیرہ وغیرہ لیکن دوسرے پہلوؤں کو وہ یکسر نظر انداز کر جاتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ وہ عمداً ایسا کرتے ہیں یا کوئی خاص مقصد ہے۔ جوار کی قیمت میں ۲۰۰ سے ۳۰۰ فیصد تک زیادہ ہو گئے۔ قیمت جس سطح پر قائم ہے وہ ناقابل برداشت ہے اس میں کمی ہونی چاہیے نہ صرف یہ کہ ۲۰ - ۳۰ فیصد کمی ہو بلکہ پچھلے سال ماہ جون میں قیمت کی جو سطح تھی اوس پر لایا جانا چاہیے میں سپلائی منسٹر صاحب سے خواہش کروں گا کہ وہ ... ہوتا اوس جانب سے انہیں جو جانب مشورے ملے ہیں ان پر عمل کر کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں

سری بی ڈی دیشمکھ (بھوکر دن عام) مسٹر اسپیکر سر غذائی مسئلہ کے بارے میں ... ہاؤز میں دونوں جانب کے ارکان ممبرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کے تعلق سے دو تین ماہ سے غذائی قیمتوں کے اضافہ کی وجہ سے لوگوں میں ہیجان بڑھ گیا ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ حکومت بھی اس مسئلہ کی اہمیت کو محسوس کرتی ہوگی اور یہ کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کرے گی جس سے گرانی کی روک تھام ہو سکے گی۔ میں ہاؤز پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ گزشتہ ماہ ڈسمبر میں سپلائی منسٹر صاحب نے جو بیانات اخبارات میں دیا وہیں سے حکومت کی پالیسی اور موجودہ حالات میں عجیب قسم کا تضاد پایا جاتا ہے۔ یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ حیدرآباد کے اخبارات کے مطالعہ سے بھی یہ خبر ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے اسٹیٹمنٹ میں حکومت کی پالیسی اور غذائی حالات کے بارے میں یہ اعلان کیا کہ فی الحال غذائی حالات بہتر ہے۔ غذائی اجناس کے ذخائر کافی ہیں۔ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے اور قیمتیں گر رہی ہیں۔ اس اعلان سے نہ صرف عوام میں بلکہ اس ہاؤز کے ارکان ممبرین میں بھی عجیب ہیجان پیدا ہوا۔ بعض لوگوں نے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی اور ڈسمبر کے آخری ہفتہ میں کئی بیانات شائع ہوئے۔ انکے منجملہ میں نے بھی وزیر اغذیہ کے اس اسٹیٹمنٹ کو دیکھنے کے بعد ایک بیان کے ذریعہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ ناہمواری کی غذائی حالت کیا ہے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ حکومت کو ناہمواڑی کے حالات سے آگاہ کروں۔ مجھے اس کا افسوس ہے کہ ہمارے اور حکومت کے اندازے اور اعداد و شمار میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ اور مزید افسوس اس کا ہے کہ آج کل کی جمہوری حکومت کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعداد و شمار ڈپارٹمنٹ کی طرف سے آتے ہیں اون کے نظر کرتے اندازے قائم کیے جاتے ہیں جو اکثر اوقات غلط ثابت ہوتے ہیں۔ اور اسکا ثبوت ہمیں خود سپلائی منسٹر صاحب کے بیان سے بھی مل جاتا ہے۔ اب ... واری بحث جات ملاحظہ فرمائیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ ناہمواڑی میں ۲ ... سے ... ۳ ... ایسے تک جوار کی فصل درج کرائی گئی ہے۔ یہی صورت چاول کے بارے میں ہے

آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ ناہمواڑی میں فصلیں کافی تیار ہوئی ہیں۔ یہ حقیقت ہے ان کا یہ بیان میں حرف بحرف تسلیم کرنے کے قابل سمجھتا ہوں اور انہوں نے حقیقت پسندی سے کام لیے

ہوئے اس نے صحیح حالات کا اظہار فرمایا ۔ لیکن حکومت کا ریکارڈ یہ نہیں بتلاتا ۔ آپ
وری یہ نہیں بتلاتی ۳ دسمبر کے گورنمنٹ گزٹ میں صفحہ ۲۲۷ پر نرخ نامہ میں یہ
بتلایا گیا ہے کہ کم سے کم چاول جوار گیہوں وغیرہ کے (Week) کے ریٹس (Rates)
کے لحاظ سے جو لوگ ہیں پچھلے سال اور اس سال کا جو مقابلہ کیا گیا ہے اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ گذشتہ دسمبر کو جو نرخ تھا وہی اس سال رہا ۔ اس کے بعد اگر آنریبل ممبر
ہاؤس میں اس قسم کا بیان دیں تو میں سمجھتا ہوں حکومت کے ادارہ اور بیان میں تضاد
پایا جاتا ہے لیکن عملی میدان میں خود آنریبل منسٹر ملاحظہ فرمائیں تو کوئی بڑی
مشکل بات نہیں ہے وہ جب چاہیں کسی مارکٹ میں چلے جائیں وہاں پر واضح ہوگا کہ مارکٹ
کے نرخ کیا ہیں اور حکومت کے کاغذی رجسٹروں سے کس قدر مختلف ہیں ۔ اورنگ آباد میں
باوجود اس کے کہ فصل خریف مارکٹ میں آچکی ہے گذشتہ ماہ میں جوار کا نرخ ۳
روپیہ لہ تھا ۔ اور اب وہاں سے ایسی مختلف قسم کی اطلاعیں آرہی ہیں کہ نرخ بھی
۴ ۵ روپیہ ہوگیا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ مرہٹواڑہ کے وہ اضلاع جو جوار سرپلس
پیدا کرنے والے ہیں جیسے پربھنی عثمان آباد بیڑ ناندیڑ وہاں بھی جوار کا بھاؤ
... تک پہنچ چکا ہے ۔ آنریبل منسٹر نے خود یہ کہا کہ تلنگانہ میں بھی
چاول کم ہوا ہے اور مرہٹواڑہ میں اس کا نرخ دوسو ڈھائی سو فیصد تک بڑھ گیا ہے
انہوں نے حکومت کی ڈی کنٹرول (Decontrol) پالیسی کو حکومت کے
سامنے رکھا ۔ ڈی کنٹرول اسی صورت میں کیا جاتا ہے جبکہ آنے والی فصل پر اطمینان
بخش ہوں ۔ حکومت کے اس کسی خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی اسٹاک موجود ہو
اور تمام حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تدریجی طور پر ڈی کنٹرول کیا جانا عوام کیلئے
فائدہ مند ہوسکتا ہے ۔ لیکن ایک طرف تو تمام انڈیا میں انٹر اسٹیٹ موومنٹ سے پابندیاں
برخاست کردی گئیں لیکن ایک پراونس میں حالات ٹھیک ہیں تو دوسرے پراونس میں
خطرناک ہیں ایسی صورت میں درمیانی تاجر طبقہ منافع کمانے کی خاطر جہاں جہاں
ہوسکے غلہ منتقل کرنے کی کوشش شروع کردیگا اور یہ چیز خطرناک ثابت ہوسکتی
ہے ۔ اورنگ آباد میں باوجود اس کے کہ فصل خریف آچکی ہے اسٹیٹ جالنہ میں اور شولا پور
میں جوار کی فصل خراب ہونے کی وجہ سے جوار وہاں منتقل ہونا شروع ہوگئی ہے ۔ اس
پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور حکومت اس کو کنٹرول کرنے میں اپنے آپ کو
بے قابو اور بے بس سمجھتی ہے ۔ تاجر طبقہ جس نے کافی لوٹ کھسوٹ کیا ہے جس پر
گذشتہ پانچ سال میں قیود و بندشیں عائد تھیں اب آزادی کے ساتھ موومنٹ (Movement)
کررہا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی تاجر ذرا بھی بزنس (Business)
کی صلاحیت رکھتا ہو تو ہورڈنگ (Hoarding) شروع کردیگا اور جہاں
اس کو زیادہ فائدہ ملے مال منتقل کرنا شروع کردیگا ۔ انٹر اسٹیٹ موومنٹ پر جب تک
حکومت کا کنٹرول ہو جب تک حکومت اپنے پاس کافی اسٹاک جمع کرکے دوکانوں کے
ذریعہ عوام کی ضروریات کو پورا کرے ان تاجروں کے حوصلے اور بڑھتے جاسکیں اور

صورت حال دن بدن خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ آنریبل منسٹر انچارج نے ہاوس کے سامنے یہ
بتایا کہ شکر کی قیمت ... لیکن عام طور پر دوکانوں میں شکر کا نرخ ایک
روپیہ ... ہے چاول کے بارے میں بھی انہوں نے نرخ بتلائے لیکن دیکھنے کی یہ بات
ہے (Free Trade) میں کیا ہو رہا ہے اس کو نظر انداز کر دیا
جا رہا ہے لیکن حیدرآباد میں ... ایک روپیہ ... روپے تک ہے
میں اور عام دیہات میں کافی اضافہ ہو گیا ہے ... نرخ بھی دن بدن بڑھتا
جا رہا ہے ... گرانی کی ... حکومت ذمہ دار ہے ... صحیح ...
حکومت کو ... غذائی اجناس کی اہم ضرورت ہے ... نرخ کا
... روپیہ ... بڑھ گیا تھا ... نرخ ... کم ... نرخ میں
اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ ... ہمارے ... میں ... ہیں کیونکہ
... کی ... کا ... دو روپیہ ذمہ دار ہے
حالانکہ ... اور ... اور ... کے لئے ... ہے ... اس کے
باوجود نرخ زیادہ ہے ... کیا ... حکومت نرخ ... میں
... پیدا کرنے کی ... اس ... کے ... کی ... دیا
... اور اس کو ... کے ... ہے ... ہی ہے ... ہو ... کہ
... ہے ... میں ... بحالت ... نرخ ... کہ
اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں اور اس کے کنٹرول کرنے کا سرکاری ... ہار
کرنے کے بارے میں مناسب اقدام کریں۔ ان کا بیان ہے کہ سات ہزار ٹن جوار جمع ہوگی
ہے ایسے مقدار سے میں بھی سمجھتا کہ حکومت ایسا ... کی اجازت دیتے ہوئے
ایسے حالات کا مقابلہ کر سکتی ہے اور خصوصاً جبکہ ... گورنمنٹ
(Procurement) میں ... کا ... ہے ... خطرہ میں ...
اندیشہ ہے ... ایسے ... میں ... کہ دوسرے ... میں ...
نکلی ہے ان ... کافی مقدار میں جوار ... کر ... کے ... غلہ کی دوکانیں
قائم کرنے کے موجب کا انتظام کیا جا سکتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ ... میں
... ایسی دوکانوں کو ... اور ... واجبی طور پر ... عوام کو فراہم
کرنے کا انتظام کریں۔ اگر ایسا ... میں سمجھتا ہوں کہ غذائی صورت حال زیادہ ...
ہو جانے والی ہے اس ... کو پاس کرتے ہوئے یہ ... سکی اس ... کے ...
ہم ... ایسے حالات کے اظہار کا ... ہے ... کی ... یہ ...
... کے سامنے آ چکی ہیں ... سنجیدگی سے ... کریں اور ضروری
... کریں یہ مناسب ہے

श्री हनमाजा धोंडीबा पाटील (आष्टी) –अध्यक्ष महोदय आज जो हाउस के सामने अनाज के मसले पर बहस चल रही है उस डिसकशन में बोलने का मुझे मौका मिला है मैं बहुत अच्छा समझता हूं। आनरेबल फूड मिनिस्टर ने जिसके बारे जो बातें हाउस के सामने रखी हैं जिसके लिये मैं उन्हें मुबारकबाद देता हूं।

आपकी यह अव्वामी हुकमत के सामन जसा सरहद पर कस्टम का काला साप था वसे ही अदर लेव्ही (Levy) का राक्षस भी था। हुकूमत न कस्टम को खतम कर के जिस काले साप को दिलकुल गाड दिया ह। असी तरह आज तक अनाज पर जो पाबदिया थी अन्हे हटाकर हुकूमत न भिस लेव्ही के राक्षस को भी खतम किया ह। भिस लिय हम देहातियों को बहुत अच्छा लगा। हम लोगो को लेव्हीक मौके पर कितनी तकलीफ होती थी यह तो आप शहर के लोग नही जान सकते ह आज मेन्ट्रल गव्हनमट भी भी यही पालिसी ह कि अनाज के कट्रोल को हो सके तो पूरी तरह से हटा दिया जाय। सेट्रल गव्हनमट की भिस पालिसी के साथ ही हमारे यहा भी फूड मिनिस्टर साहब न यह कदम अुठाया ह यह बहुत अच्छा किया ह देहातो के लिय तो यह बहुत ही अच्छा हो गया ह।

दूसरी बात यह ह कि जो भी आप लोग भिजलास में चुनकर आय ह वह अपन अपन तालुकेके हालात के जानते ह कि वहा आज अनाज की क्या हालात ह। म भी अपन तालुके के हालात अच्छी तरह से जानता हू। बहुत आनरेबल मेंबस की तरफ से बहुतसारी बाते कही गयी। सच बात यह ह कि भिस साल की फसले खराब होन की वजह से मराठवाडे म तकलीफ ह। मेरे आष्टी तालुके म ७० मवाजियात में फसले खराब होगयी ह और सरकार की जो रेशन दूकाने थी वह भी बद कर दी गयी ह और जो दूकाने मौजूद ह अुसम माल भी बहुत कम ह। अनको माल भी जरूरत जितना नही मिला ह। लेकिन मेरा विश्वास ह कि आज वहा किसान और मजदूर को तकलीफ हो रही ह वह कम हो भिसके लिय सरकार जरूर सोचगी।

हमारे मिनिस्टर साहब न पहले जो पाबदीया अनाज अक स्थान से दूसरे स्थान पर लेजान के लिय थी वह कम कर दी ह कट्रोल हटा दिया गया ह। भिस पर जो आबजक्शन लिया जा रहा ह वह महज प्रापगडा (Propaganda) के लिय लिया जा रहा ह असा म समझता हू। जब यह पाबदिया थी तब यह कहा जाताथा कि किसानो से कि तुम अनाज पदा करते हो लेकिन सरकार सब अनाज तुमसे लव्ही के तौर पर वसूल कर लेती ह और तुमको खान के लिय भी अनाज नही मिलता ह। निजाम या अग्रजो के राज म भी असा नही होता था। भिस तरह प्रापगडा किया जाता था। और अब जब सब रिस्टिक्शन हमन निकाल दिय ह तो असा प्रापोगडा किया जाता ह यह ताजुब की बात ह।

म अक देहात का रहनवाला हू म आपके जसी ऊची तकरीर नही कर सकता हू और आपके जितना पढा लिखा भी नही हू। फिर भी जो देहात के लोगो को आज लगता ह वह मैन आपके सामन रखा ह। कभी कभी हमारे आनरेबल लीडर आफ दी अपोजिशन मुझ धमकाते ह कि म आपके गाव म मार्चा लाअगा। आनरेबल मबर समझते ह कि म पागल हो जाअूगा और य लोगो के पास जाकर यु हे भूकमार्च कम। मै तो अुनसे कहता हू कि आप जरूर मार्चा लेकर आभिय। मतो कह रहा हू यह सब लोग लुच्चे ह। आज अक कहते ह कल अक कहेग। य लोग काग्रस की कीमत कम करन के लिय आयग। मै वहा के लोगो से कहूगा कि यह काग्रस की किमत कम करनवाले लोग आय ह। असे लोग यदि हमारे यहा आयग तो हमारी अपोजिशन पावन होगी। लेकिन असे लुच्चे लफगे लोगो को सुधारन

के लिय तो ब्राम्हण ही बुलाना पडगा या फिर गोमुत्र अिन पर छिडकना पडगा। अब म ज्यादा वक्त नहीं लेना चाहता हू किसी भी हालात का ये लोग अपनी पार्टी के प्रपोगंडा के लिय अिस्तेमाल करना चाहते ह।

मै मिनिस्टर साहब को धन्यवाद देना चाहता हू कि अुन्होंने जो लेव्ही या अनाज के बारे में जो पाबंदिया थी अुन्हे अुठकर अक अच्छा कदम अुठाया ह।

दूसरी बात म यह कहना चाहता हू कि जब लेव्ही वसूल की जाती थी तब काश्तकारो को कितनी मुश्किलात का मुकाबला करना पडता था यह आप लोगो को मालूम नहीं हो सकता ह। सरकार के गोडाअून तो काफी दूर दूर होते थ और पहाडो से फसल लाकर गोडाअुन म भरन के लिय बहुत तकलीफ होती थी। अिस लिय लोग समझते थ कि लेव्ही देन बजाय कुछ कम दाम ही क्यो न मिले हम अपनी फसल गाव में ही बचेंग यह सब मुश्किले आज दूर होगअी ह। फिर भी आप लोग अपन प्रचार के लिय कहते ह कि सरकार की यह पालीसी अच्छी नहीं ह।

गव्हर्नमट की जो रेशन दूकाने ह अुनम भी गल्ला रखा जाना चाहिये ताकि मुश्किल के वक्त अुसका अुपयोग किया जा सके अितना कहते हुअ म मिनिस्टर साहब को धन्यवाद देता हू।

سری رنگ راؤ دیسمکھ (گنگا کھیر) مسٹر اسپیکر سر میں جوار کی زیادتی وغیرہ
یہ لیے ہوئے جوار کی قیمت کیوں بڑھی ہے اسکے کیا وجوہات ہیں آنریبل منسٹر
کے سامنے لانا چاہتا ہوں مرہٹواڑہ میں کسانوں کے لیے جوار ایسا ضروری ہے جیسا کہ
تلنگانہ میں چاول ضروری ہے جو مرہٹواڑہ زیادہ جوار پیدا کرتا تھا اسکی فصلیں
آج ناقص ہوگئی ہیں اور روپیہ میں چار آنے پانچ آنے بھی نہیں ہیں فصلیں خراب
ہونے کے بعد کچھ جوار مارکٹ میں آرہی تھی وہاں کے عہدہ داروں نے ایسا
قانون عاید کیا کہ جو جلد جوار لائی گئی اس پر لیوی لگائی گئی سرکار نے پہلے لیوی بند
کردی تھی۔ وہاں کے کلکٹر کی زیادتی سے اسطرح کا قانون نافذ کرنے کی وجہ سے جو
جوار مونڈھے میں آئی اور جو کمیشن ایجنٹ لائے ان پر یہ اعتراض کیا اور ۵ ۱ م ۳ م
فیصد تک لیوی لازمی قرار دیگئی کمیشن ایجنٹس پر یہ اصرار کیا گیا کہ یہ دینا ہم پر
لازمی ہے جن سے لیوی لیا تھا ان پر اعتراض کیا اسطرح ۸ دن تک مونڈا بند
رہا پربھنی ضلع کا میں خاص طور پر ذکر کرونگا جہاں ۸ دن مونڈا بند رہا
جب میں نے آنریبل منسٹر کمشنر کو یہ خبر سنائی تو انہوں نے اسکے متعلق فورا آڈرس
(Orders) قانون کا ایسا انٹرپریٹیشن (Interpretation) نہ لینے کے لیے بھیجا
لیکن جو بھی ایک دو آڑتیے آئے ہیں انہوں نے کہا کہ جوار کی قیمتیں کیوں بڑھی ہیں
لائسنس ہولڈرس جو بڑے بڑے بیوپاری تھے گورنمنٹ نے انکے پاس سے ۵ فیصد جوار
دی ہے سپلائی ڈپارٹمنٹ اور عہدہ داروں نے جس جگہ پر جوار کی قلت تھی بڑے بڑے
مونڈے داروں کو جوار بھیجنے کے لیے پرمٹ دیا ہے یہی وجہ تھی کہ مارکٹ میں
جوار مہنگی ہوگئی فصلیں خراب ہوگئی تھیں اس وجہ سے موقع شناس لوگ بلاک

مارکٹ کرنے کے لیے جوار جمع کرلے اور منسٹر نرنجنی میں مزبا دن تک جوار کا نام و نشان نظر نہیں آتا کسانوں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو جوار نہ مل سکی تو انہیں چاول کھانا پڑا چاول جو تلنگانہ کی غذا ہے حیدرآباد میں تین سیر ڈھائی سیر اچھا چاول ملتا ہے رمائی کا جو چاول کہتے ہیں وہ ایک روپیہ کا اے تی سیر ملتا ہے اسطرح وہاں کے جو غریب لوگ تھے اور کسان تھے انکو چاول اور جوار دونوں لاکر کھانا پڑا میں نے وہاں کے کلکٹر کو ریپریزنٹ کیا مگر پھر بھی انکی سمجھ میں کوئی خبر نہیں آئی لیکن آنریبل منسٹر کا جب حکم گیا تو وہاں کی سوسائٹی کا حالت ختم ہوگئی جلد سوسائٹیوں کو روپیہ آٹھ آنے ملنا چاہئے میں کہونگا کہ ہر دس سال میں (Fair price shops) کے ساتھ ساتھ پرائیوٹ لوگوں کو بھی موقع دینا چاہئے ہمیں اسکا بھی تجربہ ہے کہ پہلے جوار دوکان کو ملی ہے تو یہ پہلے عوام کو سمجھے ہیں اور بات یہ پہلے سمجھے کے دروازے سے بلاک مارکٹ کرتے ہیں میں بس جناب آنریبل منسٹر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اگر ہوسکے تو گورنمنٹ خود سامنے رکھ لے اور اسی طرف سے وہاں ملازم رکھے

میں آنریبل منسٹر سے یہ بھی استدعا کرونگا کہ وہ مرہٹواڑہ کا دورہ کرکے وہاں کے حالات خود دیکھیں اس مرہٹواڑہ میں جہاں سب سے زیادہ جوار اور گیہوں پیدا ہوتے تھے آج اسی مرہٹواڑہ کے لوگوں کو جوار کے لیے تڑپنا پڑ رہا ہے اگر وقت پر انتظام نہ کیا گیا تو احمد نگر اور بمبئی کی جو حالت ہوئی ویسا ہی مرہٹواڑہ کا حال ہوگا میں اگزاجریشن (Exaggeration) نہیں کررہا ہوں میں فیاکس اینڈ فگرس (Facts and figures) دے رہا ہوں جو جوار ۸ - ۹ تک بلند ہوئی تھی اسکی فصل ابھی اونچی نہیں ہوئی اسلیے میں کہونگا کہ جوار کا مسئلہ مرہٹواڑہ میں بہت اہمیت اختیار کرگیا ہے اصلاع ہی چاول کے لیے حکومت نے پرمٹ جاری کیے ہیں میں اسکے لیے دھنیہ واد دیتا ہوں بعض لوگوں کو چاول مارکٹ میں فروخت کرنے کی اجازت دیگئی ہے ظاہر ہے کہ وہ سب گورنمنٹ کے ہونگے اسلیے انکو اجازت دیگئی بعض جگہوں کے لیے ایک ہی شخص کو دو تین جگہ چاول فروخت کرنے کی اجازت دیگئی ہے اسکی وجہ سے کامپٹیشن (Competition) ہو رہا ہے ۔ ایک کہتا ہے کہ میں بڑھیا چاول لاتا ہوں ۔ اسکو اس قیمت پر فروخت کرونگا دوسرا کہتا ہے میں اس سے اچھا لاتا ہوں اسطرح زیادہ قیمت پر انکو چاول اور جوار مل رہی ہے اسلیے میں آنریبل منسٹر سے پرارتھنا کرونگا کہ مرہٹواڑہ کے لوگوں کی یہ پکار ہے کہ انکو جوار سپلائی کی جائے انکو چاول اور گیہوں نہیں چاہیے اگر جوار ملے تو مرہٹواڑہ کے عوام انکو دھنیہ واد دینگے اسلیے میں پھر ایک بار پرارتھنا کرتا ہوں کہ جلد سے جلد مرہٹواڑہ کے لیے سستے داموں جوار سربراہ کرنے کا انتظام کریں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر کیا ایرنسل ممبر تھوڑے سے نام میں کہسکیں گے تاکہ اور
سجیشنس (Suggestions) پر غور کیا جاسکے بہت جلد عرض ہم
کیجیے

شری کے وینکٹ رام راؤ صرف دس منٹ لونگا ایرنسل منسٹر صاحب کی اسپیچ
(Speech) سننے کے بعد بہت سے معلومات ہمیں حاصل ہوئی ہیں میں
اس سے انکار نہیں کرسکتا لیکن پوری اسپیچ سننے کے بعد اگر کسی چیز کی کمی پائی
ہیں تو وہ دیہات کے حالات ہیں وہاں کیا ہورہا ہے اس سلسلہ میں کم روشنی
ڈالی گئی ہے میں ضلع نلگنڈہ کا رہنے والا ہوں اس ضلع کے سلسلہ میں وہاں کے حالات
ایرنسل منسٹر کے علم میں لانا چاہتا ہوں ضلع نلگنڈہ ۸ تعلقوں پر مشتمل ہے ان میں
سے ان تعلقے نہ صرف خود کفیل ہیں بلکہ دوسرے تعلقوں کے لیے اناج سپلائی کرتے
ہیں ان میں تعلقہ جنگاؤں بھی ہے جسکو ضلع نلگنڈہ کی دھان ... کے نام سے موسوم
کیا کرتے تھے اس تعلقہ کو اب تعلقہ ورنگل میں ضم کردیا گیا ہے جسکے بعد تعلقات
سریاپیٹ اور حضور نگر ہیں حضور نگر دوسرے تعلقوں کو اناج بھیجنے کے بعد بھی
اتنا نہیں ہے جتنا کہ سریاپیٹ لیکن جو تعلقات ہیں ایک صرف ان دو تعلقوں سے
کتنے اناج فراہم کیا جاسکتا ہے اور اسکی گزر بسر کیسے ہوسکتی ہے میں ضلع نلگنڈہ
کے عدی موقف پر کیا اثر ہوگا اس پر ایرنسل منسٹر غور کریں ڈنڈی پراجکٹ وغیرہ
نا کافی پراجکٹس ہیں لیکن ڈنڈی پراجکٹ کی پیداوار کا بہت بڑا حصہ دیگر ضلع کے لیے زیادہ
کنسرپشن (Consumption) ہوتا ہے گو کچھ حصہ ضلع نلگنڈہ کے لیے آتا ہے
دیورکنڈہ تعلقہ کے متعلق بھی مجھے کہنے کی ضرورت نہیں ہے وہ ریاست کے علاقہ کا
پہاڑی سرحد کہا جاسکتا ہے اب تعلقہ نلگنڈہ اور رامنا پیٹ کے حالات بھی کہنے کی
ضرورت نہیں کیونکہ خود حکومت اسکو تسلیم کرتی ہے کہ گذشتہ سال فصلیں بہت
خراب ہوئیں وہ فامن اسٹرائکن ایریا (Famine striken area) تو نہیں ہے
لیکن اسکو اسکیرسٹی ایریا (Scarcity area) ڈکلیر (Declare) کیا گیا اور
مدد کی گئی اب رہ جاتا ہے تعلقہ نلگنڈہ جو سریاپیٹ سے ملا ہوا ہے وہ تعلقہ دھان کیلئے
بے کم نہیں ہے لیکن اتنا بھی اس حد تک بھی خراب نہیں ہے کہ یہی میں کچھ سکتا
ہوں لیکن عام طور پر ضلع نلگنڈہ میں مین کراپ (Main crop) جاس اور آبی کی
ہے جاس اور آبی کی فصل کے وقت بارش وقت پر نہیں ہوئی جسکی وجہ سے فصلیں
خراب ہوگئیں ایرنسل منسٹر صاحب بھی زراعت کا تجربہ رکھتے ہیں وہ خود جانتے
ہیں کہ راگی کی کراپ نہیں ہوئی اس میں پہلی جوار وغیرہ ڈالتے ہیں موقہ کنزمپشن
(Consumption) کے لیے نہیں ہوتی ۔ صرف جانوروں کے چارہ کے طور پر زیادہ
استعمال ہوتی ہے نہ حصے اور کانکریٹ کنڈیشنس (Concrete conditions)
میں ادھر میں کراپ (Main Crop) فیل (Fail) ہوئی اور ادھر جنگاؤں

کو نلگنڈہ سے جانا لگا ہے کپاس کراپس کے سلسلہ میں جو کاسٹر سیڈ (Caster seed) ہیں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس سال بالکل فیل ہوگئے اس بارے میں اگریکلچر ڈپارٹمنٹ سے مشورہ کیا گیا وہاں سے مشورہ دیا گیا اور اسپرینگ ورک (Spraying work) ہوا لیکن اسپرینگ ورک وغیرہ کے باوجود ارنڈی کی فصل تو تباہی سے نہیں بچائی جا سکی یہ سرسری طور پر ضلع نلگنڈہ کے حالات ہیں ان حالات کی روشنی میں آئندہ ضلع نلگنڈہ میں حکومت کیا اقدامات کرنے والی ہے اون پر روشنی ڈالنے کی فوڈ منسٹر صاحب سے میں استدعا کرونگا

میں ایک دو حرف اور کہکر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں یہ عجیب بات ہے کہ پہلے گیہوں سستی غذا تھی لیکن آج کے فیکٹس اینڈ فگرس دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ (۸ ۰) روپیہ فی من گیہوں کی قیمت ہے اور جوار کی قیمت ۲ روپیہ فی من سے لیکر ۴ روپیہ فی پلہ ہے (Laughter)

یہ میں مانتا ہوں کہ دیگر پروونسس (Provinces) سے امپورٹ (Import) کرنا ضروری ہے منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اس سال چاول کی حد تک باہر سے منگوانے کی ضرورت نہیں ہے حقیقت میں اسی نقطہ نظر سے غور کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقیقت کہاں تک وابستہ ہے امپورٹ کرنے کے سلسلہ میں حکومت مونوپلسٹس (Monopolists) کے ذریعہ امپورٹ کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مدھیہ پردیش میں ساٹھ روپیہ فی من ہے وہاں اوس قیمت کا کم تخمینہ کرنا مدھیہ پردیش سے حیدرآباد کے تاجرس ملتے ہیں لیکن وہاں سے یہاں منگوانے کے لیے بہت گراں قیمت دینے کی نوبت آرہی ہے وہ لیکن مسلسل یہ کوشش کرتے ہیں کہ قیمتوں کی سطح کو برقرار رکھا جائے یہ معاشیات کا قاعدہ ہے اس سے بچنے کے لیے بھی حکومت کو کوشش کرنا چاہیے مجھے مزید کہنے کے لیے وقت نہیں ہے یہ بعض چیزیں تھیں جن کو میں فوڈ منسٹر کی توجہ کے لیے رکھنا چاہتا تھا

شری گروا ریڈی (سدی پیٹھ) مسٹر اسپیکر سر میں ایک اہم چیز کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں غذائی صورت حال کے سلسلہ میں ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا کہ میدک ضلع سرپلس (Surplus) ضلع ہے لیکن اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ خرید نہیں سکتے وہاں تو پیداوار ایسی نہیں ہوئی کہ اوسکو استعمال کرنے کے بعد بچ جائے دوسرے اضلاع کے متعلق میں یہ کہا جاسکتا ہے اگر بارآباد ورسنگا ریڈی کو چھوڑ دیا جائے تو پورے ضلع میدک میں مکئی اور جوار کی فصل تباہ ہوگئی ہے سدی پیٹھ کے متعلق تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہاں (س) فی پلہ کے حساب سے مکئی بیچی جا رہی ہے ایسے ہی وہاں پرائس (Price

اگر یہ (Increase) ہوگئے اسی وجہ سے وہاں فیر پرائس (Fair price shops) کھولنے کی ضرورت ہے۔ چاول کی قیمت ۲۶ روپیہ سے لیکر ۲۸ روپیہ تک ہے۔ املی کی قیمت بھی اس سال زیادہ ہوگئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پیداوار اچھی نہیں ہوئی۔ انٹر ڈسٹرکٹ موومنٹ (Inter district movement) بھی جو رکھے جاتے ہیں اونکی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ جالی پرمٹس دیے جاتے ہیں اور ایک ایک پرمٹ کے ذریعہ لاری والے چار چار پانچ پانچ مرتبہ مال لیجاتے ہیں اس کے متعلق میں نے ڈسٹرکٹ کلکٹر و سپرنٹنڈنٹ پولیس کو توجہ دلائی لیکن بے پروائی ظاہر کی۔ جو ڈیفیسٹ ایریاز (Deficit areas) ہیں ان میں غلہ بھیجنا ضروری ہے اگر سرپلس ڈسٹرکٹس میں جو ڈسٹرکٹ پرمٹس کنٹرول نہ رکھا جائے وہ بھی ڈیفیسٹ بن جاتے ہیں۔ ایک اہم امر کی طرف توجہ دلاونگا۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا آنریبل منسٹر نے فرمایا کہ اس سال ون کا مارجن (۴) ہزار ٹن کا ہے۔ اس سال جو قدر لیوی وصول کرنے والے ہیں اس سے پہلے یہ بتایا جاچکا ہے کہ چاول کی قیمت خرید و فروخت میں خرچہ مہیا کرنے کے علاوہ ۲ روپیہ فی پلہ زیر پڑتا ہے اس لیے اگر آپ ۴ ہزار ٹن لیوی وصول کرسکیں تو قیمت خرید و فروخت میں فرق کی وجہ سے ۵ لاکھ روپیہ ایک کروڑ روپیہ ملسکیں۔ آنریبل فوڈ منسٹر نے یہ بھی فرمایا کہ ہم کو اس سال باہر سے منگانا نہیں پڑیگا۔ اسکے لیے خرچہ بھی نہیں ہوگا تو ۵ لاکھ روپیہ سے لیکر ایک کروڑ روپیہ جو بچ جانے والے ہیں وہ کس طرف صرف کیے جاسکیں یہ بھی واضح فرمائیں۔ پالیسی کرنے سے مقصد کا جو نقصان ہونے والا ہے اس کی تلافی تو ہوگی لیکن سکے باوجود بھی رقم بچیگی۔ میرا مشورہ (Suggestion) یہ ہے کہ چاول کی قیمت فروخت گھٹادی جائے۔ اگر آپ پوری طرح گھٹانے کے لیے تیار نہیں ہیں تو جس سے لیوی لیجاتی ہے اون کے برابر میں زیادتی کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے علاوہ یہ بھی مشورہ ہے کہ اس رقم سے چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کھولے جاسکتے ہیں۔ یہی مجھے کہنا تھا۔

*** ڈاکٹر ایم چنا ریڈی منسٹر اسکر سپر**

اس مختصر سے عرصہ میں کافی مباحث آئے ہیں جن کا میں دس منٹ میں بھی جواب نہیں دے سکتا۔ البتہ آخری اہم باتوں سے میں شروع کرونگا تاکہ دوسرے پالیسی پر جانے سے پہلے اس پر عرض کرسکوں۔ آنریبل ممبر مرام ریڈی صاحب نے فرمایا کہ مثلاً ضلع میں سوائے ورنگل اور نظام آباد اور سنگاریڈی کے جو اتفاق سے سرکاری پالیسی ہوتی ہے اچھے کراپس نہیں ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ صرف وہاں اچھے کراپس ہوئے ہیں اور دوسری جگہ نہیں ہوئے۔ مولانا صاحب کی پالیسی ہے سمجھ کر انہوں نے فرق بتایا۔ میں بھی اوسی طور پر اس کو لیتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کراپ

کنڈیشن (Crop condition) کے متعلق جیسے رپورٹس دی گئے
ہیں وہ کافی صداقت کے ساتھ عرصہ کی بنا پر میں نے ہاؤس کے سامنے ہیں کے ساتھ رکھے
ہیں۔ حقیقت میں اس لیے کہتا ہوں کہ غلط سلط رپورٹس کر کے جہاں کہ سیریس ٹھیک نہیں
ہیں وہاں ٹھیک بتانے کی کوشش نہیں کی گئی مجھے افسوس ہے کہ و آنریبل ممبر
اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں جنہوں نے اوس پائنٹ آف ویو (Point of view)
سے یہاں ہاؤس کے سامنے حالات رکھنے کی کوشش کی جس طرح سے کہ حیدرآباد میں
رین فال کی سکیرسٹی بتائی گئی ہے اوسی ڈھنگ سے انہوں نے ڈس پکچر (Pic
ture) کو بتانے کی کوشش کی مجھے افسوس ہے کہ وہ اس وقت یہاں نہیں ہیں میں
کہنا چاہتا ہوں کہ اس کنڈیشن کے متعلق میں نے جو کچھ کہا وہ صحیح ہے جس
ٹون (Tone) میں انہوں نے مجھے چیلنج (Challenge) کیا میں بھی
اوسی ٹون میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ منسٹر میں بیٹھ کر یہ لوگ کراپس کی کنڈیشن
(Condition) اون کے پیریڈس (Periods) اور ہارویسٹنگ (Harvesting)
کے متعلق اندازہ نہیں کیا جاسکتا ان چیزوں کو پیش نظر نہ رکھتے ہوئے اس قسم کے
چیلنج نہیں کیے جاسکتے ایک منسٹر ہے جو برابر اسی کام میں لگا ہوا ہے وہ
کراپ کنڈیشن (Crop condition) کے متعلق رپورٹوں کو غلط طریقہ
پر پیش کررہا ہے میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ ... تلنگانہ وغیرہ کے کچھ حصوں میں
جوار کی کراپ کنڈیشن متاثر ہوئی ہے میں اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ حیدرآباد میں
پاڈی کراپس (Paddy crops) اچھے ہوئے ہیں و سیٹسفیکٹری
(Satisfactory) ہیں حیدرآباد میں ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستان میں اچھے
ہوئے ہیں حیدرآباد میں جاپانی میتھڈ آف کلٹیویشن (Method of cultivation)
کے ذریعہ اور پاڈی مکسچر (Paddy mixture) ڈسٹری بیوٹ
(Distribute) کر کے کاشتکار کو مینور مائنڈڈ (Manure minded)
بنانے کی وجہ سے پاڈی کی حد تک کراپ کنڈیشن ٹھیک ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ
انہوں نے یہ سمجھا کہ میں نے ایوان میں غلط پکچر پیش کرنے کی کوشش کی یہ میں
مانتا ہوں کہ فوڈ سچویشن (Food situation) کے متعلق ایک روزی
پکچر (Rosy picture) پیش کر کے مسئلہ حل نہیں کیا جاسکتا لیکن اس طرح
ایک غلط اور بھیانک پکچر پیش کر کے صورتحال کو بھیانک بتا کر بلاک مارکیٹرس کو
موقع دینا کہاں تک درست ہوسکتا ہے ؟ اس قسم کے پروپگنڈہ سے بلاک مارکیٹرس یہ
سمجھیں گے کہ حیدرآباد کی حکومت کے پاس زیادہ اناج نہیں ہے اس لیے وہ لوگ اناج جمع
کرلیں گے اور اپنے مارکٹ میں آنے سے روک دیں گے اس قسم کے غلط پروپگنڈہ کی وجہ
سے نقصان بھی ہوگا اور ملک کی غذائی صورت حال بہتر نہیں ہوسکے گی ایک آنریبل ممبر نے
فرمایا کہ اسسٹ ڈیرس آف او پینین کا احترام کرنا چاہیے میں بھی اون سے یہی کہوں
گا کہ وہ بھی اسسٹ ڈیرس آف او پینین کا احترام کر کے اس کو کنسیڈر (Consider) کریں ۔

میں یہ کہتا ہوں کہ فوڈ مارکٹ (Food market) میں کہیں زیادہ ریٹ
(Rate) ہیں اور کہیں کم ریٹس ہیں اس فرق کو ہم وہیں تک دور نہیں کیا
جاسکتا جب تک ٹریڈ چانلس (Trade channels) کو پوری طرح
موبلائز (Mobilize) نہ کریں جب تک ایسا نہیں کریں گے یہ ڈفرنس
(Difference) کم نہیں ہوگا سارے آنرسل ممبرس جو باہر کے لوگوں پر اثر
رکھتے ہیں اور سماج میں اون کا انفلوینس (Influence) ہے وہ لوگ اسے
سے کام لیکر ٹریڈ کو موبلائز کرسکتے ہیں مجھے اگر معلوم ہوتا کہ آج یہ بحث
یہاں ہونے والی ہے تو میں حکومت کے ذمہ دار لوگوں سے ٹریڈ ریپریزنٹیٹیوز ڈپوٹیشن
(Trade Representatives Deputation) وغیرہ سے اور سری رفیع احمد
قدوائی سے جو تفصیلی بات چیت ہوئی وہ ہاوس کے سامنے پیش کرتا جوار کی صورت حال
کا مقابلہ کرنے کے لئے حیدرآباد گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے اور دوسرے ٹریڈ رپرسنٹیٹیوز
ہم جو بات چیت کررہے ہیں وہ کس لائن میں بات کررہے ہیں اور ہم کیا سمجھ رہے ہیں اس
کے متعلق میں نے جو سارے کیسیز ہیں وہ کیا آنرسل ممبرس نے نہیں سمجھا میں کچھ
متصل آپ کے سامنے رکھوں گا ملحقہ ریاستیں (Adjacent provinces)
سے جوار ملنے کی گنجائش ہے وہاں ملنا ہے ہم نے مسلسل
(Trade facilities) دیکر اون کو پرائرٹی (Priority) دیکر ریلوے سے
کنسلٹ (Consult) کرکے جگہ جگہ سے جوار فراہم کرنے کی کوشش
کررہے ہیں آنرسل لیڈر شری ڈی ابورسن نے کہا کہ ان کو ممبرس کے فگرس پر بھروسہ نہیں
تھے میں کی جگہ (चित्ता) نہیں ہے ان کے فگرس کوٹ (Quote) کرکے
بتاؤں گا انہوں نے کہا کہ عادل آباد میں جوار کی قیمت ۲ روپیہ سے لیکر ۳۳ روپیہ
تک ہے لیکن دوسرے ڈسٹرکٹس میں ایسا نہیں اس کے کیا معنے ہیں گرفلو (Flow)
برابر ہو اور اس کی پابندی کری جائے کہ ایک ڈسٹرکٹ سے دوسرے ڈسٹرکٹ کو جوار
سمگل (Smuggle) نہ ہونے پائے تو سب یہ فرق نہ ہوتا یہاں
ان کرسیوں پر بیٹھ کر ہم یہ دعوی نہیں کرسکتے کہ اسمگلنگ (Smuggling)
کو روک دیں گے میں کے لئے سماج کے کیرکٹر (Character) کو بدلنا
ہوگا لیکن میں یہ وشواس دلانا چاہتا ہوں کہ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جب یہ چیز
رک جائیگی لاتور کے آنرسل دوست نے بتایا کہ لوگ اسٹیشن ماسٹر سے ملے ہوئے ہیں
ہوسکتا ہے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ ہو اسمگلنگ کے سلسلہ میں جو میں آئے جانے والے
اور لاری ڈرائیورس وغیرہ رسک (Risk) لیکر چلاتے ہیں ان حروف کو
ہم نے بتایا ہے دوسرے ضلعوں میں جہاں کنزمپشن (Consumption)
زیادہ ہو وہاں زیادہ اسٹاک دینی پڑتی ہے اس لئے انٹر اسٹیٹ موومنٹ (Inter state
movement) کو فری (Free) کرنے سے سہولت ہوجائیگی
ان باتوں میں ہمارا کوئی سیاسی دخل نہیں ہے مسٹر کی حکومت یا اسٹیٹ گورنمنٹ کی

یہ پالیسی نہیں کہ ڈی کنٹرول (Decontrol) کردیا جائے یہ بالکل غلط ہے ہمارا یہ خیال ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عملی طور ہمارے پاس کیا موجود ہے ہم کیا چیز کرسکتے ہیں جس سے فائدہ ہوسکتا ہے ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے رائس (Rice) اور جوار کے سلسلہ میں مختلف ڈیسیسنس (Decisions) وقتا فوقتا لیے جارہے ہیں

آپکو معلوم ہوگا کہ زمانہ میں دو سال میں چاول سستا ہوا ہے گذشتہ سال کے مقابلہ میں پچاس فیصد قیمتیں کم کرنے کے باوجود مارکٹ ڈاؤن (Down) نہیں ہو ہندوستان میں کے لیے ایک ہی مارکٹ تھا اس صورت حال کے بعد اگر کوئی ممبر ڈسائیڈ (Decide) کرتے ہوئے ڈی کنٹرول آر کنٹرول (Decontrol or control) کے جھگڑوں میں پڑیں تو مناسب نہیں حیدرآباد میں اجناس سستی ہوئی ہیں ہم نے اسکی دریافت کی ہے میں ہاؤس کو اس کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ٹریڈ چینل (Trade channel) کے ذریعہ عوام کو کم سے کم دام غذائی اجناس مہیا کیے جائینگے کل میرے ایک دوست نے جو میتھمیٹکس (Mathematics) کے پروفیسر بھی رہ چکے ہیں یہ حساب لگایا کہ دھان کی قیمتوں کے فرق کی وجہ سے گورنمنٹ سے پچاس لاکھ روپیہ جاتے ہیں میں کہونگا کہ یہ غلط فہمی ہے حیدرآباد گورنمنٹ اسٹیٹ میں جو چاول پروکیور (Procure) کرتی ہے اوس کا

श्री व्ही डी देशपांडे — आनरेबल मेंबर का भी कहना यही था जैसा आपने कहा कि आखिर हमको बाहर से चावल नहीं लाना पड़ेगा। अुस सूरत में जितना रुपया बचता है अुसका क्या होगा यही अुनका कहना था।

ڈاکٹر چنا ریڈی — یہ مصفہ کیا گیا ہے کہ باہر سے لینے کے بعد ۲۸ لاکھ روپیہ سبسڈی (Subsidy) دیکر یہ پرائسیس (Prices) رکھی جائیں کہا گیا کہ اس بارے میں حیدرآباد کے چیف منسٹر صاحب اور سنٹرل گورنمنٹ کے فوڈ منسٹر صاحب کے مبادلہ خیال اور مشورہ کے بعد پرائسیس میں اضافہ کیا گیا ہے حیدرآباد کے راشن شاپس (Ration shops) میں پرائس لسٹ (Price list) رکھی ہوئی ہے اگر آپ اسکو ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے ایک پائی کا بھی اضافہ قیمتوں میں نہیں کیا ہے چاول کی پالیسی کرنے میں جو خامی ہے اسکو دور کرنے کیلئے ہم سوچ رہے ہیں اور ۲۸ لاکھ کے ڈیفیسٹ (Deficit) پر فینانس ڈپارٹمنٹ اور سپلائی ڈپارٹمنٹ کے غور کرنے کے بعد کیا ہوسکتا ہے یہ معلوم ہوسکیگا لیکن میں انکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کو فائدہ کمانا مقصود نہیں ہے ۔ چاول کے لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کریکٹ فگر (Correct figure) رکھا ہے چاول کی قیمت نظام آباد میں ۲۶ سے ۵۶ روپیہ ہے

مرہٹواڑی میں قحط زیادہ ہیں لیکن دشواری یہ ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز (Co operative Societies) کو پرمٹ (Permit) دیے جاتے ہیں تو ہمارے دوستوں کو شکایت ہوتی ہے۔ تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر کی نگرانی میں غلہ فروخت کیے جاتے ہیں۔ بعض جگہ بہت اچھا کام کیا ہے۔ جگہ جگہ بدعم عمل میں بھی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض جگہ اچھا کام نہ ہوا ہو اور پبلک طور پر عدم عمل میں یہ آئی ہو۔ دیہات کی سپلائی میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ سری رفیع احمد قدوائی کی موجودگی میں جب یہ مسئلہ زیر بحث کیا گیا تو تمام منسٹرس میں جوار کے فری موومنٹ (Free movement) کا فیصلہ کیا گیا۔ جہاں بھی موومنٹ پر ریسٹرکشنس (Restrictions) ہوئے ہیں وہاں قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ چاول کے بارے میں بھی کیا ہم لوگ کے زمانے میں فری موومنٹ کرسکتے ہیں یا نہیں اسکے بارے میں آئندہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت اس بارے میں کچھ عرض کرنا قبل از وقت ہوگا کیونکہ ابھی سے متعلقہ فیگرس (Figures) میرے پاس نہیں ہیں۔ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ فیاکٹس اینڈ فیگرس (Facts & figures) کو سامنے رکھکر کوئی بھی فیصلہ کیا جائے۔ میں اسکو بھی دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں جہاں فصلیں خراب ہونگی جیسے نلگنڈہ میں ہے یا جہاں کہیں بھی ایسے حالات پیدا ہوں پروکیورمنٹ (Procurement) کے اسکیل (Scale) کو کم کیا جائیگا اور ایسا کیا بھی گیا ہے۔ جب کبھی ڈسٹرکٹ کلکٹر کے یا ڈپارٹمنٹ کے علم میں ایسی چیزیں لائی گئی ہیں تو اسکا فیصلہ کیا گیا ہے کہ پروکیورمنٹ کے اسکیل کو کم کیا جائے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ صورت حال خراب نہیں ہوگی اگر ٹریڈ چینل (Trade channel) کے ذریعہ مصیبتوں کو کوپ اپ (Cope up) کیا جائے۔ کہا گیا کہ جاری حکومت سنٹرل گورنمنٹ کو مشورہ دے رہی تھی لیکن میں عرض کرونگا کہ سنٹرل گورنمنٹ صرف ایک اسٹیٹ کے مشورے کو سنکر اس پر عمل نہیں کرتی بلکہ سارے اسٹیٹس کے ایکریج فیگرس (Acreage figures) پر غور کرکے فیصلہ کرتی ہے۔ میں گورنمنٹ آف انڈیا کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں کہ اس کی اختیار کی ہوئی پالیسی کی وجہ سے دو ملر ایک اراضی رر کاسب آئی ہے۔ اسکی وجہ سے ایک طرف کنزیومرس (Consumers) کو کم قیمت میں اناج ملنے کی سہولت حاصل ہوئی ہے اور دوسری طرف دوسرے اسٹیٹس میں جہاں فصلیں خراب ہوں وہاں بھی اناج کے ملنے کی گنجائش پیدا ہوجاتی ہے۔

چاول کو پالش کرنے کے بارے میں ایک میمورنڈم میں نے جب منسٹر صاحب کے پاس پیش کیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ چاول کی کوالٹی (Quality) خراب نہیں رہتی ہے بلکہ پالش نہ ہونے کی وجہ سے وہ خراب معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے اس پر اعتراض کیا تھا۔ افسوس ہے کہ وہ اسوقت یہاں موجود نہیں

ہیں۔ ہاں۔ میں نے چیف منسٹر صاحب سے کہا تھا کہ حیدرآباد میں ہر جگہ چاول پر اعتراضات کئے جاتے ہیں جب تک اسکو پالش کرنے کا انتظام نہ کیا جائے یہ اعتراضات ہوتے رہینگے کیونکہ ایمانداری اور دیانتداری سے قیمت کا تعین کرنے کے باوجود بغیر پالش کیا ہوا چاول ظاہر میں اچھا نہیں ہے۔ اتفاق سے میں میڈیکل ڈاکٹر بھی ہوں اور بغیر پالش کے چاول میں وٹامن بی (Vitamin B) کی موجودگی اور صاف کئے ہوئے چاول میں وٹامن بی کی عدم موجودگی کو میں مانتے کتابی بات نہیں ہوں۔ بہرحال میرے اوس میمورنڈم کو سنٹرل گورنمنٹ نے منظور کیا اور چاول کو پالش کرنے پر جو ریسٹرکشن تھا وہ اب نہیں رہےگا۔

یہ بھی کہا گیا کہ اورنگ آباد میں اچھی کوالیٹی کی جوار سپلائی (Supply) نہیں کیجارہی ہے۔ یہ صحیح ہے۔ اسکی یہی مجبوری ہے جس کوالیٹی کی سپلائی کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ اعتراض بھی کیا گیا کہ ہم نے جوار کو ایکسپورٹ (Export) کیا۔ بات یہ ہے کہ ہم نے اسی کوالیٹی کو ایکسپورٹ کیا جو خراب ہورہی تھی۔ اگر اس کو مزید محفوظ رکھنے کی کوشش کیجاتی تو وہ اور زیادہ خراب ہوتی اور بعد میں ایسے بہت بڑے نقصان سے بچنا پڑتا اور نگرانی کے مصارف بھی برداشت کرنے پڑتے۔ اس لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ ایسے زائد از ضرورت اسٹاک کو نکال دینا ہی مناسب ہے۔ جو جوار خراب ہوگئی ہے اوس کو صاف کرکے دکانات پر دینے کی کوشش کیجاتی ہے۔ لیکن جہاں بھی اس قسم کی شکایتیں ہوئی ہیں اوس کو روک کر بہتر کوالیٹی دینے کی ہمارے ڈپارٹمنٹ کی جانب سے کوشش کیجائیگی۔ ایک خبر یہ بھی کہی گئی کہ بہت سے کراپ کنڈیشن (Crop condition) کے سلسلہ میں ہماری قیمتیں سو فیصد یا پچاس فیصد بڑھینگی۔ بعض اضلاع میں اس سال جوار اچھی طرح پیدا نہیں ہوئی اس لیے ہم نے پروکیورمنٹ (Procurement) بند کیا تاکہ قلت پیدا نہوجائے۔ جو دشواریاں آنریبل ممبر نارپرتھی نے بیان کی ہیں اون کو دور کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اسوقت جوار کا پروکیورمنٹ (Procurement) نہیں ہورہا ہے۔ کہا گیا کہ جوار کی قیمت کے بارے میں میں نے عمداً حالی یا کلدار کا ذکر نہیں کیا ہے۔ شاید آنریبل ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہوں نے غور سے سنا نہیں۔ قیمت بتاتے ہوئے میں نے قیمت کے بعد ہی "آئی۔جی" (I G) کا لفظ کہا ہے۔ حیدرآباد شہر میں جو قیمت ہے وہ ۹ سے ۵ء۹ روپیہ تک ہے۔ اشیو پرائس (Issue price) میں (۵) روپیہ سے زیادہ فرق نہیں ہے۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ اوپن مارکٹ (Open market) میں جو جوار ملتی ہے وہ سستا کچھ بہتر ہے اور کسٹمر ۵ روپیہ زیادہ دینے سے ناراض نہیں ہوتا۔ اب کہتے ہیں کہ یہاں جوار کی قیمت بڑھی ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ گھٹ گئی ہے۔ مدھیہ پردیش میں جوار کی قیمت ۷ روپیہ من ہے اور یہاں جوار کی قیمت ۲۲ روپیہ پلہ ہے۔ تو اسی حساب سے ڈبل نہیں بلکہ ڈبل ہوا۔ پھر اس میں شامل بتایا۔ ٹرانسپورٹ، کارٹیج، ٹیکس وغیرہ کے اخراجات کو شامل کیا جائے تو ۔

Shri V D Deshpande What is the percentage of those incidentals

ڈاکٹر چنا ریڈی : قیمت پر تبصرہ نہیں ہے بلکہ جوار کے فی من ایک روپیہ اور
آنے انسیڈنٹلس (Incidentals) عائد ہوتے ہیں جس کی تفصیلات یہ ہیں کہ
اس میں پہلے ہیں کاریج ٹرانسپورٹ گودام میں رکھنے کی قیمت وغیرہ جن کے
ہیں یہ سب چارجز (Charges) عائد ہوتے ہیں چاول کی صورت میں ایک دو
آنے زیادہ آتا ہے لیکن ان تمام چیزوں کی سپلائی ڈپارٹمنٹ اور فینانس ڈپارٹمنٹ کی جانب
سے جانچ ہوتی ہے اور اسکو اسکروٹینائز (Scrutinize) کیا جاتا ہے تاکہ
ہم کم یا زیادہ قیمت نہیں کرسکیں گورنمنٹ اسکو ہینڈل (Handle) کرتی ہے
انسیڈنٹلس کی وجہ سے اسطرح بڑھتا ہے مدھیہ پردیش جہاں سے ہم لیتے ہیں وہاں
یہ خرچہ ہوتا ہے وہاں سے ہم اسکو ریل میں رکھکر یہاں لاتے ہیں تو یہاں بھی
انسیڈنٹلس عائد ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہاوس اس سے اتفاق کریگا کہ فری
موومنٹ (Free movement) کی اجازت دینے سے دوسرے لوگ ہم سے کم
انسیڈنٹلس لگاسکیں۔ جس سے کی قیمت کم ہوگی چاول اور جوار کی حد تک جیسی
کی ضرورت نہیں ہے مرہٹواڑہ یا جہاں ان کی ضرورت ہو ہم چاول کی سپلائی کا انتظام
کرسکتے ہیں اب سجیشنس (Suggestions) ممبر کے پاس بھی دے سکتے
ہیں کہ وہاں تعاون میں کسطرح موومنٹ (Movement) ہونا چاہئے میں
بھی آپ کے سجیشنس کو ویلکم کرونگا اس مہینے کے ختم پر اس بات کی کوشش کیجائیگی
کہ مرہٹواڑہ میں جہاں چاول کی پیداوار نہیں ہوتی ہے وہاں اسکی سربراہی کا انتظام کیا
جائے اسیطرح جوار کے لئے بھی کوشش کیجائیگی اور وہ کم سے کم قیمت پر سربراہ کی
جائیگی ایک اور سوال ممبر نے فرمایا کہ لوگوں میں پرچیزنگ پاور (Purchasing power
ہونیکی وجہ سے وہ چاول یا جوار نہیں خرید سکتے اور پھر اس جنس کو سرپلس (Surplus
بتلاکر گورنمنٹ دوسری جگہ منتقل کردیتی ہے (جیسا کہ میدک کے بارے میں کہا گیا)
میں بھی اتفاق سے اسی ضلع سے آتا ہوں اس ضلع میں میں کئی گھوم چکا ہوں وہاں کے
حالات سے واقف ہوں گورنمنٹ سرپلس اس لحاظ سے تصور نہیں کرتی جیسا کہ بیان کیا
گیا بلکہ کس کا ملک کی زیادہ پیداوار کہاں ہوتی ہے یہ دیکھا جاتا ہے جہاں اس
کیلئے اریگیشن (Irrigation) اچھا ہوگا وہاں زیادہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ اس
سال میدک میں معمول سے بہت زیادہ پروڈکشن ہوا اسلئے یہ کہنا کہ پرچیزنگ
پاور (Purchasing Power) ہوتے ہوئے سرپلس (Surplus) کہا جاتا ہے
غلط ہے۔ لیکن فوڈ سچویشن (Food situation) پر بحث کرتے ہوئے یہ کہا جاتا
ہے۔ یہ صحیح ہے کہ فیر پرائس شاپس (Fair price shops) اور سستے گرین
شاپس (Cheap grain shops) کی ضرورت ہے۔ ایک ممبر جو اس سلسلے میں کام
کرتے ہیں اور یہاں سستے گرین شاپس کے آرگنائزنگ سکریٹری (Organising Secretary)

میں یہیں معلوم ہوگا کہ حیدر آباد اور سکندر آباد ان دو شہروں میں ۲۸ جس گرین
شاپس چلائے جارہے ہیں حیدر آباد گورنمنٹ نے اس اسپی سوس (Institution)
کو اس سال بھی ایک لاکھ روپیے کی مدد دی ہے اور ایسے ایک نام کا رکن اس کام میں
ہیں اسکے علاوہ حیدرآباد کے دو اضلاع میں جہاں بھی ضرورت ہو ڈسٹرکٹ کانگریس
کو متوجہ کیا جاسکتا ہے انکے پاس اسکے لیے فنڈس رکھے گئے ہیں اور جب بھی
ضرورت ہو ان چیزوں کو استعمال کرسکتے ہیں میں ایک بار پھر یقین دلایا جاتا
ہوں کہ جو بھی فیمنل ورسس (Financial sources) ہیں انہیں ضرور
استعمال کیا جائیگا اور جہاں کہیں چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کی
ضرورت ہو حیدرآباد گورنمنٹ اس بارے میں ضرور غور کرےگی میں آپ کو یہ اطمینان
دلایا جاتا ہوں

اسکے علاوہ اور بھی تفصیلات ہیں انکی میں ہاؤس کا اب زیادہ وقت لینا
نہیں چاہتا جو سجیشنس دیے گئے ہیں انہیں میں کم اہم نہیں سمجھتا لیکن وقت کی
کمی کی وجہ سے میں انکے بارے میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا جو سجیشنس دیے گئے
ہیں میں انکا نوٹ (Note) لونگا اور مزید جو سجیشنس آئینگے ان پر بھی غور
کرونگا فوڈ سچوئیشن (Food situation) کو بالوجہ کافی بھیانک سمجھا
جارہا ہے اور حساب کے حوالہ سے کچھ کہا جارہا ہے لیکن میں یہی سمجھا کو جاتا ہوں ۔
انکے پاس جاتا ہوں میں انکے حالات سے واقف ہوں یہ کہنا صحیح نہیں کہ ہم ان
سے واقف ہیں اور انکی نہیں سنتے رسل ممبرس نے جو سجیشنس دیے ہیں میں انہیں
ویلکم (Wel come) کرتا ہوں بہت مشکلات ہیں لیکن انہیں دور بھی کیا جارہا
ہے ایسا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

श्री श्री श्री देशपांडे —इससिलसिले म गव्हनमट मशीनरी की मदद के लिए क्या कोई अडव्हायजरी कमेटी (Advisory committe) थी? और अगर थी वह क्यो खतम होगई ह ? और अब असका क्या होरहा है ? और खासकर सट्रल सप्लाय बोड (Central Supply Board) और डिस्ट्रिक्ट सप्लाय बोडज जो ह अुनका क्या हुआ ह ? और जो हालत हो गयी ह अुसम क्या तबादुल अमल हो रहा ह ? और जिस के सिलसिले म जो मशीनरी पहले कायम की गअी थी वह खतम की गयी अुस की वजह क्या है ?

ڈاکٹر چنا ریڈی واقعہ یہ ہے کہ کمشنر کس میں کافی ڈسٹرکٹ بورڈس
(District Boards) کام کررہے ہیں یہ صحیح ہے کہ سنٹرل سپلائی بورڈ
(Central Supply Board) جسکے ارسل لنکر آف دی انورسس بھی ممبر ہیں
اسکی میٹنگ ایک زمانہ سے نہیں بلائی گئی اسکی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کے پاس یہ
تجویز ہے کہ مستقبل میں کمشنر کی تشکیل ایک ساتھ کیجائے اسکے لیے نام مانگے گئے ہیں
پورے نام آجانے کے بعد یہ کمشنر کام شروع کریگی

श्री कहीर डी वेशपराज — क्या आनरबल मिनिस्टर साहब यह बतलायेंगे कि जैसा कि मन खुद अनस कहा था

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ارڈر ارڈر یہ سلسلہ کبھی ختم ہوگا

Prorogation of the Assembly

Mr Deputy Speaker I shall now read to the House a communication received from the Rajpramukh which runs thus

In exercise of the powers conferred by sub clause (a) of Clause (2) of Article 174 read with Article 288 of the Constitution I Mir Osman Ali Khan Rajpramukh of Hyderabad do hereby prorogue the House of the Legislature of the Hyderabad State with effect from the 9th January 1954

The Assembly was accordingly prorogued